ہیملیٹ

ہیملیٹ

شیکسپیئر

مُترجّم

فراؔق گورکھپوری

ساہتیہ اکادیمی نئی دلّی

Hamlet : Urdu translation by Firaq Gorakhpuri of Shakespeare's play. Sahitya Akademi, New Delhi. (1976), Price Rs. 15/-

ساہتیہ اکادیمی نئی دلّی

پہلا ایڈیشن: ۱۹۷۶ء

قیمت: Rs. 15/-

(جے۔ کے آفسٹ پرنٹرس دلّی)

پہلا ایکٹ

پہلا سین

ایلسی نور کا قلعہ۔ قلعہ سے ملا ہوا شہ نشین
فرانسسکو اپنے پہرے کی چوکی پر کھڑا ہے دوسری طرف
سے برنارڈو، فرانسسکو کی طرف بڑھتا ہوا داخل ہوتا ہے۔

برنارڈو :- (نیم بلند آواز میں) کون ہے؟
فرانسسکو :- ٹھہرو۔ تم کون ہو؟
برنارڈو :- شہنشاہ عرصۂ دراز تک سلامت رہیں۔
فرانسسکو :- برناڈو؟
برنارڈو :- ہاں، میں ہی ہوں۔
فرانسسکو :- تم ٹھیک اپنے پہرے کے وقت آئے ہو
برنارڈو :- بارہ بج چکے ہیں۔ فرانسسکو اب تم آرام کرو۔
اس چھٹکارہ کے لئے شکریہ۔ اُف۔ بڑی سردی ہے۔

میرا دل تو بیٹھا جا رہا ہے۔

برناڈو:۔ تمہارا پہرہ امن سے گذرا؟

فرانسسکو:۔ ایک چوہے کی چال کی بھی آہٹ نہیں ملی۔

برناڈو:۔ اچھا شب بخیر۔ اگر پہرہ پر میری جگہ لینے والے ہوریشو اور مارسلس تمہیں ملیں تو ان سے کہنا کہ اپنا پہرہ سنبھالیں۔

فرانسسکو:۔ میرے سمجھ میں ان کے آنے کی آواز آرہی ہے پہرہ۔ کون ہے؟

[ہوریشیو اور مارسلس داخل ہوتے ہیں]

ہوریشیو:۔ اس سرزمین کے وفادار۔

مارسلس:۔ اور بادشاہ کے فرماں بردار

فرانسسکو:۔ اچھا۔ میں چلا۔

مارسلس:۔ اچھے سپاہی الوداع۔ تمہاری جگہ پہرہ پر کون آیا؟

فرانسسکو:۔ میری جگہ پر برناڈو آگیا ہے۔ اچھا میرا سلام لو۔ (چلا جاتا ہے)

مارسلس:۔ (برناڈو کی طرف مڑتے ہوئے) ہاں برناڈو۔

برناڈو:۔ بتاؤ کیا بات ہے۔ کیا ہوریشیو بھی آگیا ہے؟

ہوریشیو:۔ وہ تو کیا ہے۔ اس غریب کا ایک حصہ یہاں ضرور موجود رہتا ہے۔

برناڈو:۔ آؤ ہوریشیو، آؤ۔ اچھے مارسلس۔

ہوریشیو:۔ کیا بات ہے۔ کیا آج رات پھر وہ چیز دکھائی پڑی؟

برناڈو:۔ میں نے کچھ نہیں دیکھا۔

مارسلس :- ہوریشیو کا کہنا ہے کہ یہ محض وہم ہے۔ یہ بھیانک چیز جسے ہم دوبارہ دیکھ چکے ہیں اس پر ہوریشیو کو مطلق یقین نہیں آتا۔

اس لئے میں نے اس سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ آج کی رات کا ایک ایک پل جاگ کر دیکھتا رہے اور اگر یہ سایہ پھر دکھائی پڑے تو وہ ہماری آنکھوں کا یقین کرے اور اس پرچھائیں سے بات کرے۔

ہوریشیو :- ہُش۔ ہُش ۔ وہ سایہ ظاہر نہیں ہوگا۔

برنارڈو :- اچھا۔ ذرا بیٹھ جاؤ۔

اور ایک بار پھر ہم لوگوں کو اس بات کی اجازت دو کہ ہم تمہارے کان کھٹکھٹائیں ۔ وہ کان جنہیں ہماری اس کہانی کے خلاف جو ہم نے دو راتوں دیکھے ہیں۔ تم نے اس بری طرح بند کر دیئے ہیں۔

ہوریشیو :- اچھا آؤ ہم سب بیٹھ جائیں اور سنیں کہ برنارڈو اس پرچھائیں کے بارے میں کیا کہتا ہے ؟

برنارڈو :- ابھی کل ہی رات کو جب وہ دور نظر آنے والا سایہ جو قطب سے مغرب کی طرف چمک رہا ہے چلتے چلتے آسمان کے اُس حصّہ میں پہونچ گیا تھا جہاں وہ اس وقت روشن ہے۔

اس وقت مارسلس اور میں جیوں ہی ایک کا گھنٹہ بجا . . . .

[سایہ داخل ہوتا ہے]

مارسلس :- چپ رہو۔ دیکھو اس طرف سایہ پھر ظاہر ہو رہا ہے۔

برنارڈو :- اس روپ اور بھیس میں جو مرحوم بادشاہ کا روپ اور بھیس تھا۔

مارسلس :- تم ایک عالم فاضل آدمی ہو۔ اس سے باتیں کرو، ہوریشیو۔

برنارڈو :- کیا یہ بالکل بادشاہ کی طرح نہیں ہے ؟ اِسے غور سے دیکھو ہوریشیو۔

ہوریشیو :- جوں کا توں بادشاہ کی طرح۔ ڈر اور اچنبھے سے میرا بُرا حال ہے۔

برنارڈو :- اس سے بولنا چاہیئے۔

مارسلس :- اس سے کچھ پوچھو، ہوریشیو۔

ہوریشیو :- تم کون ہو جس نے رات کے اس وقت پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ تم اتنے ہی خوبصورت اور سپاہیانہ شکل میں نظر آ رہے ہو۔ جس میں ڈنمارک کی دفن شدہ شہنشاہیت نظر آتی تھی۔ میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں، بولو۔

مارسلس وہ ناراض ہو گیا۔

برنارڈو :- دیکھو بڑے بڑے ڈگ بھرتا چلا جا رہا ہے

ہوریشیو :- ٹھہر جاؤ۔ بولو۔ بولو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔

(سایہ چلا جاتا ہے)

مارسلس :- وہ چلا گیا۔ اور جواب نہیں دے گا۔

برنارڈو :- ارے کیا بات ہے ؟ ہوریشیو ! تم کانپ رہے ہو اور

پیلے پڑ گئے ہو۔ کیا یہ محض بھرم یا وہم وگمان سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے؟

اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔؟

ہوریشیو :- میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ کہتا ہوں کہ اس بھوت پر مجھے ہر گز یقین نہیں آتا اگر خود میری اپنی آنکھیں اسے دیکھ کر اس کے وجود کی گواہی نہ دیتیں۔

مارسلس :- کیا یہ بالکل بادشاہ کے مشابہ نہیں ہے۔؟

ہوریشیو :- اتنا ہی مشابہ جتنا خود تم اپنے آپ سے ہو۔

بالکل ایسا ہی کوچ یا زرہ بکتر بادشاہ بھی زیب تن کرتا تھا۔ اُس وقت جب وہ حوصلہ مند اور جاہ طلب شہنشاہ ناروے سے جنگ آزما ہوا تھا۔ ہُو بہُو اسی طرح اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے جب ایک تیز فوجی جھڑپ میں اس نے برف پر چلنے والی گاڑیوں پر سوار پولینڈ والوں کو مار گرایا گیا تھا۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔

مارسلس :- اسی طرح دوبارہ پہلے بھی ہو چکا ہے اور ٹھیک اسی لمحہ پر شاندار فوجی چال کے ساتھ یہ سایہ جب ہم پہرے پر تھے ہمارے سامنے سے گذر گیا۔

ہوریشیو :- مجھ پر یہ بات نہیں کھلتی کہ ہم کیا سوچیں اور کیا سمجھیں لیکن جہاں تک میں اندازہ لگا پا رہا ہوں ہمارے ملک اور حکومت کے لئے یہ سایہ کسی غیر متوقع یا نرالے زلزلہ کی بدشگونی ہے۔

مارسلس :- اچھی بات، سب لوگ بیٹھ جاؤ اور جسے معلوم ہو وہ بتائے کہ ہمارے ملک میں اس طرح رات رات بھر اتنی سختی کے ساتھ اور اس قدر سجگ ہو کر برابر دیکھ ریکھ کیوں ہو رہی ہے۔ اور کیوں ہر روز تانبے کی توپیں ڈھالی جا رہی ہیں اور بدیسی بازاروں سے لڑائی کے ہتھیار کیوں منگائے جا رہے ہیں۔ اور اُن سے اتنا سخت کام کیوں لیا جا رہا ہے کہ رات اور دن ایک کر دیا گیا ہے۔ اور اتوار کو بھی لوگوں کو چین لینے کی فرصت نہیں دی جاتی کیا ہونے والا ہے کہ جلدی جلدی کام کر کے لوگ پسینے میں نہا اٹھتے ہیں۔ ہم میں وہ کون ہے جو مجھے یہ تمام باتیں بتائے۔

ہوریشیو :- یہ تو میں بتا سکتا ہوں۔ کم سے کم چاروں طرف افواہیں ہیں اور سرگوشیاں جاری ہیں۔ آج سے پہلے جو ہمارا بادشاہ تھا جس کا سایہ یا بھوت ابھی ابھی ہمارے سامنے ظاہر ہوا تھا۔ اسے جیسا کہ تم سب کو معلوم ہے ناروے کے حکمراں فارٹن براس نے مقابلہ پر آمادہ کیا تھا اور جس نے حفظ و آبرو کے قابلِ تعریف جذبے سے مجبور ہو کر فارٹن براس سے جنگ کی تھی۔ جس میں ہمارے اس بہادر ہیملٹ نے جس کی بہادری کا لوہا ہماری طرف سے سب لوگ مانتے ہیں۔ فارٹن براس کو جنگ میں موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اور جو فارٹن براس

تصدیق اور مہر شدہ راضی نامہ کے مطابق اور قانون کے مطابق بھی اپنی جان کے ساتھ وہ تمام علاقے کھو بیٹھا جن پر اس نے قبضہ کر لیا تھا۔ اور جس کے بدلے میں فارٹن براس کے وارثوں کو مناسب معاوضہ ملنے والا تھا۔ اور جس کے مطابق اگر فارٹن کو فتح ہوتی...... تو اتنا ہی معاوضہ بادشاہ ہیملٹ کے وارثوں کو ملتا ... صاحبو! اب فارٹن براس کے جوان بیٹے نے جس کی صلاحیت اور قابلیت، ہمّت و قوت کی ابھی آزمائش نہیں ہوئی ہے اور جو جوش اور اپنے خون کی گرمی سے باولا ہو کر ناروے کی سرحدوں پر کبھی یہاں اور کبھی وہاں قانون شکن اور بےخوف گردہوں کو لڑائی پر ابھار رہا ہے تاکہ یہ لوگ لوٹ مار کا بازار گرم کریں اور اس ارادے سے پھر لڑائی چھیڑ دیں کہ فارٹن براس کے مقتول باپ نے جو علاقے شکست کھا کر کھو دیئے ہیں انھیں پھر زبردستی حاصل کر لیا جائے۔ مجھے تو کچھ ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے۔ کہ ہماری طرف جو تیاریاں ہو رہی ہیں اور جو سرحد پر کڑا پہرہ ڈال دیا گیا ہے اور جو سرگرمیاں نظر آ رہی ہیں وہ سب اسی خطرہ کے دفاع کے لئے ہیں۔

برنارڈو:۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ کہ جنگ ہمارے سر پر ہے۔ شاید اس خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے

ہمارے بادشاہ مرحوم کی مسلح روح ہمارے
پہرے کے درمیان ظاہر ہوتی ہے۔

ہوریشیو:۔ دل و دماغ کی آنکھ کے لئے یہ ایک اُلجھن ہے۔
جب روم کا زمانہ اپنے پورے عروج پر تھا۔
یعنی سب سے بڑے بہادر جولیس کے زوال اور موت
سے کچھ قبل قبروں سے مُردے غائب ہو کر روم کے
گلی کوچوں میں نکل آتے تھے۔ اور کفن اوڑھے ہوئے
بھوتوں پریتوں کی زبان میں کچھ کہا کرتے تھے۔
دُم دار ستارے اور خون آلود شبنم۔
سورج کو دھندلا کر دینے والا اندھکار اور نم آلود ستارہ
جو سمندر کے دیوتا کی مُملکت کی قسمت کا ستارہ ہے۔
یہ سب نشانیاں ظاہر ہوئی تھیں۔ جیسے کوئی نقیب
کسی کی قسمت اور آئندہ بدشگونیوں کو بتا رہا ہو۔ اور
یہ نقیب ایسا تھا جس میں زمین اور آسمان کی بھی طاقتیں
شامل تھیں۔
لیکن خاموش!۔ دیکھو پرچھائیاں پھر نمودار ہو رہی
ہیں۔

(سایہ پھر داخل ہوتا ہے)

میں اس پرچھائیں کی راہ کاٹوں گا چاہے وہ مجھے جھلس
ہی کیوں نہ دے۔
ٹھہر جا! اے فریبِ نظر۔ اگر تجھ سے کوئی آواز نکل

سکتی ہے یا اگر تو کچھ بول سکتا ہے۔

[بھوت اپنے بازو پھیلاتا ہے]

تو مجھ سے بات کر۔ اگر کوئی ایسا اچھا کام کرنے سے رہ گیا ہو جسے انجام دینے سے تیری روح کو شانتی ملے اور مجھے ثواب حاصل ہو تو وہ کام مجھے بتا۔ اگر تو اپنے ملک کی تقدیر کا غیب داں ہے۔ جسے خوش قسمتی سے اگر پہلے جان لیا جائے تو ملک کو بچایا جا سکتا ہے۔ تو اُسے ہمیں بتا دے۔

یا اگر تو نے اپنی زندگی میں لوٹی ہوئی دولت کو زمین کی کوکھ میں دفن کر رکھا ہے اور جس کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ مرنے والوں کی روحیں زمین کا چکر کاٹتی ہیں۔

[مُرغِ سحر بانگ دیتا ہے]

تو اس کے بارے میں کچھ بتا۔ ٹھہر جا۔ بول۔ روکو اسے مارسلس۔

مارسِلس :- کیا میں اس پر اپنے تیر سے وار کروں ؟

ہوریشیو :- ہاں وار کرو۔ اگر یہ ٹھہرتا نہیں ہے۔

برنارڈو :- ارے۔ وہ یہاں آگیا۔

ہوریشیو :- یہاں آگیا۔

مارسِلس :- چلا گیا۔ [بھوت چلا جاتا ہے۔]

ہم لوگ اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔ اس کے انداز و تیور شاہانہ ہیں۔ اس پر تشدّد کرنے کا ہمارا

ایکٹ اول

پہلا سین

رو یہ بے سود ہے۔

کیونکہ وہ ہوا کی طرح ہے اور زخمی نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہمارے وار بیکار اور مضحکہ خیز ثابت ہونگے۔

برنارڈو :- وہ بولنے ہی والا تھا جب مرغِ سحر نے بانگ دے دی۔

ہوریشیو :- اور تب وہ ایک مجرم وجود کی طرح چونک سا گیا۔ اور گویا ایک بھیانک بلاوے پر چل پڑا۔ میں نے سنا ہے کہ مرغِ سحر جو صبح کا نقیب ہے اپنی بلند اور پُرخراش بانگ سے دن کے دیوتا کو جگا دیتا ہے۔ اور اس کا اعلان سُن کر سمندر پر، آگ میں، زمین پر اور ہوا میں ماری ماری پھرنے والی گنہگار روحیں اپنے کنجِ مرقد میں واپس چلی جاتی ہیں۔ اس روایت کی سچائی کی اس پرچھائیں نے گواہی دی ہے۔

مارسلس :- مرغِ سحر کے بانگ دینے پر، پرچھائیں آنکھ سے اوجھل ہو گئی۔ لوگوں کا کہنا ہے ہر سال جب وہ موسم آتا ہے جس میں ہم اپنے نجات دلانے والے حضرت عیسیٰ[ع] کا جشن مناتے ہیں، مرغِ سحر رات بھر بولتا رہتا ہے اور تب لوگ کہتے ہیں کہ کوئی بھوت اپنی قبر سے باہر آنے کی جرأت نہیں کرتا اور اس وقت راتیں سہانی ہوتی ہیں اور کوئی سیّارہ رات کے مسافروں پر حملہ نہیں کرتا۔ کوئی پری یا چڑیل اس رات کو جادو نہیں کر سکتی۔ یہ رات اتنی پاک اور متبرک ہوتی ہے۔

ہوریشیو :- میں نے بھی ایسا ہی سنا ہے اور ان روایتوں پر کچھ کچھ

یقین رکھتا ہوں۔ لیکن سامنے دیکھو صبح اپنے بھورے لباس میں سامنے پورب کی پہاڑی کی اوس پر محوِ خرام ہے۔ اب ہم اپنا رَت جگا ختم کریں گے۔ اور میری صلاح یہ ہے کہ آج رات کو جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اُسے نوجوان ہیملٹ کو سنا دیں کیونکہ میں اپنی زندگی کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ سایہ جو ہمارے سامنے گُنگ ہے ہیملٹ سے ضرور بولے گا۔ کیا تم لوگ بھی اس کے لئے رضامند ہو کہ ہم لوگ ہیملٹ کو آج کے واقعہ سے آگاہ کر دیں یہی ہماری وفاداری کا تقاضہ ہے اور یہی ہمارے فرض کا مطالبہ ہے۔

مارسلس :۔ ہم لوگ ضرور ایسا کریں۔ یہی میری بھی درخواست ہے۔ اور آج صبح مجھے معلوم ہے کہ ہم آسانی کے ساتھ ہیملٹ سے کہاں مل سکتے ہیں۔

(سب رُخصت ہو جاتے ہیں)

پہلا ایکٹ

دُوسرا سین

شاہی محل کا ایک کمرہ

داخل ہوتے ہیں۔ کلاڈیس شاہ ڈین مارک، ملکہ گرٹروڈ، ہیملٹ، پولونیس، لاڑٹیس، اس کی بہن اوفیلیا اور دوسرے ارا کینِ سلطنت۔

بادشاہ :۔ گو کہ ہمارے پیارے بھائی کو بچھڑے ابھی کچھ ہی دن گذرے ہیں۔ ان کی یاد تازہ ہے اور یہی ہمارا فرض بھی ہے کہ ہم اُن کے غم کو سینے سے لگائے رہیں۔ اور ہماری ساری سلطنت ان کے غم میں آنسو بہاتی رہے۔ لیکن ہم نے عقلمندی سے کام لیا ہے۔ اس مصیبت میں بھی ہم ان کی یاد کے ساتھ ساتھ اپنے کو بھی یاد رکھے ہوئے ہیں۔ اور تم پہلے میری بھاوج تھیں اور اب بیوی ہو۔ اس سلطنت کی ملکہ ہو۔ مجھے اسی وجہ سے خوشی ہے۔ مگر بھائی کا رنج ہم ابتک نہیں بھولے ہیں۔ ہماری آنکھوں میں خوشی کی جھلک کے ساتھ ساتھ آنسوؤں کی بوندیں بھی ہیں۔ اسی طرح ہماری خوشی اور غم ہم پلہ ہیں۔

اس شادی کے لئے میں نے پورے طور سے تمہاری رائے لی تھی۔ تم نے درخواست منظور کی اس لئے ہم تمہارے شکر گذار ہیں۔ اب میں تم سے وہ باتیں کہنا چاہتا ہوں جن کو تم پہلے سے بھی جانتی ہو۔ نوجوان فارٹن براس یہ سمجھ رہا ہے کہ ہمارا بھائی مر چکا ہے۔ اب ہمارے اندر کونسی طاقت رہ گئی ہے جو اس کا مقابلہ کرے اور اس لئے وہ ہمیں زیر کر رہا ہے کہ ہمارے بھائی نے جو اس کے باپ کا علاقہ چھین لیا تھا ہم اسے واپس کر دیں۔ یہ اس کی بات رہی اب ہم تمہیں اس کے ملنے کی وجہ بتائیں۔ نوجوان فارٹن براس کی یہ شرارت دیکھ کر ہم نے اس کے چچا ناروے کے

حکمراں کو لکھا جو اس وقت بیمار تھا۔ اس نے اپنے بھتیجے کی ان حرکتوں کی طرف سے لاعلمی ظاہر کی۔ پھر بھی ہم نے اُسے مجبور کیا کہ وہ اپنے بھتیجے کو اس کام سے روکے اور کم از کم اپنی حکومت کی طرف سے ان کی کوئی مدد نہ کرے۔

(کوزے لیس کی طرف مخاطب ہو کر) اب کوزے لیس اور والٹی مینڈ ہم تم کو بادشاہ کے پاس شکریہ ادا کرنے کو بھیجنا چاہتے ہیں کہ تم صرف وہی باتیں کہنا جو ہم تمکو کہہ کر روانہ کریں گے ۔ اچھا جاؤ۔ اب جانے کی تیاری شروع کرو اور اس کام کو انجام دے کر اپنی وفاداری کا ثبوت دو۔

کوزے لیس
والٹی مینڈ] ہم ان تمام کاموں میں اپنی وفاداری کا پورا پورا ثبوت دینگے۔

بادشاہ :۔ ہمیں اس کا یقین ہے۔ اپنی دعاؤں کے ساتھ ہم تم کو رخصت کرتے ہیں۔

[والٹی مینڈ اور کوزے لیس چلے جاتے ہیں]

اچھا اب لائرٹس ! تم کیا چاہتے تھے۔ اگر تمہاری درخواست مناسب ہے تو ڈین مارک کا بادشاہ تمہیں کبھی مایوس نہیں کریگا۔ ہم تمہیں کچھ نہ کچھ دیکر ضرور تمہاری خواہش پوری کرینگے۔ کیونکہ ہمارا تعلق تمہارے باپ کے ساتھ اتنا ہی رہا جتنا کہ دل کا دماغ کے ساتھ اور ہاتھوں کا آپس میں تعلق رہتا ہے۔ لائرٹس بولو۔ ہم تمہارے لئے کیا کر سکتے ہیں ؟

لائرٹس :۔ جہاں پناہ۔ میں آپ سے فرانس جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔

میں تخت نشینی کے جشن میں حاضر ہونے کا فرض ادا کرنے آیا تھا۔ وہ پورا کر چکا۔ مجھے فرانس کی پھر یاد آرہی ہے اور آپ سے بصد ادب وہاں جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔

بادشاہ :۔ کیا تمہارے باپ کا بھی یہی خیال ہے۔ بولو۔ پولونیس تم کچھ کہو۔

پولونیس :۔ میرے سرکار میں نے اس کے مسلسل اصرار اور بار بار کی درخواست سے مجبور ہو کر اسے اجازت دے دی ہے اس لئے آپ سے بھی التجا ہے کہ اس کو اجازت عطا ہو۔

بادشاہ :۔ اچھا جاؤ۔ لائرٹس۔ ہنستے کھیلتے اپنی جوانی کے دن گذارو۔ تم اپنے اچھے کردار سے ہمیشہ خوش رہو گے۔ اور ہاں میرے بیٹے ہیملٹ تم رنجیدہ کیوں ہو۔؟

ہیملٹ :۔ [دوسری طرف منہ پھیر کر] ایک رشتہ دار ہونے کی حیثیت سے کچھ زیادہ اور ویسے کچھ کم ہی ہے۔

بادشاہ :۔ تمہارے چہرے پر اب تک اداسی کی گھٹا کیوں چھائی ہوئی ہے؟

ہیملٹ :۔ نہیں۔ شہنشاہ گھٹا کیسی؟ میں تو کافی دھوپ میں ہوں۔

ملکہ :۔ اچھے ہیملٹ اب اپنے ان سیاہ کپڑوں کو اتار دو، اور اپنے چچا ڈین مارک کے بادشاہ سے محبت کرو اور زمین پر آنکھیں لگا کر اپنے مرحوم باپ کی تلاش مت کرو۔

تمہیں معلوم ہے کہ مرنا برحق ہے جو بھی اس دنیا میں آیا ہے ایک دن ضرور جائے گا۔

ہیملٹ :۔ آپ درست فرماتی ہیں ملکہ۔

ملکہ :۔ پھر تم کیوں اتنے سنجیدہ اور غمگین ہو۔

ہیملٹ :۔ غمگین۔ نہیں۔؟ درحقیقت میں غمگین ہوں آپ جانتی ہیں مجھے تصنع نہیں آتی۔ ہاں۔ میں جتنا رنجیدہ ہوں اس کی پوری گواہی میرا یہ سیاہ لباس یہ آنسو اور یہ اداس چہرہ بھی نہیں دے سکتا۔

یہی چیزیں دکھاوا ہو سکتی ہیں لیکن میری تکلیف ان کے ذریعہ بھی نہیں معلوم کی جا سکتی ہے۔ کیا میں دنیا میں غم کے قابل بھی نہیں ہوں؟ آخر مجھ سے میرا غم کیوں چھینا جا رہا ہے؟

بادشاہ :۔ ہیملٹ۔ تم اپنے باپ کے لئے اتنے رنجیدہ ہو اس وجہ سے قابلِ قدر ہو لیکن تم کیا نہیں جانتے کہ تمہارے باپ دادا نے بھی تو اپنے آباو اجداد کی موت دیکھی ہے اور اس کے لئے اولاد کچھ عرصہ کے لئے غمگین ضرور رہتی ہے۔ لیکن اس غم کو فراموش نہ کرنا اور ہمیشہ اپنے اوپر طاری رکھنا بھی درست نہیں۔ اور مرد کو زیب نہیں دیتا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں قدرت کے اصولوں پر یقین نہیں اور دل کمزور ہو گیا ہے۔ ہمارے دماغ میں سوچنے کی صلاحیت مردہ ہو چکی ہے۔ ہمارے اندر عقل کی مقدار بہت کم اور معمولی سے

ہیملٹ ایکٹ دوم ....

بھی کم ہے۔ جب یہ معلوم ہوا کہ موت برحق ہے تو پھر ہم اس کے لئے اتنے فکرمند کیوں ہوں؟ ہمارے نزدیک یہ کچھ اچھا نہیں کہ قانونِ قدرت کے خلاف اس طرح آنسو بہائیں۔ یہ روح اور قدرت کی جانب بہت بڑا گناہ ہے۔

اس بات کو مان لینے کے بعد زیادہ رنج کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ یہ موت کا کارخانہ روزِ اول سے ہی رواں ہے۔ اس لئے ہمارا کہنا ہے کہ تم اس بے معنی رنج کو ختم کرو۔ اور مجھکو اپنے باپ کی طرح سمجھو کیونکہ ہم تمہیں اپنا دلی عہد بنانا چاہتے ہیں اور جتنا کہ ایک باپ اپنے بیٹے کو چاہتا ہے اتنا ہی تمہیں چاہتے ہیں۔ تم جو وٹن برگ واپس جانا چاہتے ہو اس کے متعلق ہماری رائے نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمارے ساتھ ہمارے پیارے بیٹے کی طرح رہو۔

ملکہ :- ہیملٹ! تمہاری ماں التجا کرتی ہے کہ تم وٹن برگ واپس نہ جاکر ہمارے ساتھ یہیں رہو۔ ماں کی التجا کو مت ٹھکراؤ۔

ہیملٹ :- محترمہ میں آپ کے حکم کی حتی الامکان تعمیل کرونگا۔

بادشاہ :- تمہارا یہ جواب ہمیں بہت پسند آیا ہیملٹ۔ ہماری طرح تم بھی ڈین مارک میں باعزت طریقہ سے رہو۔ یہی ہماری خواہش ہے۔ اچھا ملکہ! اب ہم چلیں گے

آج ہم ہیملٹ کی فرماں برداری سے اتنے خوش ہوئے کہ جب تک اس خوشی میں دورِ شراب چلتا رہے اس وقت تک قلعہ میں توپیں دغتی رہیں اور ان کی فلک شگاف آوازیں اس بات کا اعلان ہوں کہ ڈین مارک کا بادشاہ اپنے ہیملٹ کے اعزاز میں جشن منا رہا ہے۔ آؤ ملکہ چلیں۔

[سب چلے جاتے ہیں صرف ہیملٹ رہ جاتا ہے]

ہیملٹ :- پروردگار! تو نے خودکشی کرنے والوں کے لئے اتنی سخت سزا کیوں مقرر کی ہے۔ میرا یہ جسم پانی کی طرح گھل کیوں نہیں جاتا۔ کیسی بیکار ہے یہ زندگی۔ اس دنیا کے قوانین کتنے تکلیف دہ ہیں۔ لعنت ہے اس باغ پر جہاں گناہ کا بیج بویا جاتا ہے۔ یہ دُنیا تباہیوں اور بربادیوں کا مرکز ہے۔ اس کی حالت کتنی تکلیف دہ ہے۔ ابھی اس عظیم شہنشاہ یعنی میرے باپ کو مرے دو ماہ ہی ہوئے ہیں۔ جس کی ہستی کتنی عظیم تھی موجودہ حکمراں سے اس کا مقابلہ کرنا کس قدر مضحکہ خیز ہوگا۔ شہنشاہِ سابق میری ماں سے اس قدر محبت کرتے تھے کہ اس کے حسین چہرے کو ہوا تک نہیں لگنے دیتے تھے۔ اس خود ساختہ بادشاہ اور شہنشاہِ سابق میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیا میں ان کی یادیں اپنی روح کو یوں ہی کچلتا رہوں۔ اس سے کیا فائدہ ہے جبکہ میری ماں اس

ہیملیٹ ڈراما

شخص کی بیوی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عیش اور مسرت کی آگ اس کے دل و دماغ میں دوگنی بھڑک اٹھی ہے اور ابھی مشکل سے ایک ہی مہینہ ہوا۔ ارے! نہیں!! مجھ کو ایسی قابلِ نفرت باتیں نہیں سوچنا چاہیئے۔ اُف کتنی قابلِ نفرت ذلیل اور اخلاق سے گری ہوئی بات ہے صرف ایک ہی مہینہ ہوا۔ [اے کمزوری تیرا ہی نام عورت ہے] تو نیوبی کی طرح آنسو بہاتی ہوئی میرے باپ کے جنازے کے ساتھ گئی تھی۔ ابھی وہ جوتے جن کو پہن کر یہ قبرستان گئی تھی شاید پھٹے بھی نہ ہوں کہ اس نے دوسری شادی کر لی۔ اے رحمٰن معبود تیری دنیا کا ایک جنگلی جانور بھی اس سے زیادہ عرصہ اپنے محبوب کے لئے آنسو بہاتا ہوگا۔ اور شادی بھی میرے چچا کے ساتھ کی جو کسی بھی صورت میں میرے باپ کا ہم پلّہ نہیں۔ یہ فرق اتنا ہی ہے جتنا مجھ میں اور ہرقلیس میں ہے۔ کیسی عجیب بات ہے کتنی ذلیل اور احسان فراموش اور کتنی جلدی مرحوم کی روح کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ کیا ایک ہی خاندان کے افراد سے اتنا بڑا گناہ ممکن ہے۔ اور یہ کس حد تک مناسب ہے۔؟ اور اس میں کس حد تک بھلائی ہو سکتی ہے۔؟ نہیں مگر میں کیا کروں۔؟ موجودہ حالات مجھ سے کہتے ہیں ہیملٹ! تو چپ ہو جا۔ اپنے جذبات کو دبائے رکھ۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے قلب کی حرکت بند نہ ہو جائے۔

Frailty, thy name is woman!

[ہوریشیو، مارسلس اور برنارڈو آتے ہیں]

ہوریشیو :۔ حضور کی خدمت میں تسلیم عرض ہے۔

ہیملٹ :۔ ہم تمہیں بخیریت دیکھ کر خوش ہیں۔ میں بھول گیا ہوں۔ کیا تم ہوریشیو ہو؟

ہوریشیو :۔ ہاں سرکار۔ میں آپ کا قدیم خدمت گذار ہوں۔

ہیملٹ :۔ تم میرے پیارے دوست ہو، ہوریشیو! لیکن تم وٹن برگ سے کیسے آئے۔ اور مارسلس کہاں ہے؟

مارسلس :۔ میں موجود ہوں آقا!

ہیملٹ :۔ آہا۔ تم سے خوب ملاقات ہوئی۔ لیکن ہاں تم لوگ وٹن برگ سے آئے کیوں؟ کیا بات ہے؟

ہوریشیو :۔ سرکار میری تو گھومنے پھرنے کی عادت ہی ہے۔

ہیملٹ :۔ میں تمہارے دشمن سے بھی یہ باتیں نہیں سن سکتا۔ حالانکہ تم خود کہہ رہے ہو مگر پھر بھی مجھے یقین نہیں آتا کہ تم آوارہ گرد ہو۔ لیکن تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے جانے سے پہلے شاہی دربار کے نئے دورِ شراب میں پوری طرح حصّہ لو۔

ہوریشیو :۔ سرکار میں تو آپ کے والد صاحب کا جنازہ دیکھنے آیا تھا۔

ہیملٹ :۔ نہیں نہیں۔ اس طرح کا مذاق مت کرو۔ اس طرح مذاق مت اڑاؤ دوست۔ مجھے معلوم ہے تم میری والدہ کی

شادی کے جشن میں حصّہ لینے آئے تھے۔

ہوریشیو :- یہ بھی آپ ٹھیک ہی کہتے ہیں آقا! کیونکہ یہ بھی آپ کے والد کی موت کے بعد فوراً ہونا تھا۔

ہیملٹ :- وقت اور روپے کی کفایت کی گئی ہے۔ ہوریشیو کیا ہوا غم کرنے والوں کا رنج و غم سے بھرا ہوا کھانا شادی کی دعوت میں بدل گیا۔ اور موت کی مجلس شادی کے جشن میں بدل گئی۔ اے رحم کرنے والے خدا میں ایسے قابلِ نفرت جشن کو اپنی آنکھوں سے کیسے دیکھوں۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ میں بہشت میں اپنے سب سے بدتر دشمن سے ملوں۔ اِسے برداشت کر سکتا ہوں۔ ہوریشیو مجھے اپنے مرحوم باپ دکھائی پڑ رہے ہیں۔

ہوریشیو :- اوہ۔ کیا۔ کہاں۔ میرے سرکار۔

ہیملٹ :- میرے ذہن کی آنکھوں سے دیکھو ہوریشیو۔

ہوریشیو :- میں تو واقعی ان کو دیکھ چکا ہوں۔ وہ کتنے اچھے حکمراں تھے۔

ہیملٹ :- ہر لحاظ سے ان کی ہستی بہت بلند تھی۔ مجھے دنیا میں ان جیسا کوئی شخص نظر نہیں آتا۔

ہوریشیو :- حضور! کل رات کو میں نے انہیں دیکھا تھا۔

ہیملٹ :- کس کو دیکھا تھا ہوریشیو!

ہوریشیو :- آپ کے مرحوم والد کو سرکار۔

ہیملٹ :۔ بادشاہ کو؟ میرے باپ کو؟

ہوریشیو :۔ آپ پریشان نہ ہوں سرکار۔ میں پچھلی رات کا مفصل واقعہ آپ کو سُناتا ہوں۔ یہ میرے ساتھی چشم دید گواہ ہیں۔

ہیملٹ :۔ کیا ہُوا تھا؟ خدا کے لئے ہوریشیو جلد سناؤ۔

ہوریشیو :۔ تو سُنئیے، گذشتہ دو راتوں کو جب مارسلس اور برنارڈو پہرے پر تھے تو انھوں نے اندھیری رات میں مرحوم بادشاہ کو دیکھا تھا بالکل ان کے جیسے لباس میں تھے وہی آپ کے والد کا چہرہ، فوجی لباس، ایک جلال کے ساتھ چلتے ہوئے وہ ان کے سامنے آئے اور تھوڑے فاصلے پر ٹھہر کر تین بار ادھر سے اُدھر گئے۔ مارے حیرت کے ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ ان کو ان لمحات میں اپنے زندہ ہونے پر بھی شک تھا۔ یہ سارا واقعہ انہوں نے مجھے سنایا۔ میں نے اس پر یقین نہ کیا، پھر بیتاب ہو کر خود تیسری رات پہرے پر گیا وہاں آدھی رات کو بادشاہ کی روح اسی لباس میں اسی چال سے چلتی ہوئی آئی میں پورے وثوق سے کہتا ہوں سرکار کہ اس روح میں اور آپ کے والد مرحوم میں کوئی فرق نہ تھا۔

ہیملٹ :۔ تم نے یہ سب کہاں دیکھا تھا؟

ہوریشیو :۔ سرکار ٹھیک اسی جگہ جہاں ہم پہرہ دے رہے تھے۔

ہیملٹ :۔ کیا تم نے اس روح سے کوئی بات کی تھی۔؟

ہمیلٹ ڈرامہ اسپیق

ہوریشیو :- میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا، لیکن اس روح نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ بولنا چاہتی تھی، لیکن مُرغ سحر نے بانگ دی اور وہ غائب ہو گئی۔

ہیملٹ :- کیا عجیب واقعہ ہے۔

ہوریشیو :- یہ اتنا ہی صحیح واقعہ ہے جتنا کہ میرا زندہ رہنا اس دنیا میں ایک حقیقت ہے۔ ہمارا فرض تھا کہ ہم یہ تمام واقعات آپ کو بتا دیتے۔ اس لئے ہم یہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر سب کچھ عرض کر رہے ہیں۔

ہیملٹ :- ٹھیک ہے۔ دوستو! لیکن میں یہ سنکر بے تاب ہوں۔ کیا تم اس رات پہرہ پر جاؤ گے۔

مارسلس اور برنارڈو } ہم ضرور جائیں گے۔

ہیملٹ :- کیا وہ روح فوجی لباس میں تھی؟

مارسلس برنارڈو } جی ہاں سرکار۔

ہیملٹ :- سر سے پیر تک وہی؟

مارسلس برنارڈو } بالکل سر سے پیر تک وہی میرے آقا۔

ہیملٹ :- کیا تم نے اُس کا چہرہ نہیں دیکھا تھا؟

ہوریشیو :- جی ہاں حضور۔ ان کا منہ کچھ کھلا ہوا تھا۔

countenance more

ہیملٹ :- کیا اس کے چہرہ پر غم اور غصّہ کے آثار تھے؟

ہوریشیو :- غصّہ سے زیادہ اداسی جھلک رہی تھی۔

in sorrow than in anger

ہیملٹ :- اس کا چہرہ سرخ تھا یا زرد؟

ہوریشیو :- نہیں، بہت زرد تھا۔

ہیملٹ :- کیا اس کی نگاہیں تم پر لگی ہوئی تھیں؟

ہوریشیو :- بہت اچھی طرح سے۔

ہیملٹ :- کاش! میں اس وقت وہاں موجود ہوتا۔!!

ہوریشیو :- آپ گھبرا جاتے حضور۔

ہیملٹ :- ممکن ہے۔ کیا وہ روح وہاں بہت دیر تک ٹھہری رہی؟

ہوریشیو :- تقریباً سو سیکنڈ تک۔

ہیملٹ :- اس سے زیادہ نہیں؟

مارسلس }
برنارڈو } اس سے بھی زیادہ دیر تک

ہوریشیو :- نہیں، میرے سامنے اس سے زیادہ نہیں رکی۔

ہیملٹ :- اس کی داڑھی کچھ بھورے رنگ کی تھی؟ یا نہیں؟

ہوریشیو :- بالکل ویسی ہی کھچڑی جیسی کہ میں نے بادشاہ کے چہرے پر اُن کی زندگی میں دیکھی تھی۔

ہیملٹ :- میں آج رات اُسے دیکھوں گا۔ شاید آج رات کو وہ پھر وہاں آئے۔

ہوریشیو :- مجھے اس بات پر کامل یقین ہے کہ وہ آج پھر آئے گی۔

ہیملٹ :- اگر وہ میرے باپ کے بھیس میں آئے تو چاہے موت بھی

مجھے خاموش رہنے کو کہے میں اس سے باتیں کروں گا۔ ہاں اگر تم نے یہ بات کسی اور سے نہیں کہی ہے تو میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ اس کے بارے میں کچھ مت کہو۔ جو واقعہ آج ہوا ہے اس کو تم جو چاہو سمجھو، مگر یہ بات اور کسی سے مت کہنا۔ میں تمہاری اس وفاداری کے لئے گراں قدر انعامات دوں گا۔ اچھا اب رخصت۔ ہم رات کو گیارہ اور بارہ کے درمیان پہرہ والی خالی جگہ پر ملیں گے۔

ہوریشیو :- ہم عالی جاہ کے حکم کی تعمیل کریںگے۔

ہیملٹ :- تم لوگ مجھے اتنی ہی محبت کے قابل سمجھو جتنا میں تم لوگوں سے دلی محبت رکھتا ہوں۔ اچھا اب رخصت۔

[ہوریشیو، مارسلس اور برنارڈو جاتے ہیں]

میرے مرحوم باپ کی رُوح فوجی لباس میں! اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی بہت بڑی آفت آنے والی ہے۔ کوئی نہ کوئی طوفان آنے والا ہے۔ کاش، رات کو آنے والے لمحات مجھ سے قریب تر ہو جائیں۔ لیکن کس طرح؟ میرے بیتاب دِل ہمت باندھو۔ [اس دُنیا کے ہر گناہ ایک نہ ایک دن ضرور آدمی کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ انسان Sin کے بُرے اعمال زیادہ دن نہیں چُھپا کرتے چاہے یہ وسیع Foul deeds اور عریض زمین بھی اس کو چُھپانے کی کوشش کرے۔]

پہلا ایکٹ

تیسرا اسین

پولونیس کے مکان کا ایک کمرہ

[لائرٹس اور اوفیلیا آتے ہیں]

لائرٹس :- اچھا اب رخصت ہوتا ہوں بہن! میرا تمام سامان جہاز پر بار ہو چکا ہے تم لاپرواہی نہ کرنا اور مجھے خط لکھتی رہنا۔ خدا حافظ۔

اوفیلیا :- اس میں بھی کوئی شک ہے؟

لائرٹس :- جہاں تک ہیملٹ کی محبت کا تعلق ہے اس کے متعلق سوچنا چھوڑ دو بہن۔ اسے تم شباب کا ایک جنون ہی سمجھو یہ عارضی چیز ہے تمہارے یہ سنہرے خواب جلد ختم ہو جائیں گے یہ فرصت کے وقت دل بہلانے کا سودا ہے۔!

اوفیلیا :- کیا اس سے زیادہ اس کی کوئی قیمت نہیں؟

لائرٹس :- اس سے زیادہ اس کو مت سمجھو۔ قدرتی طور پر جب انسان کا قد و قامت بڑھتا ہے تو اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے دل و دماغ کی بھی پرداخت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے ابھی سچی محبّت کرتا ہو۔ یہ صرف اس لئے کہ گناہ کی آلودگیوں کی پرچھائیں اس پر نہیں پڑی لیکن تم یہ بھول جاتی ہو کہ وہ خاندانِ شاہی کا ایک ممتاز رکن ہے۔ وہ ولی عہد ہے۔ اس لئے اس کا دل اور اس کی روح آزاد

نہیں ہے۔ اس پر یہ سارے بوجھ ہیں۔ یہ بالکل ممکن ہے
کہ وہ عام آدمیوں کی طرح زندگی نہ بسر کر سکے جیسا کہ وہ چاہتا
ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا یہ فعل عوام کی زندگی کے لئے
نقصان دہ ہو اس لئے شاہی رسم و رواج اس کے لئے
مضبوط بند شیں ہیں۔ اوفیلیا! میری پیاری بہن!! ایک
شہزادہ ہونے کی حیثیت سے وہ ایسا ہی کریگا کہ شاہی رسم و
رواج ٹوٹنے نہ پائیں۔ اس لئے میں تم سے کہہ رہا ہوں۔
تمہارے لئے اس کی محبت اسی حد تک زندہ رہ سکتی ہے
جہاں تک حالات کی صورت اس کے خلاف پیدا نہ ہو جائے۔
اس کی اپنی خواہش شاہی رسم و رواج کی پابندی اور عوام
کی خوشی ہے۔ تب سوچو کہ اگر کوئی مخالفت شروع ہو گئی
تو نادان آخر یہ تمہارے پختہ یقین اور لامحدود عقیدت
کا کیا ہوگا۔ وہ اگر اپنے سنہرے خوابوں سے تمہارا دل بہلایا
کرتا ہے تو اس میں کھو کر اپنے بھیانک انجام کو کیوں بھول
جاتی ہو۔ تمہاری اس عزت کا کیا ہوگا جو تم نے اس کے قدموں
میں ڈال دی ہے۔ اوفیلیا۔ اُف۔ تکلیف دہ لمحات سے
خوف کرو اور سوچو کہ تم کس آگ سے کھیل رہی ہو میری بہن!
یہ آگ تم کو جلا کر راکھ کر دے گی اور تمہارے یہ سنہرے
خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکیں گے۔ کوئی بھی نیک کردار
عورت تنہائی میں اپنے محبوب سے ملنے کے بعد بدنامی کا
نشانہ بن جاتی ہے۔ تمہیں نہیں معلوم انسان کی خوبیاں

دنیا کی بدنامی سے بچائی نہیں جا سکتیں جس طرح بہار کے شاداب پودے کیڑوں سے نہیں بچ سکتے اسی طرح عہدِ شباب بھی گندے ماحول سے محفوظ نہیں رہ سکتا اس لئے میری بہن زندگی کے دشوار گزار راستوں پر بہت ہی محتاط ہو کر چلنے کی ضرورت ہے۔ خوف کا تصور ہی تم کو بدنامی سے بچا سکتا ہے۔ شباب خود ایک بہت بڑی بغاوت ہے مگر تم اس بغاوت کا انجام جانتی ہو۔

اوفیلیا :- میں آپ کی ان باتوں سے ہمیشہ سبق لوں گی مگر آپ مجھے ان لوگوں کی طرح تو نصیحت نہیں کر رہے ہیں جو دوسروں کو تو نصیحت کرتے ہیں مگر خود انہیں گناہوں سے آلودہ اور انہیں خواہشات کے غلام بنے رہتے ہیں۔

لائرٹس :- ارے تم میرے لئے کیا سوچ رہی ہو۔ یہ تم دل سے نکال دو۔ لو باتوں ہی باتوں میں بہت دیر ہو گئی۔ والد صاحب تشریف لا رہے ہیں (پولونیس آتا ہے) ان کی دعائیں دوبارہ لینے کے لئے میں رک گیا تھا۔ اس بار میں پھر ان سے رخصت کی اجازت طلب کر لوں۔

پولونیس :- لائرٹس۔ تم ابھی تک یہیں ہو۔ جلدی کرو۔ دیکھو ہوا مخالف سمت کو چلنے لگی ہے۔ اور جہاز پر تمہارا انتظار بھی ہو رہا ہے۔ جلدی جاؤ۔ میری دعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ میری کچھ نصیحتوں کو غور سے سنو اور ہمیشہ ان سے سبق لینا پہلی بات تو یہ کہ کبھی زیادہ بات نہ کرنا۔ اور نہ کبھی کام میں جلد بازی

کرنا۔ دوسرے لوگوں سے دوستی ضرور کرنا مگر اپنے کو ان کی نگاہوں میں حقیر مت بنا لینا۔ دوست ایک بار کسوٹی پر پرکھنے کے بعد ہی سچا دوست بن سکتا ہے۔ اس امتحان کے بعد اُسے سچّا دوست سمجھنا۔ ہر کس و ناکس کو اپنا سچّا دوست سمجھ لینا عقلمندی نہیں۔ کسی سے جھگڑا ہو تو اُسے ٹالنے کی کوشش کرنا۔ اگر کسی طرح بھی ٹل نہ سکے تو شیر کی طرح اپنے دشمن پر ٹوٹ پڑنا۔ سب کی سُن لینا مگر کرنا وہی جو تمہاری مرضی ہو۔ دوسروں کے راز سے واقفیت حاصل کرنا مگر اپنا راز کسی کو نہ بتانا۔ اپنے رہن سہن اور لباس وغیرہ پر خرچ کرتے وقت اپنی حیثیت کو مدِنظر رکھنا کبھی کسی دکھاوے کے چکّر میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ انسان کا ظاہر ہی اس کے باطن کا آئینہ ہوتا ہے۔ فرانس کے معزز گھرانے نمائش اور فضول خرچی کے بُری طرح شکار ہیں۔ قرض نہ لینے اور نہ دینے کا عہد کر لینا۔ کیونکہ قرض چھوٹے چھوٹے فضول اخراجات کی ہمّت بڑھاتا ہے۔ اور سب سے بڑی بات جو سیکھنے کی ہے وہ یہ کہ سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ کامیابی ہمیشہ تمہارا قدم چومے۔ اچھا اب رخصت ہوتا ہوں۔ میری دُعائیں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔

لائرٹس :۔ میں آپ سے رخصت کی اجازت چاہتا ہوں حضور!

پولونیس :۔ ہاں اب تمہارے جانے کا وقت ہو گیا ہے۔ تمہارے خادم تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

لاٹرٹس :- خدا حافظ اوفیلیا! میری باتوں کا دھیان رکھنا۔

اوفیلیا :- جب تک آپ خود ہی انھیں الگ نہ کریں وہ میرے دماغ میں محفوظ رہیں گی۔

لاٹرٹس :- اچھا۔ خدا حافظ۔ [جاتا ہے]

پولونیس :- اوفیلیا۔ اس نے تم سے کیا کہا تھا؟

اوفیلیا :- کچھ شہزادہ ہیملٹ کے متعلق تھا۔

پولونیس :- اس نے جو کچھ کہا ہے ٹھیک ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے معلوم ہوا کہ وہ تم سے تنہائی میں ملنے آتا ہے۔ تم بے چینی سے اس کی محبت بھری باتیں سنتی ہو۔ اگر یہ بات ٹھیک ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے ٹھیک ہی ہوگی۔ تو اوفیلیا تم اپنے باپ کی عزت کی خاطر اچھا نہیں کر رہی ہو۔ اچھا تم مجھ سے صاف صاف بتاؤ تم ایک دوسرے سے کس حد تک متعلق ہو۔

اُوفیلیا :- صرف اتنا ہے میرے والدِ محترم کہ وہ بہت دنوں سے مجھ سے محبت کرتا ہے اور اسی جذبہ کے تحت مجھے خط لکھتا ہے۔

پولونیس :- محبت! — چھی — اوفیلیا تم ابھی نادان ہو۔ کیا تم کو ان خطوط کی سچائی پر اعتبار ہے کہ ہیملٹ واقعی تم سے محبت کرتا ہے۔

اوفیلیا :- میں نے اس کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہیں کیا ہے والدِ محترم۔

پولونیس :- تو میں تم کو سمجھاتا ہوں اسی پر عمل کرو۔ تم یوں سمجھ لو کہ تم ایک چھوٹی بچی ہو۔ اور وہ جھوٹے سکّے دیکر تمہیں ٹھگ رہا ہے۔ اس حقیر محبت کے سودے میں ہی اپنی قیمت سمجھنے کی کوشش

کرو۔ ورنہ تم خدانہ کرے اس نادانی میں میری بھی حقیقت کو ذلیل کردوگی اور تمہارے ساتھ میں بھی احمق بن کر رہ جاؤں گا۔

اوفیلیا :- لیکن والدِ محترم! اس کی محبت میں میرے لئے بے پناہ حقیقت ہے۔

پولونیس :- تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ لیکن تم اسے جو نام بھی دو لغو ہے۔

اوفیلیا :- اور جب بھی اس نے مجھ سے کوئی وعدہ کیا خدا کی قسم کھا کر کیا۔

پولونیس :- ٹھیک ہے۔ اسی طرح کے جال چڑیوں کو پھنسانے کے لئے بچھائے جاتے ہیں۔ میں ان پاکیزہ جذبات اور سچی محبت کرنے والوں کی باتیں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔ یہ جھوٹی مشعلیں ہیں۔ بیٹی۔ جو گرمی سے زیادہ روشنی دیتی ہیں۔ مگر جہاں ان سے کام لینے کا وقت آتا ہے وہ بیکار ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ہیملیٹ کے اس دکھاوے کو تم سچی محبت سمجھ بیٹھنے کی غلطی مت کرنا۔ ابھی سے یہ قاعدہ بنالو کہ جب بھی وہ تم سے ملنے کی خواہش ظاہر کرے تم اس سے مل کر اپنی بیتابی کا اظہار نہ کرو بلکہ اسے اپنے خیالوں سے پرے ہٹا کر اب اپنے لئے سوچو۔ اوفیلیا تم یہ کیوں بھول جاتی ہو کہ ہیملیٹ ابھی نوجوان ہے۔ اُسے تمہاری نسبت کچھ بھی کرنے کی زیادہ آزادی ہے۔ میں مختصر الفاظ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کی باتوں کا اعتبار نہ کرو۔ اس کے وعدے جھوٹے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تم کو سچے معلوم ہوتے ہوں گے۔ ان وعدوں کے پیچھے زندگی کا بہت بڑا دھوکہ پوشیدہ ہے اوفیلیا جس طرح کہ ایک

دھوکہ باز میٹھی میٹھی باتیں بناکر چھوٹے بچوں کو ٹھگ لیتا ہے
اس کا بالکل یہی رویہ تمہارے ساتھ ہے۔ میں تم کو پھر خبر دار کرتا ہوں کہ اب آئندہ ہیملٹ تم سے ملنے آئے تو ایک منٹ بھی باتیں کر کے اپنی زندگی کے قیمتی وقت کا غلط استعمال مت کرو۔

دیکھو ہر بات میں احتیاط برتو۔ اچھا آداب چلیں۔

اوفیلیا :۔ والد صاحب میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گی۔

[چلے جاتے ہیں]

***

پہلا ایکٹ

چوتھا سین

[پلیٹ فارم۔ ہیملٹ، ہوریشیو اور مارسلس داخل ہوتے ہیں]

ہیملٹ :۔ کتنی ٹھنڈک ہے۔ ہوا جسم کو کاٹے کھا رہی ہے۔

ہوریشیو :۔ جسم میں چھید کرنے والی ہوا ہے۔

ہیملٹ :۔ کیا وقت ہے۔؟

ہوریشیو :۔ بارہ بجنے والے ہیں۔

مارسلس :۔ نہیں۔ بارہ بج چکے ہیں۔

ہوریشیو :۔ اچھا میں نے سنا نہیں تھا۔ تو پھر اس روح کے آنے کا وقت نزدیک آ رہا ہے۔

[اندر سے قرنا اور توپوں کی آوازیں آتی ہیں]

یہ سب کیا ہو رہا ہے شہزادے۔

ہیملٹ :۔ بادشاہ آدھی رات کو اٹھ کر جشن منا رہا ہے۔ شراب پی کر رقص و سرور کا لطف لے رہا ہے۔ وہ آج ہی اپنی تاجپوشی کا اعلان کر کے خم کے خم لنڈھا رہا ہے۔ توپیں دغ رہی ہیں اور نقاروں پر چوب پڑ رہی ہے

ہوریشیو :۔ حضور کیا یہ کوئی رسم ہے؟

ہیملٹ :۔ ہاں ہے۔ اگرچہ میں فورڈین مارک کا باشندہ ہوتے ہوئے اس کو ترک کر دینے کے خیال میں ہوں جو کہ میرے ہی ملک کی رسم ہے۔ اس رسم کی وجہ سے ہم تھوڑی دیر کے لئے پاگل بن جاتے ہیں۔ اور دوسرے ملک ہم کو نفرت اور ذلّت سے دیکھتے ہیں۔ وہ ہمیں شرابی سور کہہ کر پکارتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہمارے دوسرے رسوم چاہے کتنے ہی بلند اور قابلِ فخر کیوں نہ ہوں مگر وہ دوسروں کی نظروں میں گرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے ہم اپنی روایتی بہادری کے لئے بھی فخر نہیں کر سکتے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ہر شخص میں ایک نہ ایک پیدائشی نقص ضرور ہوتا ہے اور اس کے لئے وہ قصوروار نہیں ٹھہرایا جا سکتا کیونکہ تقدیر میں اس کا کیا دخل ہے۔ کبھی ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ انسانی مزاج میں ایک بے اعتدالی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کوئی ایک نقص نمایاں ہو کر اس کی عقل کو پراگندہ کر دیتا ہے۔ اور اس کے اثر سے انسان اپنی خوبیاں قریب قریب کھو بیٹھتا ہے۔ یہ بدبختی ہر ایک کے ساتھ موجود ہے۔ کسی کے ساتھ پیدائشی ہے اور

کسی کو حالات کے تحت گھیر لیتی ہے۔ ایسوں میں چاہے
جیسی خوبیاں ہوں خواہ وہ رحمتِ الٰہی کی طرح پاک ہوں
ان کے ایک نقص کی وجہ سے جس کو دور کرنے میں قدرت خود
مجبور ہے دوسروں کی نفرت کی وجہ بن جاتے ہیں۔ ذرا سی
برائی خوبیوں کی ساری صفات کو در پردہ کر دیتی ہے۔ یا
یوں کہو کہ پوری طرح ختم کر دیتی ہے۔

ہوریشیو :۔ وہ دیکھئے حضور۔ وہ آ گئی! وہی روح!!

[روح داخل ہوتی ہے]

ہیملٹ :۔ خدا ہماری حفاظت کرے۔ تم کوئی اچھی روح ہو یا
خراب۔ تم بہشت سے آئی ہو یا دوزخ سے۔ کسی نیک خیال کو
لے کر آئی ہو یا برے خیال کو۔ یہ میں نہیں جانتا۔ لیکن تمہاری
شکل و صورت اور لباس میرے دل میں الجھن پیدا کر رہے
ہیں کہ میں تم سے بات کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ہم تم کو اپنے والد
مرحوم شاہ ہیملٹ کے نام سے مخاطب کرینگے۔ اے ڈین مارک
کے بادشاہ۔ میری باتوں کا جواب دو۔ میری حیرت اور بیتابی
بڑھ رہی ہے۔ مجھے بتاؤ کہ جب قبر میں ہم تم کو اپنے رسم و رواج
کے مطابق دفن کر آئے تھے اس سے اٹھ کر تم یہاں کس طرح
آ سکے۔ اس قبر نے تمہارے لئے اپنا دروازہ کیونکر کھول دیا۔
ان فوجی کپڑوں میں ملبوس ہو کر تمہارے یہاں آنے کا کیا
مقصد ہے؟ تمہارے اس بھیس کے باعث چاندنی پھیکی
پڑ گئی۔ یہ کیا بھید ہے۔ انسان ہونے کی وجہ سے ہماری

ایکٹ چوتھا سین

عقل تو در سے محدود ہے اور اس لئے ہم اس کو نہیں سمجھ سکتے۔ لیکن اے بادشاہ تم مجھے بتاؤ کہ تمہاری اس موجودگی سے ہمارے دل کی دھڑکن اور گھبراہٹ کیوں بڑھ رہی ہے جس کے برداشت کرنے کے لئے ہم اپنے تئیں قطعی نا اہل سمجھتے ہیں۔ بتاؤ ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔

ہوریشیو :۔ یہ تم سے اپنے پیچھے آنے کے لئے کہنا چاہتی ہے شہزادے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تنہائی میں یہ تم سے بات کرنا چاہتی ہے۔

مارسلس :۔ دیکھو کس پیار سے دیکھتے ہوئے وہ اشارہ کر رہی ہے۔ نہیں نہیں اس کے پیچھے نہ جانا۔

ہوریشیو :۔ نہیں۔ بالکل نہیں شہزادے۔

ہیملٹ :۔ لیکن وہ یہاں کچھ نہ بولے گی۔ اس لئے لازمی طور پر مجھے اس کے ساتھ جانا پڑیگا۔

ہوریشیو :۔ نہیں سرکار۔ آپ ہرگز نہ جاسکیں گے۔

ہیملٹ :۔ کیوں نہ جا سکوں گا۔ اس میں ڈرنے کی بات ہی کیا ہے۔ اور پھر بھلا مجھے اس زندگی سے لگاؤ ہی کیا ہے اس جسم کو ایک دن فنا ہونا ہے۔ میری روح ہمیشہ زندہ رہے گی۔ پھر خوف کس بات کا۔ وہ دیکھو مجھے پھر بلا رہی ہے۔ مجھے جانا چاہیئے۔

ہوریشیو :۔ مان جاؤ شہزادے۔ یہ روح تمہیں اپنے ساتھ لے کر سمندر میں داخل ہو جائے یا کسی اونچی پہاڑی پر لے جائے

جو سمندر کے درمیان ہو اور وہاں جا کر یہ اپنی صورت ایسی بدل لے کہ تم اپنا دماغی توازن کھو بیٹھو تب کیا ہوگا۔ تھوڑی دیر کے لئے تم ان پہلوؤں پر غور کرو شہزادے۔ وہ پہاڑی اسقدر خوفناک ہے کہ اگر کوئی وہاں سے جھک کر سمندر کی لہروں کو دیکھے تو لامحالہ خودکشی کا خیال اس کے دماغ پر مسلط ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی کوئی خاص وجہ نہیں ہوتی لیکن وہ دل ہلا دینے والا منظر ہی ایسا ہوتا ہے جو مجبور کر دیتا ہے۔

ہیملٹ :- وہ دیکھو۔ مجھے بار بار بلا رہی ہے۔ چلو مرحوم بادشاہ کی روح میں آرہا ہوں۔

مارسلس :- نہیں شہزادے آپ نہیں جا سکتے۔

ہیملٹ :- اپنے ہاتھ کو الگ رکھو مارسلس

ہوریشیو :- شہزادے میری بات مان جاؤ۔ تم کسی صورت میں بھی نہیں جا سکتے۔

ہیملٹ :- میری تقدیر مجھے پکار رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے میری نس نس میں ایک شیر ببر کے مانند جوش بھر گیا ہے۔ (روح دیکھ رہی ہے) وہ اب بھی مجھے بلا رہی ہے۔ چھوڑ دو مجھے۔ میں کہتا ہوں تم چھوڑ دو۔ نہیں تو مجھے روکنے والا ہاتھ کٹ کر زمین پر گر پڑے گا۔ ہٹ جاؤ۔ میں آرہا ہوں چلو اے روح میں آرہا ہوں۔

[روح اور ہیملٹ جاتے ہیں]

ہوریشیو :- چلو ہمیں اس کا تعاقب کرنا چاہیئے۔

مارسلس :۔ ایسے نازک موقعے پر ہم اس کا حکم مان کر یہاں کھڑے نہیں رہ سکتے۔

ہوریشیو :۔ خدا ہماری حفاظت کریگا۔

مارسلس :۔ چلو ہمیں اس کا پیچھا کرنا چاہیئے۔

پانچواں سین

قلعہ کا دوسرا حصّہ

[ہیملٹ اور روح کا آنا]

ہیملٹ :۔ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ بولو میں اس سے آگے بالکل نہیں جاؤں گا۔

روح :۔ تو سنو۔

ہیملٹ :۔ میں تیار ہوں۔

روح :۔ دوزخ کی آگ میں جلنے کے لئے مجھے پھر واپس جانا ہے اور اب وقت بہت تھوڑا باقی ہے۔

ہیملٹ :۔ جلنے کے لئے کیوں؟ روح! مجھے تمہاری حالت پر ترس آتا ہے۔

روح :۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ بھی میں کہوں اس کو پوری توجہ سے سنو۔

ہیملٹ :۔ بولو۔ اس کے لئے میں بالکل تیار ہوں۔

روح :۔ کیا تم میرے اوپر ڈھائے گئے مظالم کو سن کر بدلہ لینے کیلئے

اسی طرح تیار ہو گے۔

ہیملٹ :۔ کیا ــــ؟

روح :۔ سنو۔ میں تمہارے مرحوم باپ کی روح ہوں رات کے وقت میں تھوڑی دیر کے لئے اسی طرح بھٹکا کرتا ہوں اور پھر باقی وقت اس دوزخ کی آگ میں جلا کرتا ہوں۔ بھوکا پیاسا رہ کر اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کرتا ہوں۔ اگر دوزخ کا حال ظاہر نہ کرنے کا کھٹکا ہوتا تو میں تم کو ایک ایسی داستان سناتا کہ جسے سن کر تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔ اور خون رگوں میں جم جاتا۔ اس بھیانک کہانی کو سنکر تمہاری آنکھیں خوف سے نکل پڑتیں جس طرح کہ آسمان سے تارے ٹوٹ کر گر پڑتے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ سن کر تمہاری روح لرز اٹھے اور دل تڑپ اٹھے لیکن دوزخ کی داستان انسان کو نہیں سنانی چاہیئے کیونکہ وہ اس خوفناک داستان کو سن نہیں سکتا۔ اس لئے سنو اگر تم نے اپنے باپ سے کبھی محبت کی ہو تو میری بات توجہ سے سنو۔

ہیملٹ :۔ رحیم و کریم مالک۔

روح :۔ ہیملٹ ــ اپنے باپ کے خون کا بدلہ لو۔

ہیملٹ :۔ خون ــ؟

روح :۔ خون سب ہی قابلِ نفریں ہوتے ہیں۔ لیکن اس خون سے بدترین قابلِ نفرت کوئی نہیں ہے۔

ہیملٹ :۔ بتاؤ مجھے جلدی بتاؤ۔ تاکہ میں اتنی ہی تیزی سے اپنے

باپ کے خون کا بدلہ لے سکوں جتنی تیزی سے کہ انسان کے
دماغ میں محبّت کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

روح :- میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میری بات کا جواب بڑی ہوشیاری سے
دے رہے ہو اور اگر یہ سن کر بھی خون تمہاری رگوں میں خاموش
رہے تو تمہارا خون لتھے ندی کے پانی سے بھی زیادہ سرد ہے۔
اب سنو ہیملٹ۔ میری موت کے بارے میں کہانی سنو کہ وہ
کس طرح گڑھی گئی ہے کہ جب میں رات کو اپنی خواب گاہ
میں سو رہا تھا تب ہی ایک سانپ کے کاٹنے سے میری موت
واقع ہوئی۔ اس جھوٹ سے سارے ڈین مارک کو بہکایا جا رہا
ہے مگر نوجوان میں تم سے بتاتا ہوں کہ جس سانپ نے مجھے
ڈسا ہے وہ اب ڈین مارک کے تخت پر بیٹھا ہوا تمہارے
باپ کا تاج پہنے ہے۔

ہیملٹ :- میرے چچا؟ میری روح بار بار یہی کہتی تھی۔

روح :- اس وحشی نے چرب زبانی سے میری ملکہ کا دل جیت لیا
وہی ملکہ جو بظاہر کتنی شوہر پرست اور پاکدامن لگتی تھی۔
اس کی خواہشات کی پوری طرح غلام بن بیٹھی۔ ہیملٹ!
یہ کتنی تکلیف کی بات ہے کہ ایک آدمی کی عقل اور خوبیاں
اس حد تک ذلت کے درجے کو پہنچ جائیں اور ایک عورت
کو ذلالت کے جال میں پھانس لے۔ وہ عورت جو تمہاری
ماں ہے۔ محبّت کے پاگل پن میں کیوں پھنس گئی۔ تعجب
ہے کہ میری پاکیزہ محبّت کے سائے سے نکل کر اس شیطان

کی نفسانی خواہشات کو پورا کر رہی ہے جو کہ قطعی طور پر میرا ہمسر نہیں۔ لیکن سچائی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ادنیٰ خواہشات چاہے جو صورت بھی اختیار کر لیں اُسے راستے سے ہٹانے کی کوشش کریں لیکن وہ اپنی جگہ سے جنبش نہیں کرتی۔ لیکن احسان فراموشی اور رذالت چاہے شادی کے پاکیزہ پردے سے پوشیدہ کیوں نہ ہوں جلد ہی گناہ کی چادر پھیل جاتی ہے اور اپنی اصلیت کو نہیں پوشیدہ کر سکتی۔ ہیملٹ! وہ بنگی شیطان سیرت انسانوں کی ادنیٰ خواہشات پر اپنی ہستی کھو دیتی ہے۔ لیکن رکو۔ صبح ہونے والی ہے۔ اس لئے مختصراً ہی پوری بات کہوں گا۔ جب میں اپنے معمولِ حکومت سے فراغت پا کر اپنے باغ کی کوٹھری میں آرام کیا کرتا تھا۔ ایک رات جبکہ میں وہاں سو رہا تھا یہی میرا بھائی چوروں کی مانند دبے پاؤں وہاں آیا اور زہر سے بھری ایک شیشی اس نے میرے کان میں انڈیل دی۔ یہ زہر خون کو اس طرح جما دیتا ہے جیسے کہ دودھ دہی بن جاتا ہے۔ اور انسان کی زندگی ناممکن ہو جاتی ہے اس زہر کے جسم میں سرایت کرنے سے میں کانپ اٹھا اور جسم کوڑھی کی طرح پھوٹ پڑا۔ اس طرح میرا خون کیا گیا۔ ہیملٹ ۔ میرا بھائی کہلانے والے انسان نے میری سلطنت، میری ملکہ یہاں تک کہ میری زندگی بھی چھین لی۔ اور میں اس طرح نادانستہ طور پر کئے گئے گناہوں کا کفارہ بھی ادا نہ کر سکا۔ اور گناہ کا بوجھ سر پر لادے

ہوئے دنیا سے اٹھ گیا۔ ایک انسان کا دوسرے انسان پر اس سے زیادہ اور بھی کیا تشدد ہو سکتا ہے۔ اگر تمہاری روح مردہ نہیں ہے تو ہیملٹ! اس ظلم کو خاموشی سے برداشت نہ کر لینا۔ ڈین مارک کے پاکیزہ تخت کو گناہ اور احسان فراموشی کی آلودگیوں سے بچاؤ۔ اس شیطان کو اس کی خواہشات کا کھیل کھیلنے سے روکو۔ اس سے بھرپور انتقام لو۔ ہاں اپنی ماں سے کسی طرح کی بھی دشمنی نہ رکھنا نہ اس پر ہاتھ اٹھانا۔ تمہارے انتقام کی آگ اس کے جسم کو نہ جھلسانے پائے۔ اس کا ضرور خیال رکھنا۔ اس کے گناہوں کے لئے اس کا ضمیر خود اُسے چین کی نیند نہ لینے دیگا۔ خدا اس سے سمجھے گا۔ بس یہی مجھے کہنا تھا۔ دیکھو جگنوؤں کی روشنی مدھم پڑ رہی ہے۔ پو پھٹنے والی ہے۔ اچھا رخصت۔ دیکھو میری بات نہ بھولنا۔

[روح چلی جاتی ہے]

ہیملٹ :۔ فرشتو! تم اس کے گواہ رہنا۔ اے زمین! تو نے بھی یہ سب کچھ سُنا ہے۔ اب اور کسے گواہ بنایا جا سکتا ہے۔ کیا دوزخ کو بھی؟ یہ کام کتنا قابلِ نفرت اور بدترین ہے۔ کہیں میرے دل کی مضبوط دیواریں ٹوٹ نہ جائیں۔ میرے جسم کی رگیں یہ سُن کر ٹھنڈی نہ ہو جائیں۔ مجھے وہ طاقت بخش دو کہ میں اپنے وعدوں پر قائم رہ سکوں۔ تم نے کہا ہے کہ میری باتوں کو بھول نہ جانا۔ اے غم زدہ روح جب تک

تیری یاد میرے دماغ میں زندہ رہے گی تب تک تیری باتوں
کو بھول نہیں سکتا۔ میں اپنے دماغ سے ہر فلسفہ کو کوڑا
کرکٹ کی طرح نکال پھینکوں گا۔ مگر تیری باتیں ایک بیش بہا
خزانے کی طرح محفوظ رہیں گی۔ میں کبھی نہیں بھول سکتا
میں یہ اقرار کرتا ہوں، وہ! یہ خبیث طینت، بدکار اور
خوبصورت چہرے والی احسان فراموش عورت۔
ارے یہ سب کیا ہے۔ اپنی کتاب کے پہلے صفحہ پر لکھ لیتا
ہوں کہ ہونٹوں پر تبسّم لئے ہوئے انسان اپنے دل میں
گناہ کی چھُری چھپائے رکھتا ہے اور اسے دوسروں کے
کلیجہ میں اُتار سکتا ہے۔ کم از کم ڈین مارک کی سرزمین پر
تو یہ بالکل صحیح ہے۔ (لکھتا ہے) اے چچا میں نے ان
الفاظ میں تیری سیرت کو مکمل طور پر نمایاں کر دیا ہے۔ اب
میں پھر روح کے انہیں الفاظ کو دہراتا ہوں۔
"رخصت۔ میری باتوں کو بھول مت جانا" کبھی نہیں میں
نے وعدہ کیا ہے کہ کبھی نہیں بھولوں گا۔

مارسلس :- (اندر سے) شہزادے، شہزادے۔

ہوریشیو :- (اندر سے) شہزادہ ہیملٹ۔

مارسلس :- خدا اس کی حفاظت کرے۔

ہیملٹ :- ایسا ہی ہو۔

ہوریشیو :- (اندر سے) عزیز شہزادے۔ آپ کہاں ہیں؟

ہیملٹ :- یہاں۔ یہاں۔ میرے دوست۔ یہاں آجاؤ۔

[ہوریشیو اور مارسلس آتے ہیں]

مارسلس :- سرکار۔ یہ کیا ہوا۔

ہوریشیو :- کیا خبر ہے حضور!

ہیملٹ :- بہت ہی عجیب۔

ہوریشیو :- بہت اچھا ہے حضور۔ اسے بتایئے۔

ہیملٹ :- نہیں۔ تم یہ سب دوسروں سے کہہ دو گے۔

ہوریشیو :- نہیں۔ میرے مالک۔ میں اس کے لئے قسم کھا سکتا ہوں۔

مارسلس :- اور میں بھی کہتا ہوں آقا کہ کسی سے نہیں کہوں گا۔

ہیملٹ :- تو غور کرو یہ سب کیا ہے۔ کیا اس طرح کبھی تصوّر بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن دیکھو یہ بات کسی دوسرے کے کانوں تک نہ پہنچنے پائے۔

ہوریشیو
مارسلس } ہم خدا کی قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں۔

ہیملٹ :- اُف! نہ! اس کمائش کا شیطان آج تک ڈین مارک کی سرزمین پر نہ پیدا ہوا ہوگا۔ وہ کتنا بڑا خبیث ہے۔

ہوریشیو :- لیکن کیا شہزادے اتنا کہنے کے لئے ہی روح کا آنا ضروری تھا۔

ہیملٹ :- کیوں۔ لیکن تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب باتوں کو بڑھائے بغیر ہمیں ایک دوسرے سے رخصت ہو جانا چاہیئے۔ تم لوگ اپنے اپنے کام دھندے پر جاؤ۔ کیونکہ ہر شخص اپنی مرضی اور کام کے تحت بندھا ہوا ہے۔ میں بھی جا کر خدا کے حضور میں دعا کروں گا۔

ہوریشیو :۔ آپ کے بے تابانہ الفاظ اور الجھن پیدا کر رہے ہیں شہزادے۔

ہیملٹ :۔ ہمیں اس کا افسوس ہے کہ ہمارے جواب سے تمہاری تسلّی نہ ہو سکی۔

ہوریشیو :۔ نہیں حضور۔ اس میں افسوس کی کیا بات ہے۔

ہیملٹ :۔ ٹھیک ہے۔ ہوریشیو۔ لیکن مجھے بڑی بے چینی ہے سینٹ پیٹرک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب مجھے صبر نہیں آسکتا۔ اس روح کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ حقیقت تھی۔ اور کوئی بری روح نہیں تھی ہمارے درمیان کیا بات چیت ہوئی اسے جاننے کے لئے تم صبر کرو۔ اور پھر ایک بات اور ہے تم دونوں میرے دوست سپاہی اور دانشمند ہو۔ تم مجھ سے ایک وعدہ کر سکتے ہو۔؟

ہوریشیو :۔ ضرور۔ وہ کیا وعدہ ہے شہزادے؟

ہیملٹ :۔ جس روح کو تم نے ابھی دیکھا ہے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر نہ کرنا۔

ہوریشیو }
مارسلِس } ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کوئی ذکر نہ کرینگے۔

ہیملٹ :۔ نہیں۔ اس کی قسم کھاؤ۔

ہوریشیو :۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کسی سے نہیں کہوں گا۔

مارسلِس :۔ اسی طرح میں بھی کہتا ہوں۔ اعتبار کیجیے۔

ہیملٹ :۔ میری تلوار پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاؤ۔

مارسلِس :۔ حضور ہم تو پہلے ہی قسم کھا چکے ہیں۔

ہملٹ پاکستان ایڈیشن

ہیملٹ :۔ نہیں۔ تلوار پر ہاتھ رکھ کر پھر ایک بار قسم کھاؤ۔

روح :۔ (اندر سے) قسم کھاؤ۔

ہیملٹ :۔ اوہ۔ تم نیک روح ابھی بھی یہیں موجود ہو۔ دوستو قسم کھاؤ۔ کیا تم اسی چھپی ہوئی روح کی آواز نہیں سن رہے ہو۔

ہوریشیو :۔ اچھا شہزادے۔ کہیئے کیا کہیں۔

روح :۔ (اندر سے) قسم کھاؤ۔

ہیملٹ :۔ تم پھر بول رہے ہو۔ کیا تم ہمارے ساتھ اتنا تیز چل رہے ہو بوڑھے چوہے۔ آؤ دوستو۔ تھوڑی دور چلیں۔

ہوریشیو :۔ میں دن اور رات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ عجیب واقعہ ہے۔

ہیملٹ :۔ اگر ایسا ہی ہے تو اسے ایک اجنبی کے مانند سمجھو۔ اس کے متعلق اپنی بیتابی ظاہر مت کرو۔ اس لامحدود دنیا میں نہ معلوم کتنی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جن کو انسان کی محدود عقل نہیں سمجھ پاتی۔ لیکن اب آؤ۔ اگر خدا کا فضل چاہتے ہو تو قسم کھاؤ۔ جب میں سب کے سامنے پاگل کی سی صورت بنا کر جاؤں گا تو تم یہ سب دوسروں کو نہیں بتاؤ گے۔ ہو سکتا ہے اس طرح کا بھیس میرے لئے ضروری ہو۔ اس وقت مجھے دیکھ کر تم یہ کبھی نہ کہنا کہ کاش ہم اس کے پاگل پن کا راز بتا سکتے یا ہم چاہیں تو مفصل طور سے بتا سکتے ہیں۔ یا کچھ ایسے لوگ ہیں جو اس کے پاگل پن کے بارے میں کچھ بتا سکتے ہیں۔ اس سے یہ پتہ چلے گا کہ

ضرور ہی تم اس کے پاگل پن کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتے ہو۔ اگر تم خدا کا کرم چاہتے ہو اور یہ چاہو کہ وہ تمہاری کبھی مصیبت کے وقت میں مدد کرے تو یہ باتیں اپنے منہ سے نہ نکالنا۔

روح :۔ (اندر سے) قسم کھاؤ۔

ہیملٹ :۔ صبر کر اے بیقرار روح۔ (وہ قسم کھاتے ہیں) اب دوستو! میں خلوصِ دل سے تمہارا ہوں۔ مجھ جیسا کمترین انسان تمہارے لئے جو کچھ بھی کر سکتا ہے وہ میں ضرور کروں گا۔ آؤ ہم پیارے دوستوں کی طرح ساتھ ساتھ چلیں۔ مگر خاموشی سے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر۔ وقت بڑا نازک ہے۔ ہائے میری بدنصیبی تو نے مجھے اس قابل کیوں نہ بنایا کہ میں اس دنیا کی تمام تکلیف کو آرام اور سکون میں بدل دیتا۔ آؤ دوستو اب چلیں۔

[سب چلے جاتے ہیں]

دوسرا ایکٹ

پہلا سین

پولونیس کا مکان

پولونیس اور رینالڈو داخل ہوتے ہیں۔

پولونیس :۔ یہ رقم اور یہ خط لاڑٹس کو دیدینا۔

رینالڈو :۔ ضرور دے دونگا سرکار۔

پولونیس :۔ رینالڈو بہتر تو یہ ہوگا کہ تم اس سے ملنے سے پہلے دوسرے لوگوں سے اس کے کردار کے متعلق پوری طرح واقفیت حاصل کر لینا۔

رینالڈو :۔ میں ایسا ضرور کروں گا سرکار۔

پولونیس :۔ ہاں بات چیت کرنے میں تم کافی ہوشیار ہو۔ پہلے یہ معلوم کرنا کہ کیا ڈین مارک کے لوگ بھی پیرس میں رہتے ہیں۔ اور پھر ان کے اخلاق، رہن سہن اور مصروفیتوں کے بارے میں پوری طرح واقفیت حاصل کرنا۔ پہلے براہ راست لاڑٹس کو مت پوچھ لینا کہ کس حال میں ہے۔ بلکہ یہ معلوم کرنا کہ وہ اسے جانتے ہیں یا نہیں، پھر اس کے بارے میں دریافت

کرنا اور وہ بھی یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ تم اس کے متعلق کچھ معلومات رکھتے ہو صرف یہ ظاہر کرنا کہ تمہاری اس سے اور اس کے والدین سے تھوڑی بہت واقفیت ہے۔ رینالڈو میرے خیال سے تم سب کچھ سمجھ گئے ہو گے۔

رینالڈو:۔ بہت اچھی طرح سرکار۔

پولونیس:۔ تم یہ کہنا کہ لاٹرٹس سے تمہاری تھوڑی واقفیت ہے۔ لیکن اسے پوری طرح نہیں جانتے اگر وہی آدمی لاٹرٹس ہے جس کی طرف تمہارا اشارہ ہے تو وہ ایک آوارہ مزاج اور عیش طبع نوجوان ہے۔ اس قسم کا جھوٹا الزام تم اس پر لگا سکتے ہو لیکن اس کا خاص خیال رکھنا کہ اس کے وقار پر کسی قسم کی آنچ نہ آئے۔ تم نوجوانوں کی ان عام آلودگیوں کا ذکر کرنا جو زمانۂ شباب میں نگرانی نہ رہنے سے بڑھ جاتی ہیں۔

رینالڈو:۔ جیسے قماربازی وغیرہ۔ یہی آپ کا مطلب ہے؟

پولونیس:۔ ہاں۔ شراب نوشی، لڑنا جھگڑنا، عورتوں کے پیچھے گھومنا اور جھوٹی قسم کھانے کی عادت وغیرہ کہہ سکتے ہو۔

رینالڈو:۔ لیکن حضور یہ الزام اسے مطعون کر سکتے ہیں۔

پولونیس:۔ ارے نہیں۔ جب یہ الزام لگا رہے ہو، مفصّل طور پر مت کہنا کہ وہ ان عادتوں کا شکار ہے۔ بلکہ کسی طرح باتیں بنا کر یہ ظاہر کر دینا کہ یہ سب آلودگیاں شباب کا جنون ہیں اور ایسا ہونا قدرتی ہے کیونکہ نوجوانوں کا دماغ اپنی من مانی کرنے والا اور جلد باز ہوتا ہے۔ اس میں بھلا برا سوچنے کی صلاحیت

نہیں ہوتی۔

رینالڈو :۔ لیکن حضور!

پولونیس :۔ تم کو شاید نہیں معلوم کہ میں ایسا کرنے کو کیوں کہہ رہا ہوں۔

رینالڈو :۔ یہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں حضور۔

پولونیس :۔ میں پاک مریم کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ رینالڈو یہی میرا مقصد ہے اور کامیابی حاصل کرنے کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے، تم ان الزامات کو اس کے سر اتنا ہی منڈھنا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان بری عادتوں کے سبب ہی بگڑ گیا ہے۔ اس سے تم کو یہ معلوم ہو گا کہ تم جس شخص سے لارٹس کی بابت بات کرو گے تو اگر وہ اسے جانتا ہوگا تو تمہیں بتائے گا کہ تمہاری باتیں درست ہیں۔ اور اپنے ملک کے رسم و رواج کے مطابق دوسری باتیں بھی بتائے گا۔ اور تمہاری باتوں سے اتفاق بھی کریگا۔

رینالڈو :۔ اچھا سمجھ گیا حضور۔

پولونیس :۔ اچھا اور جب وہ یہ کہے . . . . . میں نے کیا کہا تھا؟ شاید میں ابھی کچھ کہنے جا رہا تھا۔ کہاں پر بات میں نے ختم کی تھی۔

رینالڈو :۔ آپ نے کہا تھا وہ اپنے ملک کے رسم و رواج سے آگاہ کریگا۔

پولونیس :۔ ہاں۔ تب وہ وثوق سے تم سے کہے گا۔ میں نے کل یا کسی دن اسے فلاں جگہ جوا کھیلتے دیکھا ہے یا شراب پیتے دیکھا ہے۔ اب تم سمجھے کہ میرا کیا مطلب ہے؟ جیسے کانٹے میں لگے ہرے کیڑے کو دیکھ کر مچھلی منہ ڈالتی ہے اور پھنس جاتی

ہے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی تمہاری باتوں کو سنکر اس کی تصدیق کرینگے۔ اس طرح ہم تمہاری دانشمندی سے اپنے مقصد کو حاصل کرلیں گے۔ اور اسی طرح کی الٹی سیدھی باتیں بنانے سے صحیح صورتِ حال سے واقفیت حاصل ہوجائیگی۔ بس ایسے ہی میرے کہنے پر عمل کر کے تم میرے بیٹے کے متعلق سب باتوں کا پتہ لگا سکو گے۔ اب تم سمجھ گئے نا۔؟

رینالڈو :۔ ہاں حضور سمجھ گیا۔

پولونیس :۔ اچھا رخصت .... خدا کرے تم کامیاب ہو

رینالڈو :۔ بہتر ہے سرکار۔

پولونیس :۔ اور پھر خود اپنی آنکھ سے دیکھ کر اس کے چال چلن اور مصروفیات کے متعلق اپنی تسلی کرلینا۔

رینالڈو :۔ میں ضرور کرلوں گا۔

پولونیس :۔ اور اس کو اس کی موجودہ روش پر جانے دینا۔

رینالڈو :۔ بہت اچھا سرکار۔

پولونیس :۔ اچھا۔ خدا حافظ۔

[رینالڈو جاتا ہے ۔ اوفیلیا آتی ہے۔]

کیوں اوفیلیا تم کیسی ہو۔ کیا بات ہے جو تم یوں کھڑی ہو۔

اوفیلیا :۔ والدِ محترم۔ میں ڈر گئی ہوں۔

پولونیس :۔ کیوں۔ کیا معاملہ ہے؟ میں جاننا چاہتا ہوں۔ خدا کے لئے جلدی بتاؤ۔

اوفیلیا :- ابا حضور جب کہ میں اپنے کمرے میں بیٹھی سلائی کر رہی تھی شہزادہ ہیملیٹ دیوانوں کی طرح ننگے سر ننگے پیر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ اس کی قمیض کے رنگ کی طرح زرد ہو رہا تھا۔ اس کے گھٹنے کمزوری سے لڑکھڑاتے ہوئے کانپ رہے تھے۔ وہ ایسی نگاہوں سے گھور رہا تھا جس کو دیکھ کر بہت ہی رحم آتا تھا۔ خاموشی سے وہ گھور رہا تھا۔ جیسے کہ اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا ہو۔

پولونیس :- کیا وہ تمہاری محبت میں دیوانہ ہو گیا ہے۔؟

اوفیلیا :- مجھے نہیں معلوم حضور۔ مگر خدا جانے کیوں مجھے اس سے خوف آتا ہے۔

پولونیس :- وہ کچھ بولا بھی تھا۔؟

اوفیلیا :- پہلے تو اس نے سختی سے میری کلائی تھام لی اور دوسرا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر میرے چہرے کو گھورنے لگا۔ یوں جیسے کہ وہ ابھی جسم پر سے اتار لے جائیگا۔ اسی طرح وہ کافی دیر تک کھڑا رہا۔ پھر اس نے دو تین بار میرے ہاتھوں کو جنبش دی۔ میرا سر ہلا کر بڑی لمبی سانس لی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا دل ابھی پھٹ جائیگا۔ اور اس کی زندگی اپنا آخری لمحہ ختم کر دیگی۔ پھر اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور میری طرف دیکھتا ہوا الٹے پیر لوٹ گیا۔ میں کیسے کہوں اس کی آنکھیں بجائے راستے پر ہونے کے مجھے ہی غور سے دیکھ رہی تھیں۔

پولونیس :۔ اچھا میرے ساتھ آؤ۔ میں بادشاہ سے جا کر ملوں گا۔ یہ محبّت کا جنون ہے جو جوش کی حالت میں انسان کو قتل وخون پر آمادہ کر دیتا ہے۔ مجھے تمہاری اس قابلِ رحم حالت کو دیکھ کر بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ لیکن ہاں ۔ تم نے کوئی بات تو اس وقت سختی سے نہیں کہی تھی۔؟

اوفیلیا :۔ نہیں ابّا حضور۔ میں نے آپ کے حکم کے بموجب اس کے خطوط لینے بند کر دیئے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مجھ سے ملنے کی آئندہ کوشش نہ کرنا۔

پولونیس :۔ اسی صدمہ نے اسے پاگل بنا دیا ہے۔ مجھے بڑی تکلیف ہو رہی ہے کہ میں نے اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا مجھے ہوشیاری کے ساتھ اس کا فیصلہ کرنا چاہیئے تھا میرا خیال تھا کہ وہ آوارہ مزاج نوجوانوں کی طرح اپنے جھوٹے وعدوں سے تم کو بیوقوف بنا رہا ہے اور اس کا نتیجہ کسی دن تمہاری تباہی ہو سکتی ہے۔ لعنت ہے میرے اس شک وشبہ پر ہم بوڑھوں کی جلد بازی قدرتی ہوتی ہے۔ جب ہم اچھے برے کو کسوٹی پر نہیں پرکھ سکتے تو اپنے آپ کو زیادہ چالاک سمجھ کر اور ہی راستہ اختیار کرتے ہیں۔ جو ہمارے خیال میں صحیح رہتا ہے۔ حالانکہ نوجوان بیچارے اس برائی سے الگ ہوتے ہیں۔ آؤ۔ ہم بادشاہ کے پاس چلیں ان سے یہ تمام واقعہ کہہ دیں نہیں تو اس کے جنون کو چھپانے سے خدا جانے کونسی آفت نازل ہو جائے۔ یہ

ایکٹ - دوسرا اسین

ظاہر کر دینا کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بادشاہ کچھ ناراض ضرور ہوگا مگر یہ اس وقت سے بہتر ہے۔

[چلے جاتے ہیں]

دوسرا ایکٹ

دوسرا اسین

ایوانِ شاہی کا ایک کمرہ

[بادشاہ، ملکہ، روزین کرینٹس اور گلڈ نسٹرٹن اور دوسرے خادموں کا آنا]

بادشاہ :- خوش آمدید پیارے روزی کرینٹس اور گلڈ نسٹرٹن۔ ہم تمکو دیکھنے کے لئے بہت بیتاب تھے۔ ہم نے تمہیں ایک خاص کام کے لئے اتنی جلدی بلایا ہے۔ تم نے ہیملٹ کے بارے میں ضرور کچھ نہ کچھ سنا ہی ہوگا کہ وہ دماغی توازن کھو بیٹھا ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی صحیح حالت میں نہیں ہے۔ ہم اس کا سبب اس کے باپ کی موت کے صدمۂ عظیم کو سمجھتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم دونوں ہمارے یہاں رہو۔ اور چونکہ بچپن سے ہی تم ہیملٹ کے دوست ہو۔ اس کے ہم مزاج اور ہم عمر ہو تم اس کے ساتھ رہ کر اس کا دماغی توازن درست کر سکتے ہو۔ پھر اس کی زندگی کے حالات کو دیکھتے ہوئے اس کی دیوانگی کا سبب معلوم کرو۔ اگر کوئی وجہ ایسی ہے جو ہم تک کو نامعلوم ہو تو اسے معلوم کرنے پر اس کا مناسب انتظام کریں۔ بس ہم تم سے اتنا ہی چاہتے ہیں۔

ملکہ :۔ اکثر وہ تمہارے متعلق ذکر کرتا ہے۔ اس لئے ہم نے خیال کیا کہ وہ تمہیں بہت عزیز رکھتا ہے۔ اگر تم ہماری درخواست پر مہربانی کر کے یہیں رک جاؤ اور ہماری مدد کرو تو یقین جانو ہم تمہارے ممنونِ احسان ہوں گے۔ اور جیسا کہ بادشاہ اپنے وقت پر ساتھ دینے والوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے ہم تمہیں اسی طرح بہترین تحائف دے کر تمہیں خوش کر دینگے۔

روزین کرینٹس :۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپ کا فرمان ہمارا فرض ہے عالی جاہ!

گلڈنسٹرن :۔ ہم آپ کا حکم بجالانے میں پوری تعمیل کریں گے۔ آپ کے قدموں پر ہماری کُل خدمتیں حاضر ہیں۔

بادشاہ :۔ شکریہ۔ روزین کرینٹس اور گلڈنسٹرن۔

ملکہ :۔ شکریہ۔ گلڈنسٹرن اور روزین کرینٹس۔ اب ہم تم سے درخواست کرتے ہیں کہ تم فوراً جا کر ہمارے ہیملٹ سے ملو جو اس وقت مجنون سا ہو رہا ہے (خادموں سے) جاؤ انہیں ہیملٹ تک پہنچا دو۔

گلڈنسٹرن :۔ خدا کرے ہماری کوششیں ہمارے دوست ہیملٹ کے لئے مفید ثابت ہوں۔

ملکہ :۔ آمین۔

(روزین کرینٹس، گلڈنسٹرن اور خدام جاتے ہیں۔ پولونیس آتا ہے)

پولونیس :۔ عالی جاہا۔ ہمارے جو قاصد ناروے گئے تھے۔ وہ

دورا ایکٹ دوسرا سین

خوش خبری لے کر واپس آئے ہیں۔

بادشاہ :۔ پولونیس۔ تم ہمیشہ اچھی خبر لاتے ہو۔

پولونیس :۔ میں ایسا کرتا ہوں؟ سرکار میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنے فرض کو سب سے زیادہ سمجھتا ہوں۔ میری روح خدا اور بادشاہ کی تابعدار ہے۔ مجھے ہیملٹ کی دیوانگی کا سبب بھی معلوم ہے حضور اور یہ اسی حد تک صحیح معلوم ہے جب تک میں یہ سمجھ لوں کہ میرا دماغی فعل خود خراب ہو گیا ہے۔

بادشاہ :۔ کیا وجہ ہے پولونیس۔ ہم اسے جاننے کے لئے بہت بے چین ہیں۔

پولونیس :۔ پہلے قاصدوں کو شرفِ باریابی عطا کیجئے۔ اس کے بعد میں راز کی باتیں بتاؤں گا۔

بادشاہ :۔ تم جاؤ ان کو عزت کے ساتھ لے آؤ۔

[پولونیس جاتا ہے]

پیاری گرٹروڈ! پولونیس کہتا ہے کہ اس نے ہیملٹ کے جنون کا سبب معلوم کر لیا ہے۔

ملکہ :۔ میرے خیال میں تو اس کے باپ کی موت اور اس کے فوراً بعد ہی ہماری شادی اس کا بڑا سبب ہو سکتی ہیں۔

بادشاہ :۔ اس سے سب ہی کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔

[والٹی مینڈ، اور کوزے لیٹس کے ساتھ پولونیس آتا ہے]

خوش آمدید عزیز دوستو! کیوں والٹی مینڈ تم ہمارے بھائی شاہ ناروے کے پاس سے کیا پیغام لائے ہو۔

والٹی مینڈ :۔ آپ کی خدمت میں نیک دعاؤں کے عوض انھوں نے بڑا ہی تسلی بخش جواب دیا ہے عالیجاہ۔ آپ کا پیغام سنتے ہی انہوں نے اپنے بھتیجے اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کا حکم نامہ جاری کر دیا اور کہا کہ وہ اس کے متعلق ناواقف تھے۔ وہ یہ جانتے تھے کہ یہ فوج پولینڈ پر حملہ کرنے جارہی ہے اور اسی کی تیاری ہے۔ انہوں نے اس کے متعلق بہت افسوس ظاہر کیا کہ فورٹن براس نے ان کی علالت اور ضعیفی کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کے لئے انہوں نے اسے بہت سخت سزا دی۔ میں آپ کو کل حال مختصراً بتاؤں گا۔ فارٹن براس نے اپنے چچا کی بات مان لی اور بادشاہ کے روبرو وعدہ کیا ہے کہ وہ آئندہ آپ کے خلاف کوئی سازش نہیں کرے گا۔ اس سے خوش ہو کر شاہ ناروے نے تین ہزار کراؤن سالانہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور اس کی فوج کو پولینڈ پر حملہ کا حکم دیا ہے۔ [خط دیتا ہے] اس خط میں انہوں نے عالی حضور سے درخواست کی ہے کہ آپ براہِ کرم اپنی حدودِ سلطنت سے پُرامن طریقہ پر ان کی فوج گذر جانے دیں۔

بادشاہ :۔ ہمیں سنکر بڑی خوشی ہوئی۔ اب ہم فرصت کے وقت یہ خط پڑھیں گے اور اس پر غور کریں گے اور اس کا جواب دیں گے۔ ہم تمہاری تکلیف کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور سفر کی تکان کے بعد تمہیں آرام کا حکم دیتے ہیں۔ ہم پھر خوشی سے تمہارا خیر مقدم کرتے ہیں۔ آج کی رات ہم ایک ساتھ کھانا کھائیں گے۔

[والٹی مینڈ اور کونزے لیٹس جلتے ہیں]

پولونیس :- میرا کام اچھی طرح ہو گیا۔ میرے سرکار اور حضور ملکہ آپ حضرات کی عزت و قدر میرے دل میں انتہائی ہے۔ میں دن اور رات کے زیادہ اوقات نہ ضائع کروں گا۔ کیونکہ اس کام میں عین وہی تعلق ہے۔ عقلمندی یہی ہے کہ زیادہ باتوں کو کم وقت میں مختصراً کہہ دیا جائے کہ آپ کا فرزندِ ارجمند پاگل کیوں ہو رہا ہے۔ میں اسے پاگل ہی کہوں گا۔ کیونکہ بغیر یہ کہے ہوئے کہ وہ پاگل ہے۔ اس کے پاگل پن کی تشریح کیسے ہو سکتی ہے۔ لیکن اسے رہنے دیجئے۔

ملکہ :- اپنی لیاقت دکھانے سے زیادہ معاملہ کی بات کرو۔

پولونیس :- میں یہ غلط نہیں کہہ رہا ہوں ملکہ عالیہ۔ آپ اسے بلاشبہ یقین کیجئے کہ وہ مجنون ہو گیا ہے۔ اور پھر اس میں بھی شک نہیں کہ وہ قابلِ رحم ہے اور حالتِ دیوانگی میں ہے۔ لیکن چونکہ یہ باتیں صرف اس لئے ہیں کہ عقلمندی اور لیاقت میں دکھا رہا ہوں تو اسے اِدھر رکھئے اور صاف صاف اپنی بات بتاتا ہوں۔ اگر آپ یہ جانتے ہیں کہ وہ دیوانہ ہے تو اس کے جنون کا کوئی نہ کوئی سبب ہونا چاہیئے اور اس سبب کو معلوم کرنا چاہیئے۔ اور اس سبب کے متعلق مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ میری بیٹی نے باادب یہ مراسلات آپ کی خدمت میں بھیجے ہیں اب میں اسے پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس عبارت سے آپ صحیح مطلب نکال سکتے ہیں۔ [پڑھتا ہے]

میری روح کی دیوی کے نام۔ حسین ترین اوفیلیا۔ یہ تو
اس کے حسن کی تعریف ہے۔ لیکن آپ اس کے آگے
سنیئے۔ دودھ کی طرح سفید اور پاکیزہ سینے پر یہ سطریں
ہمیشہ قائم رہیں۔

ملکہ :- کیا یہ خط ہیملٹ نے لکھا ہے۔؟

پولونیس :- ذرا ٹھہریئے ملکۂ عالیہ۔ میں سب کچھ عرض کر دوں گا۔
[پڑھتا ہے]

تم ستاروں پر شک کر سکتی ہو کہ وہ انگارے ہیں۔ سورج
کے ساکن ہونے پر شک کیا جا سکتا ہے۔ ہر سچ پر شبہ ہو سکتا ہے
کہ وہ جھوٹ ہے مگر میری محبت میں کسی قسم کا شک مت کرنا۔
میری پیاری اوفیلیا مجھے شاعری کرنا نہیں آتی اور نہ ہی مجھکو
اپنے جذبات کے اظہار کا فن آتا ہے۔ میں صرف یہ جانتا
ہوں کہ میں تم کو بیحد چاہتا ہوں۔ یقین مانو مجھے خود اس
حد کا پتہ نہیں۔ جب تک میری زندگی ہے میری محبوبہ! آخری
سانس تک صرف تمہارا۔

"ہیملٹ"

یہی وہ ہے میری بیٹی نے میرے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے
یہ خط مجھے دیا ہے۔ اس کے ساتھ شہزادے نے جو
تحفے تحائف اسے دیئے اس سے بھی گوش گذار کرتی
رہی۔

بادشاہ :- لیکن اس محبت کا اثر اوفیلیا پر کیا ہے؟

پولونیس :- آپ میرے متعلق کیا خیال فرماتے ہیں؟
بادشاہ :- ایک وفادار اور قابلِ احترام انسان۔
پولونیس :- میں خود کو اس کا اہل ثابت کرنے کی حتی الامکان کوشش کروں گا۔ لیکن عالی جاہ اگر میں اس راز کو چھپا لیتا تو حضور اس کے متعلق کیا سوچتے۔ کیونکہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اپنی لڑکی کے بتانے سے پہلے ہی میں نے اس محبت کے بارے میں معلوم کر لیا تھا۔ اور اگر اسے میں یوں ہی بھڑکنے دیتا اور خاموش رہتا تو آپ میرے متعلق کیا خیال فرماتے۔ عالی جاہ کیا یہ میری غلطی نہ ہوتی۔ اسی لئے میں نے براہِ راست اس میں دست اندازی کی اور اپنی لڑکی کو تنبیہ کی کہ شہزادہ ہیملٹ ایک شاہی رکن ہے۔ وہ خاندان اور عزت کے اعتبار سے تم سے بہت برتر ہے۔ اس سے محبت کر کے کوئی سبز خواب مت دیکھنا یہ قطعی ناممکن ہے۔ ساتھ ہی ساتھ میں نے یہ بھی کہہ دیا کہ اس کا کوئی خط اور تحفہ نہ لیا کرو اور اس سے ملنے کا خیال ترک کر دو۔ اس نے میری باتوں کو دھیان سے سن کر اس کی تعمیل کی اور شہزادہ اس صدمہ سے دماغی توازن کھو بیٹھا۔ اور دیوانوں کے مانند گھوم رہا ہے۔ اس کی حالت گرتی جا رہی ہے اور اب تو وہ بالکل ہی دیوانوں کی طرح چلانے لگا ہے۔ ہمیں شہزادہ کی یہ حالت دیکھ کر بے حد صدمہ ہے۔
بادشاہ :- کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے؟

ملکہ :۔ ہو سکتا ہے یہ درست ہو۔

پولونیس :۔ کیا آپ کو اس میں شک ہے حضور؟ آپ میری زندگی کا کوئی ایسا لمحہ بھی بتا سکتے ہیں کہ جب میں نے کسی بات کو پختہ یقین کے بعد نہ ٹھیک کہا ہو۔ اور وہ غلط ثابت ہو گئی ہو۔

بادشاہ :۔ نہیں۔ میں جانتا ہوں ایسا کبھی نہیں ہوا۔

پولونیس :۔ (اپنے کندھے اور سر کی طرف اشارہ کر کے) آپ انہیں قلم کرا دیجئے گا۔ مجھے جب کسی معاملہ کا سراغ مل گیا ہے تو میں نے اصلیت ضرور ڈھونڈ نکالی ہے۔

بادشاہ :۔ لیکن ہمیں اس کا مزید ثبوت کیسے مل سکتا ہے؟

پولونیس :۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ گھنٹوں اس بڑے کمرے کا چکر لگایا کرتا ہے۔

ملکہ :۔ ہاں۔ ایسا ہوتا تو ہے۔

پولونیس :۔ اس وقت ہم اوفیلیا کو وہاں بھیج دیں گے۔ اور ہم پردے کے پیچھے سے چھپ کر کل تماشہ دیکھیں گے کہ وہ کس طرح اس سے ملتا ہے۔ اگر وہ اس کے عشق میں دیوانہ نہیں ہوا ہے تو آپ مجھے شاہی دربار کے امیر کے بجائے ایک دہقان سمجھئے گا۔

بادشاہ :۔ اچھا۔ ہم ضرور یہ سب دیکھیں گے۔

ملکہ :۔ لیکن وہ غریب کتنا رنجیدہ کتاب پڑھتا ہوا چلا آ رہا ہے۔

پولونیس :- آپ دونوں جاکر چھپ جائیے میں اس سے بات کرونگا۔

[ہیملٹ کتاب پڑھتا ہوا چلا آرہا ہے]

کیا میں حضور شہزادہ ہیملیٹ کا مزاج پوچھ سکتا ہوں۔ مزاجِ مبارک کیسا ہے؟

ہیملٹ :- اچھا ہوں۔ خدا کا شکر ہے

پولونیس :- آپ مجھے جانتے ہیں شہزادے؟

ہیملٹ :- ہمیشہ۔ اچھی طرح۔ تم ماہی گیر ہو۔

پولونیس :- نہیں حضور ایسا تو نہیں ہے۔

ہیملٹ :- پھر کاش کہ تم ایک ایماندار شخص ہوتے۔

پولونیس :- میں ایماندار ہوں شہزادے۔

ہیملٹ :- لیکن جناب آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ ہزار تلاش کے بعد ہزاروں میں ایک ہی سچا اور ایماندار آدمی نظر آتا ہے۔

پولونیس :- بجا فرماتے ہیں حضور!

ہیملٹ :- جب کہ سورج ایک مُردہ کتّے کے جسم میں کیڑا ڈال دیتا ہے۔ اس کے گوشت و پوست کو سڑاتا ہے۔ ارے ہاں کیا تمہاری کوئی بیٹی بھی ہے؟ اس کو سورج کی روشنی میں نکلنے مت دینا۔ قانونِ قدرت ہر عورت کے لئے یکساں ہے۔ مگر تمہاری بیٹی اس سے مستثنیٰ ہے اور تم اس کا پورا خیال رکھنا۔

پولونیس :- (اپنے آپ سے) اب اس سے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ اتنک میری بیٹی کو یہ نہیں بھول سکا۔ حالانکہ مجھے دیکھتے

کے سامنے ہی یہ پہچان بھی نہ سکا تھا۔ اور کہنے لگا کہ میں ایک ماہی گیر ہوں۔ یہ اپنی محبّت کے پاگل پن میں کافی دیوانہ ہو چکا ہے۔ اور حقیقتاً ایسا ہوتا ہے۔ میں بھی اپنے عہدِ شباب میں اسی طرح عشق میں دیوانہ ہو گیا تھا۔ بالکل ایسے ہی۔ اچھا اب شہزادے سے دو چار باتیں دریافت کرنی چاہئیں۔

(شہزادے سے) آپ کیا مطالعہ فرما رہے ہیں حضور۔

ہیملٹ :۔ الفاظ! الفاظ!! الفاظ!!!

پولونیس :۔ ان کے درمیان معاملہ کیا ہے؟

ہیملٹ :۔ کن کے درمیان۔؟

پولونیس :۔ میرا مطلب آپ کے مطالعہ سے ہے سرکار

ہیملٹ :۔ واہیات ہے۔ مصنّف نے طنزیہ طور پر بوڑھوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی داڑھی سفید ہوتی ہے چہروں پر سلوٹیں رہتی ہیں۔ آنکھیں ببر کے گوند جیسے چیپ سے گندی رہتی ہیں۔ عقل سر سے ختم ہو جاتی ہے۔ مغز اور ٹانگوں کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ ویسے میں یہ سب کچھ ٹھیک سمجھتا ہوں۔ پھر بھی کھلے عام اس طرح لکھنا درست نہیں کیونکہ اسرطان کے مانند اگر آپ الٹے پیروں چلیں تو آپ پھر میری طرح جوان بن سکتے ہیں۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔؟

پولونیس :۔ (خود سے) حالانکہ باتیں پاگلوں کی طرح کرتا ہے۔ لیکن

اس کے پیچھے ضرور کوئی گہرا راز ہے۔
(شہزادے سے) حضور آپ بالکل کھلی ہوئی ہوا میں چہل قدمی پسند کریں گے۔؟

ہیملٹ :- میری قبر کے اندر

پولونیس :- حقیقت میں ہوا تو وہاں ہے ہی نہیں۔
(خود سے) یہ عجیب بات ہے۔ یہ تو ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ جو پاگل انسان کہہ اور سمجھ لیتے ہیں ایک صحیح الدماغ شخص نہیں سمجھ سکتا۔ خیر اب مجھے اوفیلیا کی ملاقات شہزادے سے کرانا چاہیئے۔
(شہزادے سے) اچھا حضور مجھے اجازت دیجیے۔

ہیملٹ میرے پاس اور کوئی دوسری قیمتی چیز نہیں کہ تمہیں دے سکوں۔ علاوہ میری زندگی! میری زندگی!! میری زندگی!!!

پولونیس :- خدا حافظ شہزادے۔

ہیملٹ :- یہ پاگل بد دماغ بوڑھا۔

[روزین کرینٹس، گلڈنسٹرن آتے ہیں]

پولونیس :- آپ لوگ شہزادہ ہیملٹ کو تلاش کر رہے ہیں۔ وہ یہیں تشریف رکھتے ہیں۔

روزین :- خدا آپ کی حفاظت کرے جناب۔

گلڈن :- عزت مآب شہزادے۔

روزین :- میرے بہت ہی پیارے شہزادے۔

ہیملٹ :- اوہو! میرے پیارے دوستو! روزین، گلڈنسٹرن۔

کہو کیسے ہو تم دونوں۔

روزین :۔ دنیا کے دوسرے انسانوں کی طرح۔

گلڈن :۔ نہ کوئی خاص مسرت ہے نہ کوئی خاص غم ہے۔ بس خدا کا شکر ہے۔

ہیملٹ :۔ کیا تم بدبختی کی حد تک نہیں جا رہے ہو۔؟

روزین :۔ نہیں حضور۔

ہیملٹ :۔ کہیئے آپ پر دنیا اور زندگی کا عتاب ہے یا مہربانی۔؟ کیا خبر ہے۔

روزین :۔ کوئی خبر نہیں۔ صرف یہ کہ دنیا اب پہلے سے کافی ایماندار ہو گئی ہے۔

ہیملٹ :۔ تب تو قیامت ضرور نزدیک ہے۔ لیکن تمہاری یہ خبر درست نہیں ہے۔ اچھا ایک بات ذرا ٹھیک سے بتاؤ کہ تم نے کیا قصور کیا تھا جو اس قید خانے میں بھیجے گئے ہو۔

گلڈن :۔ قید خانہ ؟ کیا فرماتے ہیں شہزادے۔

ہیملٹ :۔ ہاں ! یہ ڈین مارک کا ایک قید خانہ ہے۔

روزین :۔ تب تو ساری دنیا ہی ایک قید خانہ ہو سکتی ہے۔

ہیملٹ :۔ قطعی درست ہے۔ یہ ایک ایسا قید خانہ ہے جس میں بہت سی کال کوٹھریاں ہیں۔ اندھے کنوئیں ہیں کہ وہاں پر دم گھٹتا ہے۔ ڈین مارک بھی اسی میں سے ایک کال کوٹھری ہے۔!

روزین :۔ لیکن شہزادے ہم ایسا نہیں سوچتے۔

ہیملٹ :۔ درست ہے۔ تمہارے لئے یہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا میں کوئی چیز اچھی یا بُری نہیں ہے۔ صرف خیال اس حد تک پہونچاتا ہے۔ میرے لئے یہ ایک قید خانہ ہے۔

روزین :۔ اتنی ادنیٰ سی بات سوچنا آپ کے شایانِ شان نہیں ہے۔ شہزادے۔

ہیملٹ :۔ میرے خدا اگر مجھے ایک ناریل کے خول میں بھی بند کر دیا جاتا تو میں اس کی حد تک اپنے کو بادشاہ سمجھتا۔ لیکن کاش رات کو مجھے اتنے بھیانک خواب تو نہ دیکھنے پڑتے۔

روزین :۔ خواب دراصل خیالات کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ آپ کے خیالات پریشان ہیں۔

گلڈن :۔ خواب بذاتِ خود ایک سایہ ہے۔

روزین :۔ یہ درست ہے۔ یہ ہوا کی طرح ہلکے اور بے ترتیب ہوتے ہیں۔ دراصل یہ عکس کی بھی پرچھائیں ہوتے ہیں۔

ہیملٹ :۔ تب تو جتنے بھکاری ہیں اپنے دل میں اپنا عکس بادشاہ اور شہنشاہوں جیسا رکھتے ہوں گے۔ اس وقت میں کسی بات کا درست جواب نہیں دے سکتا۔ اچھا اب ہم شاہی دربار میں چلتے ہیں۔

روزین
گلڈنسٹرن } ہم یہیں آپ کی خدمت میں رہیں گے شہزادے۔

ہیملٹ :۔ نہیں، میں اپنے دوستوں کو خدام کی صورت میں پسند نہیں کرتا۔ اچھا اب ایمان داری سے یہ بتاؤ کہ میرے

اوپر کڑی نگرانی شروع ہوگئی ہے۔ اچھا اب ان باتوں کو چھوڑو اور میرے سچے دوستوں کی طرح بتاؤ کہ تم کس مقصد سے یہاں بھیجے گئے ہو۔ تم السی نور میں کیا کرو گے۔؟

روزین :۔ کوئی مقصد نہیں حضور۔ صرف آپ کی ملاقات کی غرض سے آیا ہوں۔

ہیملٹ :۔ میں ایک بھکاری ہو رہا ہوں کہ تمہارا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ پیارے دوست! اس تکلیف کے لئے میرا شکریہ قبول کرو۔ کیا تم یہاں بھیجے نہیں گئے ہو؟ کیا تمہاری اپنی مرضی تھی۔ کیا یہ ایک دوستانہ ملاقات ہے؟ آؤ مجھ سے کچھ باتیں کرو۔ آؤ! آؤ!! تم بولتے کیوں نہیں؟

گلڈن :۔ ہم کیا کہیں شہزادے۔؟

ہیملٹ :۔ کچھ بھی جو اس سے متعلق ہو۔ تم یہاں بھیجے گئے ہو۔ تمہاری آنکھیں اقرار جرم کر رہی ہیں۔ تم اپنی صاف دلی کی وجہ سے اسے چھپا نہیں پا رہے ہو۔ مجھے معلوم ہے دوست کہ ہمارے شاہ عالی اور ملکہ عالیہ نے تم لوگوں کو یہاں بھیجا ہے۔

روزین :۔ لیکن کس لئے حضور؟

ہیملٹ :۔ اس لئے کہ تم ضرور ہی کچھ نہ کچھ مجھے پڑھاؤ گے۔ لیکن اپنی دوستی اور ہم عمری کے ناطے میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ جو بات ہے اسے صاف بتا دو اور کوئی بات دل میں نہ رکھو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں کہ تم خود آئے ہو یا تم کو کسی نے بھیجا ہے۔

روزین :۔ (الگ گلڈنسٹرن سے) اب کہو کیا کہتے ہو۔؟

ہیملٹ :۔ (خود سے) نہیں۔ اچھا اب مجھے تم پر بھی کڑی نگرانی رکھنی ہوگی (دونوں سے) اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے تو مجھ سے کوئی بات مت پوچھنا۔

گلڈن :۔ شہزادے۔ ہم یہاں بلائے گئے ہیں۔

ہیملٹ :۔ اب میں تم کو بتاؤں۔ تم یہاں کیوں بلائے گئے ہو۔ میرے بہ بتانے سے بادشاہ کا تم سے کیا ہوا وعدہ نہیں ٹوٹے گا۔ کیونکہ تم نے اپنے منہ سے راز نہیں بتایا ہے۔ کچھ دنوں سے میں اتنا غم زدہ ہو گیا ہوں کہ میں نے کل کام کاج چھوڑ رکھا ہے۔ دل اتنا پتھر ہو گیا ہے کہ دنیا اجاڑ اور بیابان لگتی ہے۔ اور ستاروں جڑا آسمان صرف ایک لق و دق خالی مقام نظر آتا ہے۔ جیسے کہ مرض پھیلانے والا دھواں اوپر جا کر جم رہا ہے۔ معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ مجھے خوبصورتی میں بھی اسی طرح کی بدصورتی نظر آتی ہے۔ خدا کی حسین ترین تخلیق اور فن انسان ہے۔ اس کو کتنی بڑی فہم اور طاقت عطا کی ہے۔ شکل، چال ڈھال میں صناعی برتی گئی ہے۔ اسی دنیا کی خاک سے انسان بنایا گیا ہے۔ لیکن دوست۔ انسان میرے لئے ایک مشتِ خاک ہے میں کسی بھی مرد اور عورت سے اُنس نہیں رکھتا۔ دوست تمہاری زیرِ لب مسکراہٹیں ظاہر کرتی ہیں کہ تم اس موضوع پر کچھ کہنا چاہ رہے ہو۔

روزین :۔ نہیں حضور۔ ہم اپنے دل میں کوئی ایسی بات نہیں رکھتے۔

ہیملٹ :۔ لیکن تب تم ہنسے کیوں تھے جب میں نے یہ کہا تھا کہ انسانوں سے مجھے کوئی لگاؤ نہیں؟

روزین :۔ میں یہ سوچ رہا ہوں شہزادے کہ جب آپ کو انسانوں سے کوئی انسیت ہی نہیں تو جو بیچارے ناٹک کھیلنے یہاں آرہے ہیں وہ آپ سے کیا امید رکھیں۔ وہ ہمیں راستہ میں ملے تھے نہ جانے کیا امید لیکر وہ یہاں آرہے ہیں۔

ہیملٹ :۔ وہ جو کہ بادشاہ کا کردار ادا کریگا میں شہنشاہ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کروں گا۔ بہادر سپاہی کو اس کی تلوار کے کرتب دکھانے کا موقع دیا جائیگا۔ عاشق کو اس کے کردار کے لئے موزوں انعام دیا جائیگا۔ مسخرہ بغیر رکاوٹ کے اپنا جوہر دکھائے گا۔ اس کو ہر طریقہ کا موقع دیا جائیگا کہ لوگوں کو محظوظ کر سکے۔ زنانہ کردار آزادی سے مکالمے ادا کرینگے۔ وہ کونسا ڈرامہ کرنے والے ہیں۔

روزین :۔ وہ وہی المیہ ڈرامہ کرنے والے ہیں جسے آپ بہت پسند کرینگے۔

ہیملٹ :۔ لیکن انہوں نے جگہ جگہ گھومنا کیوں شروع کیا ہے۔ ایک جگہ رہ کر وہ زیادہ عزت اور پیسے کے مالک ہو سکتے ہیں۔

روزین :۔ وہ حال ہی کے پاس شدہ قانون سے شہر چھوڑ کر جا رہے ھیں۔

ہیملٹ :۔ لیکن وہ ابھی بھی اتنے ہی پسند کئے جاتے ہیں جتنے پہلے ہر دلعزیز تھے۔

در / ا ایکٹ در / اسین

روزین :- نہیں - اب وہ ایسے نہیں رہے۔

ہیملٹ :- کیوں - ایسا کیوں ہے؟ کیوں اب ان کی اداکاری خراب ہونے لگی۔

روزین :- کام تو وہ اچھا ہی کرتے ہیں۔ جناب اداکاری میں ان کے کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن ان کے مقابل ایک نئی تھیٹر کمپنی بنی ہے جن کے نوعمر اداکار بڑی اچھی آواز سے مکالمے بولتے ہیں۔ اور اپنی سریلی آواز کی وجہ سے بہت پسند کئے جاتے ہیں ان کے چھوٹے چھوٹے اداکاروں نے اپنے سامنے پرانے اداکاروں کو بھی مات کر دیا ہے۔ دوسری بات، مکالمہ نویس کچھ لکھ بھی رہے ہیں عجیب طرح سے۔ اور معزز شہری اپنے دوستوں اور ہم مذاق لوگوں کے طنز سے بچنے کے لئے دیکھنے نہیں آتے۔

ہیملٹ :- یہ کون بچے ہیں۔ ان کو کس نے ملازم رکھا ہے۔ ابھی ان کی نوعمری ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ جب یہ بھی بڑے ہوں گے تو ان کی آواز بھی ایسے ہی بھاری ہو جائیگی تو ان کو بھی نوواردوں سے شکایت ہو گی۔ اور اس پیشہ کو ملامت کرنا شروع کر دینگے۔

روزین :- دراصل رسہ کشی دونوں طرف سے ہو رہی ہے۔ دوسرے لوگ ان کو اور بھی لڑا رہے اور اشتعال دے رہے ہیں ایک زمانہ وہ بھی تھا جبکہ کمپنیوں کے مالک انہیں ڈراموں کو خریدتے تھے جن میں ڈرامہ نویس اور اداکاروں کے

درمیان لڑائی کا خدشہ رہتا تھا۔

ہیملٹ :۔ حقیقتاً ایسا ہے ؟

روزین :۔ ہاں۔ جھگڑا کافی حد تک جاری ہے۔

ہیملٹ :۔ کیا لڑکوں نے یہ جھگڑا کھڑا کر رکھا ہے۔ ؟

روزین :۔ جی ہاں حضور انہوں نے وزن سے لدے ہوئے ہرکولیس (گلوب تھیٹھر) کا نشان بھی ہٹا دیا۔

ہیملٹ :۔ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ دیکھو کہ میرے چچا آجکل ڈین مارک کے بادشاہ ہیں۔ وہ لوگ جو میرے باپ کے زمانے میں کبھی انکی پرواہ بھی نہ کرتے تھے۔ آج ان کے اشاروں پر جانیں دینے کو تیار ہیں۔ ایک ماہر جیوتشی ہی یہ بتا سکتا ہے کہ انسان کے دل کا حال کتنا عجیب ہوتا ہے۔

[اندر سے باجوں کی آواز آتی ہے]

گلڈن :۔ وہ ڈرامہ کرنے والے آ گئے۔

ہیملٹ :۔ معزز اداکارو! تمہارا السی نور میں خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ آؤ مجھ سے ہاتھ ملاؤ۔ زبان اور اشاروں سے تو سب ہی استقبال کرتے ہیں۔ مگر مجھے تمہارا بہت ہی شاندار خیر مقدم کرنا چاہیئے جس سے تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ تمہارا خیر مقدم مناسب طور سے نہیں ہوا۔ میں تمہارا استقبال اپنے حسبِ حیثیت کر رہا ہوں۔ لیکن ایک بات یہ بھی بتا رہا ہوں کہ میرا چچا اب میرا باپ ہو گیا ہے۔ اور میری ماں چچی ہو گئی ہے۔ اور وہ میری طرف سے بہت مشکوک ہیں۔

گلڈن :- یہ کس طرح شہزادے؟

ہیملیٹ :- میں تو کسی خاص موقع پر پاگل ہو جاتا ہوں۔ صرف کچھ دیر کے لئے۔ لیکن جب ہوا اتر کی سمت چلتی ہے تو میرا دماغ درست ہو جاتا ہے۔

(پولونیس دوبارہ آتا ہے)

پولونیس :- خدا تم سب کو سلامت رکھے۔

ہیملٹ :- گلڈنسٹرن اور تم بھی کان دھر کر میری بات سنو کہ یہ بڑا بچہ ابھی بچپن کے کپڑوں سے بھی نہیں نکلا ہے۔

روزین :- شاید بوڑھوں کے لئے یہ کہاوت ہے کہ بڑھاپا دوسرا بچپن ہے۔

ہیملٹ :- مجھے یقین ہے کہ یہ ڈرامہ کرنے والوں کے متعلق اطلاع دینے آرہا ہے۔ اچھا دوشنبہ کی صبح کو تمہارا ڈرامہ ہوگا۔ کیوں ٹھیک ہے؟

پولونیس :- حضور مجھے آپ کو ایک پیغام دینا ہے۔

ہیملٹ :- اور حضور مجھے بھی آپ کو ایک پیغام دینا ہے۔ جب جب روسیس روم کا ایک اداکار تھا۔

پولونیس :- یہاں ڈرامہ کھیلنے والے آئے ہیں حضور۔

ہیملٹ :- لغو۔ بالکل جھوٹ ہے۔

پولونیس :- میں اپنے اعزاز کی قسم کھاتا ہوں۔

ہیملٹ :- تب ہر اداکار گدھے پر بیٹھ کر آیا ہوگا۔

پولونیس :- یہ دنیا کے بہترین اداکار ہیں۔ المیہ، مزاحیہ، تاریخی، مذہبی،

ہر قسم کے ڈرامے کے لئے موزوں ہیں۔ سینیکا (SENECA) کے المیہ ڈرامہ کے لئے موزوں ہیں۔ اسی طرح پلاٹس (PLAUTUS) کے مزاحیہ کردار کے لئے بھی بہترین ہیں۔
شہزادے یہ اپنے فن میں مشاق ہیں۔

ہیملٹ :۔ تمہارے پاس کونسی چیز سب سے قیمتی ہے۔؟

پولونیس :۔ کونسی قیمتی چیز شہزادے؟

ہیملٹ :۔ کیوں بتاؤں؟ اس کے صرف ایک خوبصورت بیٹی ہے جسے کہ یہ بہت چاہتا ہے۔

پولونیس :۔ (اپنے آپ سے) ابھی تک میری لڑکی کا خیال؟

ہیملٹ :۔ کیوں بوڑھے کیا میں ٹھیک نہیں کہہ رہا ہوں۔

پولونیس :۔ اگر آپ مجھے کہتے ہیں تو بالکل درست ہے حضور کہ میری ایک بیٹی ہے۔ جسے میں بہت چاہتا ہوں۔

ہیملٹ :۔ یہ بات کچھ بنتی نہیں۔

پولونیس :۔ تو کس طرح بنتی ہے حضور۔

ہیملٹ :۔ کیوں تم جانتے نہیں کہ مجھے کتنا صدمہ ہے کہ اپنی بربادی کا منظر آنکھوں سے نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ لیکن جو تقدیر دکھائے گی سب کچھ دیکھوں گا۔

[چار پانچ اداکاروں کا آنا]

ہم تمہارا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اداکارو! ہم تمکو دیکھ کر بہت خوش ہوئے میرے دوستو۔ میں تمہارا استقبال کرتا ہوں۔ میرے پرانے دوست تمہارے چہرے پر

داڑھی اُگ آئی ہے۔ کیا ڈین مارک ہیں تم لوگ اپنے خط بڑھانے آئے ہو۔ نوجوان لڑکی! تم بھی آئی ہو مگر تم کتنی لمبی ہو گئی ہو۔ شاید لکڑی کی ایڑی والی جوتیوں کی وجہ سے ہے۔ لیکن تمہاری آواز میں گرانی تو نہیں آئی۔ ابھی تو شاید ڈراموں کے لئے مناسب ہی ہے۔ کیونکہ جس طرح مہر ٹوٹنے کے بعد سکّے کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اسی طرح آواز بھاری ہو جانے سے سب ہی بیکار ہو جاتا ہے خیر میں آج بہت خوش ہوں اور تمہارا استقبال کرتا ہوں۔ اداکارو! اب تم کو اپنا کام جلد ہی شروع کر دینا چاہیئے۔ فرانس کے اچھے کھلاڑیوں کی طرح تمہیں اپنے سامنے کے کام تو شروع کر دینا چاہیئے۔ جس سے مکالمہ کا کام شروع کر کے ہم تمہارے فن کو دیکھ سکیں۔ اچھا اب ہوشیاری کے ساتھ کام شروع کرو۔ اور ایک اچھی تقریر کرو۔

پہلا اداکار:۔ کون سا ڈرامہ شہزادے۔

ہیملٹ:۔ میں نے تمہاری تقریر ایک بار سنی تھی۔ جو کہ شاید ڈرامہ بھر اسٹیج نہیں کیا گیا تھا۔ اور اگر ہوا بھی تھا تو شاید ایک دفعہ سے زیادہ نہیں، کیونکہ وہ عوام کو پسند نہ تھا۔ لیکن لوگوں کی پسند سے کیا؟ میرے خیال سے وہ ڈرامہ ہر طرح بہترین تھا۔ اس کے سین بھی قابلِ قدر تھے۔ ڈرامہ نویس نے انتہائی محنت سے لکھا تھا۔ نمک مرچ لگانے سے لوگوں کی ناپسند، پسند میں بدلجاتی

ہے ۔ لیکن وہ ڈرامہ سادگی سے لکھا گیا تھا۔ کیونکہ وہ لکھنے
کے فن کو ہی بہت بڑا فن سمجھتا تھا۔

اینیاسس کی داستان کا بعض حصّہ مجھے بے حد
پسند تھا۔ خاص کر اس جگہ جہاں وہ پرائم کے قتل
کے متعلق کہتا ہے۔ اگر تمہیں پورا یاد ہو تو سناؤ اور اپنا
کام شروع کرو۔ ایک بار پھر یاد دلاتا ہوں آئرسس چیتے
کے مانند پاٹرس نہیں ۔ وہ مکالمہ ہاپٹرس کے نام سے
شروع ہوتا ہے۔

وہ ظالم ہاپٹرس جس کے ہتھیار اس کے ارادوں کی
طرح سیاہ تھے۔ جو کہ خونی لکڑی کے گھوڑے میں پوشیدہ
رہتا۔ اس نے اپنے ڈراؤنے چہرے کو لال رنگ کر اور
بھی خوفناک بنا لیا تھا۔ جیسے کہ وہ سر سے پیر تک خون
میں نہایا ہوا ہو۔ اور پھر وہ خون جو اس کے ماں، باپ،
بیٹے، بیٹیوں کا ہے۔ ان راستوں نے اسے روشنی دکھائی
تھی۔ جو گرد آلود تھے۔ ان کے مالک جابر و ظالم یونانیوں
کے نیزوں کا نشانہ بنتے تھے۔ اس گاڑھے خون سے
رنگی ہوئی اپنی ڈراؤنی شکل لئے ہوئے اور تمام مکانوں
کو نذرِ آتش کرتے ہوئے دہکتی ہوئی آگ کا رنگ
ایسا تھا جیسے اس کی خوفناک آنکھیں گھور رہی ہوں
اور کمزور انسان اس کو دیکھنے کا حوصلہ نہیں کر پاتا۔ ایسی
ہی خوفناک نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ درندہ پاٹرس

اپنے دادا پرائم کی تلاش میں جاتا ہے۔ ہاں اب تم مکالمہ کو اس کے آگے بڑھا سکتے ہو۔

پولونیس :۔ واہ۔ بخدا حضور۔ آپ نے یہ مکالمہ کتنی اچھی طرح ادا کیا ہے۔ کتنا اچھا لب و لہجہ ہے اور کتنی اچھی آواز ہے۔

پہلا اداکار :۔ پھر وہ تھوڑی دیر بعد دیکھتا ہے کہ پرائم یونانی سپاہیوں پر بڑے پھیچلے حملے کر رہا ہے۔ اس کی پرانی تلوار اس کے ہاتھوں سنبھل نہیں رہی ہے۔ ایک بار گر کر مشکل سے اٹھتی ہے۔ جہاں سے اٹھانا چاہتا ہے وہیں گر جاتی ہے۔ پاٹرس کا حالانکہ اس لڑائی میں کوئی مقابل نہ تھا۔ لیکن پھر بھی اس نے پرائم کی طرف غصّہ سے نیزہ پھینکا۔ نشانہ خطا کر گیا۔ حالانکہ غیض و غضب کی حالت میں وہ اچھی طرح ادھر دیکھ نہ سکا تھا۔ مگر جیسے ہی وہ نیزہ اس کے پاس سے گذرا۔ اس کے تھوڑا سا ہی چھو جانے سے بیچارے بوڑھے پرائم کو زخم لگ گیا۔ پھر لڑائی کی وہ چٹان جیسی سرزمین اس حملہ سے لرز اٹھی۔ جلتے ہوتے مکان اپنی بنیادوں سمیت جل گئے۔ ان کے گرنے سے اس قیامت کا شور ہوا کہ تھوڑی دیر کو پاٹرس بھی پریشان ہو گیا۔ اس کو اس آواز کے سوا اور کچھ نہ سنائی پڑتا تھا۔ اس کی تلوار جو پرائم کے سفید بالوں پر پڑ رہی تھی ہوا میں معلق رہ گئی۔ ایک طرف جلّاد کے مانند

تلوار اٹھائے وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کیا کرے۔ یہی حالت ڈرامہ میں پوری طرح دکھائی گئی ہے۔ لیکن اکثر ہم دیکھتے ہیں کہ طوفان کے قبل ایک خاموشی سی طاری ہوجاتی ہے اور زمین پر موت کی سی خاموشی چھا جاتی ہے۔ اس کے ایک لحظہ بعد طوفان آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پھٹ پڑیگا۔ عین اسی وقت جلاد ایک شعلہ کی مانند بدلہ لینے کو گرجتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ اس نے پرائم کو نہایت بے دردی سے مار ڈالا جیسے خدا آتش معبود جنگ پر حملہ کر رہا ہو اور دنیا کے سامنے لڑائی کی ایک مثال قائم کریگا۔ تم چلی جاؤ اے قسمت کی دیوی! تم کتنی بد مزاج ہو۔ اور دیوتاؤ تم اکٹھے ہوکر انسان کے حقوق چھین کر جہنم کے حوالہ کر دو۔

پولونیس :۔ یہ تو انتہائی طویل ہے۔

ہیملٹ :۔ تو پھر تم کو تمہاری داڑھی کے ساتھ حجام کے پاس بھیج دیا جائیگا۔ ہاں ساتھیو! تم بولتے رہو۔ اس بوڑھے کو بھانڈوں کی نقل یا فحش کہانیوں میں مزا آتا ہے۔ ورنہ یہ اونگھنے لگتا ہے۔ اچھا ہیکوبا کی طرف چلو۔

پہلا اداکار :۔ لیکن کس نے اس نقاب پوش ملکہ کو دیکھا ہے؟

ہیملٹ :۔ نقاب پوش ملکہ؟

پولونیس :۔ بہت ٹھیک۔ یہ نقاب پوش ملکہ بہت درست ہے۔

دو/ ۱ ایکٹ دو/ ا سین

پہلا اداکار :- وہ جو گھبرائی ہوئی ننگے پاؤں اوپر نیچے شعلوں کے درمیان بھاگ رہی ہے۔ اپنے آنسوؤں سے بجھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس جگہ کبھی تاج سجتا تھا جہاں آج سر پر چیتھڑا لپٹا ہے۔ خوف کی وجہ سے وہ اپنے شاہانہ لباس کے بجائے ایک کمبل لپیٹے ہے۔ اس حالت میں اگر کسی نے ملکہ کو دیکھا ہوتا تو تقدیر کو نہ جانے کتنا کوستا۔ اس وقت جبکہ بھوت نے اس کے پیارے شوہر کا خون کر دیا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اگر دیوتاؤں کو انسانوں سے ہمدردی ہوتی تو پھر وہ بھی رو اٹھتے اور ان کے دل کے ٹکڑے ہو جاتے۔

پولونیس :- دیکھئے۔ یہ اداکار مکالمہ ادا کرتے کرتے خود بھی رو پڑا۔ بس کرو اس کے آگے مکالمہ مت بولو۔

ہیملٹ :- بہت خوب۔ باقی مکالمے میں پھر سنوں گا۔ جناب کیا آپ ان اداکاروں کے قیام و طعام کا انتظام کر دینگے؟ اس کا خاص خیال رہے کہ ان کے ساتھ کوئی لاپرواہی نہ ہو کیونکہ یہ موجودہ حالات کی تاریخ ہیں۔ اگر آپ نے ان سے کوئی بدسلوکی کی تو میں آپ کے قبر کے کتبہ پر کندہ کرا دوں گا۔

پولونیس :- میرے مالک! میں ان کی حیثیت کے مطابق انتظام کر دوں گا۔

ہیملٹ :- بہت بہتر- ہر آدمی کا اس کی حیثیت کے مطابق

انتظام کرو کہ کوڑے کھانے سے بچ سکو۔ ان کی قابلیت کا خیال ترک کر کے ان سے سلوک کرو۔ ہر چھوٹے بڑے کی ہمیشہ عزت کر کے اپنی فراخدلی دکھاؤ۔ ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔

پولونیس :۔ آیئے۔ صاحبان

ہیملٹ :۔ ساتھیو۔ ان کے ساتھ جاؤ۔ ہم کل ایک ڈرامہ دیکھیں گے۔

[پولونیس کے ساتھ سب اداکار علاوہ پہلے اداکار کے چلے جاتے ہیں]

ہیملٹ :۔ (پہلے اداکار سے) سنو میرے دوست۔ کیا تم گونزیگو کا خون نامی ڈرامہ کھیل سکتے ہو۔؟

پہلا اداکار :۔ ہاں حضور۔

ہیملٹ :۔ تو پھر کل رات کے لئے اس ڈرامہ کی تیاری کرو۔ تم کو اس کے لئے سولہ سترہ سطریں یاد کرنی ہوں گی۔ اور اسی مکالمہ میں ملا دینا ہوگا۔ یہ سب کچھ میں بنا لوں گا۔

پہلا اداکار :۔ ضرور شہزادے۔

ہیملٹ :۔ اچھا تو بہتر ہے کہ تم اس امیر کے ساتھ جاؤ۔ لیکن دیکھو اس کا مذاق نہ اڑانا۔ [پہلا اداکار چلا جاتا ہے]

میرے اچھے دوستو۔ کل رات کے لئے رخصت۔ میں ایک بار پھر پایۂ تخت میں تمہارا استقبال کرتا ہوں۔

روزین :۔ میرے اچھے شہزادے —!

ہیملٹ :۔ اچھا رخصت۔ خدا تم کو ہمیشہ خوش رکھے۔

[روزین اور گلڈن جاتے ہیں]

اب میں بالکل تنہا ہوں۔ اوہ۔ میں کتنا ڈھیٹ قسم کا غلام ہوں۔ کیا یہ عجیب نہیں ہے کہ وہ اداکار جو دوسرے کی نقل کر رہا ہے اس کی موت پر رونے لگ گیا۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ آنکھیں سچ مچ ڈبڈبا گئی تھیں۔ اس کی آواز میں غم اتنا گھل گیا تھا کہ اس کی حالت دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ اس کے گھر کسی عزیز کی موت ہو گئی ہے اور اس وجہ سے اتنا رنجیدہ ہے اور تعجب یہ کہ کُل رنج اس نے اداکاری کی ہی صورت میں دکھایا تھا۔ سب ہی کچھ مصنوعی تھا ہیکوبا کے لئے وہ کتنا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔ اگر وہ میری جیسی شکستہ حالت میں ہوتا تو کیا کرتا۔ پورے اسٹیج کو آنسوؤں سے بھر دیتا۔ اسے دیکھ کر تماشائیوں کا دل پھٹ جاتا اور وہ رو رو کر اپنی آنکھیں سرخ کر لیتا۔ اس کو دیکھ کر مجرم خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑا ہوتا۔ اور بے گناہ چپ رہ جاتا۔ اور کم عقل بے چین ہو جاتا۔ یہ تو یقین ہے کہ وہ اداکاری سے دیکھنے والوں کا دل خوف زدہ کر دیتا۔ اور میں کیا ہوں؟ ایک کمزور قلب اور پریشان سا آدمی۔ میں ہر وقت سنہرے خواب دیکھتا رہتا ہوں اور مقصد کی تکمیل کے لئے جو کرنا چاہیئے۔ وہ نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ مرحوم بادشاہ کے لئے بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ جن کی زندگی حکومت اور عورت کو چھیننے کے لئے سازش کا شکار

ہو گئی۔ میں کہتا ہوا کیوں ڈرتا ہوں ؟ کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو مجھے بزدل کہہ سکتا ہے ؟ کون مجھ سے ایسا سلوک کر سکتا ہے ؟ کون میری داڑھی کے بال نوچ کر میرے منھ پر پھینک سکتا ہے ؟ کون میری ناک پکڑ سکتا ہے۔ ؟ کون میرا گلا گھونٹ سکتا ہے۔ ؟ کیا کوئی میرے سینے کی گہرائی تک پہونچ سکتا ہے۔ ؟ کون میرے ساتھ ایسا کر سکتا ہے۔ ؟

ہاں ایک دن سب کو معلوم ہو جائیگا کہ میں بزدل ہوں میری شرم و حیا مر چکی ہے۔ ورنہ عرصہ گذر گیا ہوتا کہ میں اس ذلیل بادشاہ کی بوٹیاں کاٹ کر چیلوں کے سامنے ڈال دیتا۔ اور کم از کم ان کا پیٹ تو بھرتا کیونکہ وہ کتنا بدترین بدمعاش، اور ظالم شخص ہے۔ کہ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

اے جذبۂ انتقام! تجھے بھی اپنا مقصد پورا کرنے کو کیسا تنپھر جیسا بیوقوف ملا ہے۔ کیا یہ قانونِ قدرت کے خلاف نہیں کہ جس کے باپ کو دھوکہ سے مار ڈالا گیا۔ اس کا بیٹا اس کا بدلہ بھی نہیں لے سکتا۔ اس روح نے مجھ سے کتنا کہا تھا کہ میری موت کا پورا انتقام لینا۔ لیکن میں اس مکّار عورت کی طرح صرف باتیں بناتا رہتا ہوں اور چچا کو لعن طعن کرتا رہتا ہوں۔ آخر میں کچھ عمل کیوں نہیں کرتا۔ لعنت ہے محض میری صرف بناوٹی باتوں پر۔

بس ختم کرو۔ کہتے ہیں عدالت میں مجرم آنکھوں سے آنکھیں ملتے ہی اقبالِ جرم کر لیتے ہیں۔ خوف سے لرز اٹھتے ہیں اور

گھبرا کر سب کچھ کہہ ڈالتے ہیں۔ کیونکہ خون زیادہ دیر تک چھپ نہیں سکتا اور چڑھ کر بولتا ہے۔ اور سب ہی اس راز سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ میں ان اداکاروں سے ایسا ڈرامہ کھلاؤں گا کہ جو میرے باپ کے قاتل کی داستان میرے چچا کے سامنے دہرائے گا۔ اگر وہ اسے دیکھ کر چونک پڑے تو پھر میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے وہ روح میرے باپ کا بھیس بدل کر مجھے دھوکہ دینے آئی ہو۔ وہ کسی بھی شکل میں بدل سکتی ہے۔ اس میں اتنی قدرت ہوتی ہے کہ مجھ جیسے کمزور انسان کو قبضہ میں کر کے کچھ بھی کام کروا سکتی ہے۔ یہاں تک کہ جہنم تک لے جا سکتی ہے۔ اس کی باتوں پر بالکل یقین نہ کر کے مجھے اس روح کا امتحان لینا ہے۔ اس ڈرامہ میں بادشاہ بنے ہوئے خبیث کی پوری خباثت سامنے آجائے گی۔

[پردہ]

تیسرا ایکٹ

پہلا سین

قلعہ کا ایک کمرہ

[بادشاہ، بیگم، پولونیس، روزین، اگر نیٹس اور گلڈنسٹرن آتے ہیں]

بادشاہ :- کیا تم کسی طرح بھی معلوم نہ کر سکے کہ وہ کیوں اپنا سکون کھو کر پاگل ہو رہا ہے ؟

روزین :- وہ یہ تو مانتا ہے کہ اس کی حالت مجذوب سی ہو کر رہ گئی ہے، مگر اس کی وجہ قطعی نہیں بتاتا۔

گلڈن :- نہ وہ اس کے متعلق کوئی بات چیت کرتا ہے کہ اس کے دل کا حال معلوم ہو سکے۔ ہم نے جب بھی یہ چاہا کہ اس کے دل کی بے چینی اگلوا سکیں۔ تب وہ جنون کی باتیں کر کے ٹال جاتا ہے۔

ملکہ :- کیا وہ تم سے ٹھیک طرح ملا تھا۔؟

روزین :- بالکل ایک عام آدمی کی طرح۔

گلڈن :- مگر کچھ ایسا لگتا تھا جیسے خود اس کی ایسا کرنے کی مرضی نہیں تھی۔

روزین :- وہ سوال تو کم ہی کرتے تھے مگر جواب دینے میں بہت آگے تھے۔

ملکہ :- کیا تم نے کسی صورت اس کا دل بہلانے کی کوشش کی تھی ۔؟

روزین :- ملکۂ عالیہ بات ایسے شروع ہوئی کہ ہم کو راستے میں چند ڈرامہ کرنے والے اداکار ملے تھے جو دارالسلطنت کی طرف آرہے تھے۔ جب ہم نے ان کے بارے میں تبایا تو خوشی سے ان کا چہرہ کھل گیا۔ وہ سب یہیں ہیں۔ اور آج رات شہزادے نے ان کو ڈرامہ کھیلنے کے لئے کہا ہے۔

پولونیس :- یہ بالکل درست ہے عالی جاہ۔ شہزادے نے حضور اور بادشاہ سے بھی ڈرامہ دیکھنے کی درخواست کی ہے۔

بادشاہ :- ہمیں دلی خوشی ہے کہ ہیملیٹ کا دل ادھر لگ گیا ہے ہم ضرور اس کی درخواست قبول کرینگے۔ اور اس کے ساتھ شریف النسانو! تم اس کی طبیعت اس طرف اور مائل کرنے کی کوشش کرو۔

روزین :- ہم ضرور کریں گے عالی جاہ!

[روزین، کرنیٹس، اور گلڈنسٹرن جاتے ہیں]

بادشاہ :- پیاری گرٹروڈ! تم بھی تھوڑی دیر کے لئے ہم کو تنہا چھوڑ دو۔ ہم نے بغیر کچھ کہے ہیملیٹ کو یہاں بلوایا ہے۔ کہ اچانک وہ اوفیلیا سے ملے اور پولونیس اور ہم چھپ کر

یہ دیکھیں گے کہ وہ اس کے ساتھ کیسے پیش آتا ہے۔ اس سے پتہ چل جائیگا کہ واقعی اس کو جنونِ محبت تو نہیں ہے۔

ملکہ :- میں حکم کی تعمیل کروں گی۔ اور اوفیلیا تم میرے بیٹے کے پاگل پن کا باعث ہو۔ پھر بھی میں تم سے امید کرتی ہوں کہ تمہارا حسن اور اوصاف ضرور ہیملٹ کو اس کی پرانی حالت پر لے آئیں گے۔ اس کے بعد میں تمہیں اعزاز بخشوں گی۔

اوفیلیا :- ملکۂ عالیہ! میں خود ایسا ہی چاہتی ہوں۔

[ملکہ جاتی ہے]

پولونیس :- اوفیلیا۔ تم یہاں آؤ۔ عالی منزلت اگر حکم ہو تو ہم لوگ چھپ جائیں۔

(اوفیلیا سے) لو اس کتاب کو پڑھتی رہو۔ کیونکہ جب تم ہیملٹ سے اپنی محبت کی باتیں کرو گی تو یہ نامناسب نہ ہوگا۔ اکثر انسان اپنے غلط ارادوں کو مذہب کے پردہ کی آڑ میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کتاب کو دیکھ کر وہ سمجھے گا کہ تمہارا دل نفرت اور برائی کو ترک کر کے پاکیزگی کی طرف مائل ہے۔

پولونیس :- شہزادۂ انور تشریف لا رہے ہیں۔ آیئے حضور ہم ایک طرف چھپ جائیں۔

[بادشاہ اور پولونیس چلے جاتے ہیں]

— [ہیملٹ داخل ہوتا ہے]

ہیملٹ :- زندگی اور موت کا سوال بار بار میرے ذہن میں گردش کرتا ہے۔ آہ! کیا بدقسمتی کی ٹھوکریں میرے ہی لئے بنائی گئی تھیں۔ کیا قسمت کے ان تمام چکّروں کی گردش ختم کر دینا ہی جوہرِ مردانگی ہے۔؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا موت صرف ایک گہری نیند کا نام ہے؟ اور یہ نیند ہماری زندگی کے کل مصائب کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ تو ہم اس گہری نیند سے سو کیوں نہیں جاتے۔ لیکن اس نیند میں بھی عجیب عجیب خواب ہمارا سکون چھین لیتے ہیں۔ اور پھر ہم کو اس نیند سے گھبرانا چاہئیے کہ نہ معلوم وہ نیند کیسی ہو اور اس کے خواب کتنے ڈراؤنے ہوں۔ اسی کشمکش میں پڑ کر ہم تقدیر کے تمام مصائب کے حملوں کو برداشت کرتے رہتے ہیں۔ اگر انسان خودکشی کر کے اپنی زندگی کا خاتمہ کر سکتا تو پھر اس زندگی کی تپش، ظالموں کے ظلم، خبیثوں کی خباثت، انسان کی بے انصافی، سختی اور تشدّد کو ہرگز ہرگز برداشت نہ کرتا۔ کوئی زندگی کے دُرّے کھا کر تڑپتا نہ رہتا۔ لیکن ایک ایسا خوف ہے جو ہمیں ایسی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ ہم یہ نہیں جانتے کہ موت کے بعد ہماری حالت کیا ہوگی۔ اور یہی خوف ہمیں زندگی کا لگاؤ ترک کرنے سے روکتا ہے۔ ہمارا یہ خوف ہم کو بزدل

بنا دیتا ہے۔ اس سے ہم اپنی قوت کھو بیٹھتے ہیں۔ شک اور وہم کا زہر اس میں گھل جاتا ہے۔ اور ہم عملاً موت کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتے۔ پیاری اوفیلیا۔ جب تم دعا کرنا تو میرے گناہوں کی بخشش کی طلب کرنا۔

اوفیلیا :- میرے اچھے شہزادے اتنے دنوں سے حضور کی طبیعت کیسی رہی۔؟

ہیملٹ :- اس کا بہت بہت شکریہ۔ اچھا ہوں۔ بہتر ہوں۔

اوفیلیا :- میرے شہزادے۔ اپنی یاد کے لئے آپ نے جو تحفے دیئے تھے انہیں واپس کرنے کے متعلق میں نے اکثر سوچا۔ اب آپ سے التجا کرتی ہوں کہ انہیں واپس لے لیجئے۔

ہیملٹ :- نہیں۔ میں نے تم کو کبھی کچھ نہیں دیا۔

اوفیلیا :- عزت مآب شہزادے۔ آپ جانتے ہیں جو کچھ آپ نے دیا ہے۔ اور ان تحفوں کے ساتھ چند پیاری سی نظمیں بھی لکھ کر مجھے دی ہیں۔ لیکن اب ان پھولوں کی خوشبو ختم ہو چکی ہے۔ اس لئے آپ انہیں واپس لے لیجئے۔ جب دینے والے کے دل میں محبت کے بجائے نفرت پیدا ہو جائے تو لینے والے کا دل اس انصاف پر رو اٹھتا ہے۔ میں ان تحفوں کو کیوں کر رکھ سکتی ہوں۔ حضور آپ انہیں واپس ہی لے لیجئے تو بہتر ہے۔

ہیملٹ :- آہا ہا۔ کیا تم اتنی ہی بھلی ہو اوفیلیا۔؟

اوفیلیا :- شہزادے!

ہیملٹ :۔ کیا تم خوبصورت ہو۔؟

اوفیلیا :۔ اس سے حضور کا کیا مطلب ہے ؟

ہیملٹ :۔ اگر واقعی تم خوبصورت اور ایماندار ہو تو اپنی ایمانداری سے کہہ دو کہ تمہارے حسن سے کوئی مطلب نہ رکھے۔

اوفیلیا :۔ شہزادے۔ کیا حسن ایمانداری سے بے تعلق ہو کر کسی اور سے متعلق ہو سکتا ہے۔

ہیملٹ :۔ ہاں سچ ہے۔ کیا تم کو نہیں معلوم کہ اس کاجل کی کوٹھری میں چہرہ پر کالک لگے بغیر نہیں رہتی ہے۔ اور پھر اگر کوئی یہ سوچے کہ خوبصورتی سچائی اور ایمانداری کے اثر سے اپنا زہر ختم کر دے تو یہ قطعی ناممکن ہے۔ چاہے یہ سب جھوٹ ہی ہو لیکن اوفیلیا! میں تو یہی کہوں گا کہ موجودہ انسانی زندگی میں سب کچھ ممکن ہے۔ میں تم سے کبھی بہت محبّت کرتا تھا۔

اوفیلیا :۔ ضرور شہزادے۔ میں بھی ایسا ہی سمجھتی تھی۔

ہیملٹ :۔ لیکن ایسا یقین کرنا تمہارے لئے ٹھیک نہیں تھا۔ ہماری اچھائی کے ساتھ ہماری فطری برائی کا بھی حصّہ ہمارے اندر موجود ہے۔ میں تم سے محبّت نہیں کرتا تھا۔

اوفیلیا :۔ تب تو مجھے اور بھی زیادہ وہم تھا۔

ہیملٹ :۔ جاؤ ایک راہبہ کی زندگی اختیار کر کے کسی گرجے میں بیٹھ جاؤ۔ وہیں تم گناہوں سے بچ سکتی ہو۔ جاؤ۔ میں بہت اچھا ہوں۔ لیکن میرے اندر بھی کچھ ایسی برائیاں ہیں جنکو

دیکھ کر مجھکو جنم دینے والی میری ماں بھی مجھ سے نفرت کرنے لگے گی۔ ان برائیوں کی وجہ سے اس کے وقار پر حرف آسکتا ہے۔ اوفیلیا! میں بے انتہا مغرور ہوں۔ جذبۂ انتقام میرے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ اور سب سے زیادہ منصب اور وقار کی طمع میرے اندر موجود ہے۔ ان باتوں کے علاوہ میری ذات اتنے گناہوں سے آلودہ ہے کہ میں ان کا شمار بھی نہیں کر سکتا۔ مجھ جیسے گناہ گار اور ذلیل شخص کو دنیا میں زندہ نہیں رہنا چاہیئے۔ ہم سب ہی گنہگار اور کمبخت ہیں۔ ہم میں سے کسی پر کبھی اعتبار نہ کرنا۔ جاؤ تم کسی گرجے میں راہبہ کی زندگی گذارو۔ اس جگہ تم ایسے گناہوں سے چھٹکارا پا سکتی ہو۔ لیکن تمہارا باپ کہاں مر گیا۔؟ کہاں ہے تمہارا باپ؟

اوفیلیا:۔ گھر پر۔ حضور۔

ہیملٹ:۔ گھر کے تمام دروازے اس پر بند کر دو۔ کیونکہ باہر گنہگاروں سے ملکر وہ برباد نہ ہو جائے۔ اچھا رخصت۔

اوفیلیا:۔ اے بزرگ دیوتاؤ۔ شہزادے کی مدد کرو۔

ہیملٹ:۔ اگر تم شادی کرو گی ہیں جہیز میں تمکو ایک بد دعا دونگا۔ کہ تم چاہے کتنی ہی باعصمت ہو جیسے کہ سفید برف۔ چاہے کتنی پاکیزہ رہو مگر تم جھوٹی بدنامی سے پناہ نہ پا سکو گی۔ بہتر ہے تم راہبہ بن جاؤ۔ جاؤ خدا حافظ۔ اور اگر تم کو شادی کی ضرورت ہو تو کسی بیوقوف سے شادی

کرلینا کیونکہ عقلمند اچھی طرح جانتے ہیں کہ تم ان کو کس طرح جانور بنا دیتی ہو۔ تم جلد ہی راہبانہ زندگی اختیار کرلو۔ بہت جلدی جاؤ۔ خدا تمہاری مدد کرے۔

اوفیلیا :- اے قادرِ مطلق! تو اسے اپنی اصلی حالت پر واپس لا۔

ہیملٹ :- میں نے تمہاری بہت سی چکنی چپڑی باتیں سنی ہیں۔ اور بہت اچھی طرح سے۔ لیکن خدا نے تمکو ایک ہی رنگ کا چہرہ دیا ہے۔ اور تم اس کو دوسرا روپ دے دیتی ہو۔ تمہاری صورت، تمہارے ہونٹ سب خدا کے بنائے ہوئے ہیں تو پھر تم اپنے اوپر یہ غرور کا بوجھ لادے ہوئے کیوں پھرتی ہو۔ اور جگہ جگہ نام بدلتی ہو۔ تم نے مجھے قطعی پاگل بنا دیا۔ میں کہتا ہوں۔ ہم آئندہ شادی نہیں کرینگے اور جو کچھ بھی رہ گیا ہے یہ دنیا مٹا دے گی۔ تم راہبہ بن جاؤ۔

[چلا جاتا ہے]

اوفیلیا :- آہ! کتنا عالی دماغ برباد ہو گیا۔ جو اپنی جگہ سلطنت کا ایک رکن تھا۔ سپاہی اور عالم — آنکھوں میں زبان اور تلوار کا کام کرتا تھا۔ جو سلطنت کی امید اور رعایا کی سرپرستی کا مرکز تھا۔ سب کچھ برباد ہو گیا۔ اس کے جنون نے مارا سب تباہ کر دیا۔ میں سب سے زیادہ رنجیدہ ہوں کیونکہ میں نے اسے ترقیوں کی معراج پر دیکھا تھا۔ اور آج اس حالت میں دیکھ رہی ہوں۔ میں یہ سب کیوں کر

برداشت کروں۔ آہ وہ ذہین اور حسین چہرہ جنون نے بالکل مسخ کر دیا۔ ہائے میں بھی اس کا سبب ہوں۔ میرا دل پھٹ جائیگا کہ میں نے کیا دیکھا تھا اور اب کیا دیکھتی ہوں۔

[بادشاہ اور پولونیس داخل ہوتے ہیں]

بادشاہ :۔ کیا تم اسی کو محبّت کہتے ہو؟ مجھے پورا یقین ہے کہ محبّت اس کے جنون کی وجہ نہیں ہے۔ ابھی اس نے جو باتیں کی ہیں انھیں فضول نہیں کہا جا سکتا ہے۔ ہاں کچھ بے تکی ضرور ہیں مجھے ایسا لگتا ہے اس پر کسی شدید غم کا سایہ ہے۔ کسی عظیم صدمہ نے اس کے قلب کی طاقت سلب کر لی ہے۔ اور جس وقت بھی یہ معاملہ کھلے گا مجھ پر آنچ ضرور آئے گی۔ اس سے بچنے کے لئے میں نے ایک ترکیب سوچی ہے کہ ہم اُسے اپنا خراجِ عقیدت وصول کرنے کے لئے انگلستان بھیج دیں۔ شاید سمندر اور دوسرے ملک کے دلکش نظارے اس پر اچھا اثر ڈال کر اس کا غم غلط کر دیں۔ اس کا دھیان بٹ جائے۔ اور یہ اپنی پہلی حالت پر پھر آجائے۔ بولو۔ تم اس کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟

پولونیس :۔ اس سے بہت اچھا اثر ہوگا۔ لیکن اب بھی مجھے یقین ہے کہ شہزادے کے جنون کا سبب عشق میں ناکامی ہی ہے۔ کیوں اوفیلیا! میں درست کہہ رہا ہوں نا؟ تم سے جو باتیں ہوئیں وہ ہم نے چھپ کر سُنی تھیں، عالی جاہ! ویسے تو جو حضور کی مرضی ہو وہ کریں۔ مگر میری رائے میں ڈرامہ کے

ایکٹ دوسرا اسین

بعد ملکۂ عالیہ اپنے کمرے میں شہزادے کو بلا کر اس جنون کا سبب پوچھیں تو شاید کچھ راز کھلے۔ حضور ملکہ پیار و محبّت سے پیش آئیں۔ میں ان کی باتیں سنتا رہوں گا۔ اگر ماں کو بھی وہ یہ راز نہ بتائیں تو ضرور انگلستان بھیج دیا جائے۔ یا جس جگہ مناسب سمجھیں مقید کر دیں۔

بادشاہ :۔ درست ہے۔ ہمیں یہ منظور ہے۔ معزز لوگوں کے لئے یوں پاگل گھومنا زیب نہیں دیتا۔ بلکہ ان کی نگرانی ہونی چاہیے۔

[سب چلے جاتے ہیں]

تیسرا ایکٹ

دوسرا اسین

قلعہ کا ایک بڑا کمرہ

[ہیملٹ اور اداکار داخل ہوتے ہیں]

ہیملٹ :۔ اب مکالمے بولنا شروع کرو۔ لیکن میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ جس طرح میں کہوں اسی طرح بولنا۔ اگر تم لوگ اسی طرح بولنا شروع کر دو گے جیسی دوسرے اداکاروں کی عادت ہوتی ہے تو میں کسی ڈھنڈھورا پیٹنے والے آدمی کو بلواؤں گا جو خوب چیخ چیخ کر بولتا ہے۔ ہاتھ کو ادھر ادھر ہوا میں اچھالنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

بلکہ قرینہ سے کام کرو۔ اگر کوئی مکالمہ اونچی ہی آواز میں بولنا ہے تو طوفان برپا کرنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سہولت کے ساتھ فنکاری کا اعلیٰ نمونہ پیش کرو۔ جب کوئی اداکار سر پر نقلی بال لگائے بُری طرح چیخ چیخ کر مکالمے ادا کرتا ہے تو اداکاری کی یہ بھونڈی صورت دیکھ کر طبیعت گھبرانے لگتی ہے۔ اور تماشائیوں کے معیار کو دیکھ کر طبیعت اور وحشت کھاتی ہے۔ تماشائی عام قسم کے لب و لہجے کو پسند کرتے ہیں۔ جو اداکار بھی اپنے کو "ٹرفنے گنٹ" سے بھی بڑا سمجھنے لگتا ہے تو پھر ایسے شخص کو برہنہ کر کے کوڑے لگوانا چاہیئے۔ کبھی تو اداکار گرج اور دھاڑ کر ہیروڈ کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ مہربانی کر کے ان باتوں کو اختیار نہ کرنا۔

پہلا اداکار۔ حضور کے حکم کی تعمیل ہوگی۔

ہیملٹ:۔ پھر بھی میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم لوگ اپنے چہرے کے تاثرات کو بھی فراموش کر دو۔ وقت کے جدید اور مروجہ مکالموں کی ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھو اور فطری اداکاری کرنے کی کوشش کرو۔ اداکاری غیر فطری ہونا ڈرامے کی بہت بڑی ناکامی ہے۔ ڈرامہ انسانی زندگی کا صحیح عکس ہوتا ہے۔ اداکاری کو زندگی کا آئینہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ جو کردار ادا کیا جائے آنکھوں سے یوں نظر آئے جیسا کہ ہم روزمرہ زندگی میں دیکھتے ہیں۔ خوبیاں اور نفرت اپنی

حقیقی صورت میں سامعین کے سامنے نظر آنی چاہئیں۔
اگر زندگی کے حقائق شور مچا کر بھونڈے طریقے سے پیش کئے
جائیں تو وہ اداکاری صرف احمق لوگ ہی پسند کرینگے۔ مگر
فن کے صحیح قدردان اُسے قطعی پسند نہ کرینگے۔ یہاں
اہمیت فن کے پرکھنے والوں کو دی جاتی ہے۔ ان کا فیصلہ
ہی اہم ہوتا ہے۔ میں نے اسٹیج کے سامنے بیٹھے ہوئے
گنواروں کو خوش ہو کر ایسی اداکاری کی تعریف کرتے
سنا ہے۔ جب اداکار بُری طرح چیختے چلاتے اسٹیج پر
آتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا قدرت کے اعلیٰ ہاتھوں
سے بننے کے بجائے کسی اناڑی کاریگر نے انہیں بنا دیا
ہے۔ کسی صورت میں وہ انسان نظر نہیں آتے۔

پہلا اداکار:۔ میرا خیال ہے کہ اب ہم لوگوں نے پہلے سے کافی ترقی
کر لی ہے حضور۔

ہیملٹ :۔ ہاں۔ اپنا معیار بہتر سے بہتر طریقے پر بلند کرنے کی
کوشش کرو۔ اپنے مسخروں سے کہو کہ جتنا مکالمہ
نویس نے لکھ دیا ہے اس میں کچھ اپنی طرف سے
گھٹانے بڑھانے کی کوشش نہ کریں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ ڈرامہ کے سنجیدہ موقع پر بھی بلاضرورت ہنسنے لگتے ہیں۔
اس لئے کہ تماشائی بھی اداکاری کی تعریف کرکے ہنسنے
لگیں گے۔ یہ بیوقوفی اداکاری کا بہت بڑا نقص ہے۔
اچھا جاؤ۔ اب تیار ہو جاؤ۔

[اداکار جاتے ہیں۔ پولونیس روزین کرنیٹس اور گلڈنسٹرن آتے ہیں]

ہیملٹ :۔ کہیئے کیا خبر لائے ہیں؟ کیا بادشاہ سلامت ڈرامہ دیکھنے تشریف لا رہے ہیں؟

پولونیس :۔ ملکۂ عالیہ بھی تشریف لائیں گی حضور۔

ہیملٹ :۔ تو اداکاروں سے کہو جلدی تیاری کریں۔ [پولونیس جاتا ہے]

(روزین اور گلڈن سے) کیا تم دونوں ان کی کچھ مدد کر سکتے ہو۔؟

روزین
گلڈن } ہم ضرور ان کی مدد کرینگے شہزادے۔

[روزین اور گلڈن جاتے ہیں]

ہیملٹ :۔ وہ کون ہے۔ ہوریشیو۔ [ہوریشیو اندر آتا ہے]

ہوریشیو :۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں سرکار۔

ہیملٹ :۔ میرے تمام ملنے والوں میں تم ہی بلند حوصلہ ہو۔ ہوریشیو۔

ہوریشیو :۔ میرے عزیز شہزادے۔

ہیملٹ :۔ تم اس کو خوشامد مت سمجھو۔ بھلا میں یہ کس امید پر کر سکتا ہوں جبکہ تمہارے پاس سوا تمہارے نیک اوصاف کے اور کچھ نہیں ہے۔ غریب آدمی کی خوشامد سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا خوشامد تو محض رئیسوں کا زیور ہے۔ اس کے بوجھ سے انہیں کی گردنیں دبی رہنے دو جن کو منصب کا لالچ ہے اور وہی دوسروں کے قدموں پر سر جھکاتے ہیں۔ میں نے تمہاری انسانیت کو پہچانا ہے۔ اور اسی لئے تمہاری عزت کرتا ہوں۔ تم میں مجھ کو مصیبتوں کو للکارنے والی صلاحیت نظر آتی ہے۔ تم زندگی

کے نشیب و فراز کو اچھی طرح سمجھتے ہو اور سکون سے زندگی گذارتے ہو۔ دُنیا میں صرف وہی خوش رہتے ہیں جو مصائب پر قابو پالیتے ہیں۔ تقدیر کے ہچکولے ان کو کبھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتے۔ اگر تم کو اپنے ہی جیسا کوئی شخص ملے تو تم اُسے میرے پاس لاؤ۔ میں اس کی بھی اتنی ہی عزت کروں گا۔ اور تا زندگی اس کی پرستش کروں گا۔ لیکن سنو۔ میں موضوع سے ہٹ گیا۔ دیکھو۔ آج رات بادشاہ کے سامنے جو ڈرامہ کھیلا جائیگا۔ اس کا ایک منظر بالکل والدِ مرحوم کے خون سے متعلق ہوگا۔ اسٹیج پر پوری سازش ڈرامہ کی صورت میں پیش کی جائیگی۔ میں تمہیں خاص طور سے تاکید کرتا ہوں کہ ڈرامہ دیکھتے وقت میرے چچا کے چہرے پر نگاہیں رکھنا اگر کسی بھی مکالمہ میں وہ گنہگار بغیر کسی گھبراہٹ کے اپنی جگہ بیٹھا ہی رہا تو ہم سمجھیں گے کہ وہ روح کوئی دوزخ کا شیطان تھی۔ جو ہم کو گناہ کی ترغیب دلانے آئی تھی۔ تب مجھکو یقین ہوجائیگا کہ میرا تمام اندازہ گناہ اور معصیت کی پیداوار ہے۔ دیکھو اپنی آنکھیں اس کے چہرے پر اچھی طرح جمائے رکھنا اور میں خود بھی تو نظر رکھوں گا۔ اس کے بعد ہم ردِّ عمل کے متعلق آپس میں تبادلۂ خیال کریں گے۔

ہوریشیو :۔ بہت اچھا شہزادے۔ میں حضور سے وعدہ کرتا ہوں کہ ذرا دیر کو میں بھی ان کے چہرے سے نگاہیں نہ ہٹاؤں گا۔ اگر ایسا نہ کرسکا تو آپ مجھ پر غبن کا مقدمہ دائر کرسکتے ہیں۔

ہیملٹ :۔ تمام اراکینِ سلطنت ڈرامہ دیکھنے کے لئے آرہے ہیں۔ میں اس وقت پاگل بن جاؤں گا۔ تم اپنے لئے ایسی جگہ تلاش کرو جہاں سے بادشاہ کو اچھی طرح دیکھا جاسکے۔

[بادشاہ، ملکہ، پولونیس، اوفیلیا، روزین کرینٹس، گلڈنسٹرن اور دوسرے لوگ آتے ہیں]

بادشاہ :۔ میرے عزیز ہیملٹ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔؟

ہیملٹ :۔ بہت بہتر ہوں، کھانا کھاتا ہوں۔ وعدوں سے بھری ہوا پیتا ہوں۔ آپ چڑیوں کو ہوا پلاکر زندہ نہیں رکھ سکتے۔

بادشاہ :۔ میں اس جواب سے کچھ نہیں سمجھا ہیملٹ۔ یہ الفاظ میرے نہیں ہیں۔

ہیملٹ :۔ نہیں۔ یہ اب میرے بھی نہیں ہیں (پولونیس سے) جناب آپ کہتے تھے کہ آپ نے یونیورسٹی میں ایک دفعہ ڈرامہ کھیلا تھا۔

پولونیس :۔ ہاں حضور۔ اور مجھے سب نے بہترین اداکار تسلیم کیا تھا۔

ہیملٹ :۔ آپ نے کون سا کردار ادا کیا تھا؟

پولونیس :۔ میں جولیس سیزر بنا تھا۔ مجھے اپنے پایۂ تخت پر بروٹس نے قتل کیا تھا۔

ہیملٹ :۔ اوہ۔ یہ تو اس نے بہت برا کیا کہ ایک بچھڑے کو پایۂ تخت پر مار ڈالا۔ کیا ڈرامہ کے لئے سب اداکار تیار ہیں۔؟

روزین :۔ جی ہاں شہزادے وہ آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔

ملکہ :۔ آؤ پیارے ہیملٹ تم میرے پاس بیٹھو۔

ہیملٹ :۔ نہیں والدہ محترمہ! یہاں اس سے بھی چمکدار چیز موجود ہے۔

پولونیس :- عالی جاہ! کیا آپ ادھر دیکھ رہے ہیں۔

اوفیلیا :- آپ خوش ہیں شہزادے۔

ہیملٹ :- کون ؟ میں ؟

اوفیلیا :- جی حضور آپ۔

ہیملٹ :- اے خدا تو ہی مجھے خوش رکھ سکتا ہے۔ انسان خوش ہو کر کیا کرے گا۔ دیکھو دیکھو میری ماں کتنی خوش ہے۔ جبکہ میرے باپ کو مرے صرف دو گھنٹہ ہوا ہے

اوفیلیا :- نہیں جناب، اس واقعہ کو چار مہینے ہو چکے ہیں۔

ہیملٹ :- اتنے دن ؟ نہیں ـــ تب میں بھی یہ ماتمی لباس اتار کر خوبصورت کپڑے پہنوں گا۔ یا خدا جس کی موت کو دو ماہ ہو چکے وہ بھلایا کیوں نہیں جاتا۔ اب بھی ایک امید ہے کہ بڑے آدمی کی یاد اس کی موت کے بعد لوگوں کے دل میں چھ مہینے تک تازہ رہتی ہے۔ لیکن دوشیزہ! تمہاری قسم میں اس کے لئے گرجا گھر بنواؤں گا۔ ورنہ لوگ اس کی موت کو اپنے کھیل کے گھوڑے کی موت کی طرح بھول جائیں گے۔ کھیل کے گھوڑوں کی قبر پر کندہ رہتا ہے۔ "کھیل کا گھوڑا بھلایا جا چکا ہے۔"

[باجا بجتا ہے اور خاموش ڈرامہ شروع ہو جاتا ہے۔]

ایک بادشاہ اور ملکہ محبّت کرتے ہوئے آتے ہیں۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے ہیں۔ ملکہ گھٹنوں کے بل جھکتی ہے اور اپنی محبّت کا یقین دلاتی ہے۔ بادشاہ اُسے

اُوپر اٹھاتا ہے اور اس کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیتا ہے۔ پھولوں کی کیاری کے پاس خود لیٹ جاتا ہے۔ ملکہ اسے سوتا ہوا چھوڑ کر خود چلی جاتی ہے۔ اتنے میں ایک شخص آتا ہے۔ بادشاہ کا تاج اتار لیتا ہے۔ اُسے چومتا ہے اور بادشاہ کے کان میں زہر ڈال کر بھاگ جاتا ہے۔ ملکہ پھر واپس آتی ہے اور بادشاہ کو مردہ پاکر رونے لگتی ہے زہر دینے والا دو تین آدمیوں کو لیکر آتا ہے اور اس کے ساتھ رونے لگتا ہے۔ لاش لے جائی جاتی ہے۔ قاتل ملکہ کو محبّت کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ وہ اسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ لیکن آخر میں اس کی محبّت قبول کر لیتی ہے۔

اوفیلیا :- اس کا کیا مطلب ہے حضور

ہیملٹ :- اس کا مطلب شیطنت اور کمینہ پن ہے۔

اوفیلیا :- کیا یہی خاموش ڈرامہ لوگوں کو دکھایا جائے گا۔

[پرولوگ داخل ہوتا ہے]

ہیملٹ :- ہم کو اس شخص کے ذریعہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ اداکار کچھ چھپاتے ہیں۔ وہ سب کچھ بتا دے گا۔

پرولوگ :- ہم اپنے اور اپنے المیہ ڈرامہ کے لئے آپ سے التجا کرتے ہیں کہ خاموشی سے سنئے۔

ہیملٹ :- کیا یہی پوری بات ہے۔ یہ تو انگوٹھی پر کندہ کرنے کے برابر ہے۔

اوفیلیا :- یہ مختصر ہے شہزادے۔

ہیملٹ :۔ جیسے عورت کی محبت۔

[دو اداکار بادشاہ اور بیگم کے لباس میں آتے ہیں]

بادشاہ اداکار:۔ تیس سال سے آفتاب کے گرد زمین چکّر کاٹ رہی ہے۔
اس وقت سے جبکہ ہم ایک دوسرے کے ہوئے ہیں۔
چاند آفتاب سے روشنی لیکر زمین پر چاندنی بکھیر رہا ہے۔
اور ہم تیس سال سے ایک جان دو قالب ہیں۔

ملکہ اداکارہ:۔ چاند سورج اور زمین کا چکّر یوں ہی رہے گا۔ اور ہماری محبّت کبھی ختم نہ ہوگی۔ لیکن میں آپ کو کچھ دنوں سے غمگین دیکھ کر پریشان ہوں۔ شاید آپ کو میرے اوپر اعتماد نہیں حالانکہ یہی بات آپ کو بھی پریشان کر رہی ہے۔ حقیقتاً وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ عورت کے دل میں محبت اور خوف ساتھ ہی ساتھ رہتے ہیں۔ کبھی کوئی ایک دوسرے سے بڑھ بھی جاتا ہے۔ جذبات صرف ایک طرح کی نمائش ہے۔ یہی جذبات انسان کا امن وسکون تباہ کر دیتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں۔ اسی سے آپ میرے خوف کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔ محبّت کی شدت میں ذرا سا شک خوف کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جہاں محبت حقیقی ہوتی ہے ہر طرح کے شکوک زندگی میں خوف پیدا کرتے ہیں۔

بادشاہ اداکار:۔ یہی محبّت میرے سینے میں بھی جاگزیں ہو گئی ہے۔
اب میں بہت کمزور ہو کر موت کی منزل تک پہونچ چکا ہوں۔

تم سلطنت کی ملکہ بن کر شاید دوسرا شوہر باقی زندگی گزارنے کے لئے حاصل کر لوگی۔

ہیملٹ :- (خود سے) یہ گرم جوشی

ملکہ اداکارہ :- میں دوسری شادی کر سکتی ہوں ؟ میں اب کسی سے محبت نہیں کر سکتی۔ اگر میں نے اپنے کو دوسرے شوہر کے حوالے کیا تو اتنا ہی بڑا گناہ کروں گی جتنا کہ میں اپنے شوہر کا خون کر سکتی ہوں۔

بادشاہ اداکار :- میں تمہارے الفاظ کا یقین کرتا ہوں۔ انسان اپنے فیصلہ پر جب ہی قائم رہ سکتا ہے جب کہ اسے اپنی پرانی باتیں یاد ہوں (کچے پھل درخت کی شاخ کو مضبوطی سے پکڑے رہتے ہیں لیکن پکنے پر ٹوٹ کر زمین پر گر جاتے ہیں) اسی طرح ہمارے فیصلے پائیدار نظر آتے ہیں۔ لیکن عمل کے وقت ان کی پائیداری ختم ہو جاتی ہے۔ زندگی کے وعدے ہمارے اوپر قرض رہتے ہیں۔ مگر ہم ان قرضوں کو اُتارنا بھول جاتے ہیں۔ جذبات کی رو میں بہہ کر کرنے والا فیصلہ عمل کے وقت جوش کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ اس وقت ہم سچائی کو بھول جاتے ہیں۔ زندگی میں خوشی اور غم کا چکّر گردش کرتا رہتا ہے انہیں کھو کر انسان برباد ہو جاتا ہے۔ آرام کے وقت مصیبت کا کھٹکا لگا رہتا ہے اور یوں ہی زندگی گذرتی رہتی ہے۔ مصائب خوشی میں۔ اور خوشی تکلیف میں بدلتی رہتی ہے۔ دنیا کی ہر چیز

اسی طرح بدلتی رہتی ہے۔ اور حالات کی تبدیلی کے ساتھ محبّت کا بدل جانا غیر فطری نہیں ہے۔ انسان کے حالات کو دیکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تقدیر محبت کو بدلتی ہے یا محبّت تقدیر کو؟ تم نے دیکھا ہوگا کہ جب انسان کے بُرے دن آتے ہیں تو اس کے دوست اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور کوئی غریب جب رئیس ہو جاتا ہے تو اس کے تمام دشمن بھی اس کی دوستی کا دم بھرنے لگتے ہیں۔ دنیا کی رسم دیکھتے ہوئے تو ایسا ہی لگتا ہے کہ محبت اور تقدیر غرض پر مبنی ہے۔ جب انسان کو دولت کا لالچ نہیں ہوتا اُسے دوست کی بھی ضرورت نہیں۔ ضرورت کے وقت کچھ لینا دوست کو دشمن بنا دیتا ہے۔ خواہش اور تقدیر ہمیشہ ایک دوسرے کے خلاف رہتے ہیں۔ سچائی پر قائم رہ کر ہر کوشش برباد ہوتی ہے۔ امید کے ختم ہونے پر تقدیر سے بس نہیں چلتا۔ شاید تم جو ابھی دوسرا شادی کے نام سے خفا ہو رہی ہو۔ پہلے شوہر کی موت کے بعد یہ سب کچھ بھول جاؤ۔

ملکہ اداکارہ:۔ ایسا ہونے پر خدا کرے زمین میری تقدیر کا ایک دانہ بھی نہ دے۔ اور آفتاب کی روشنی بھی مجھ سے چھین لی جائے۔ دن اور رات میرے لئے بے چینی سے کٹے۔ اور زندگی میرے لئے ایک تاریک قید خانہ بن جائے میں جس کامیابی کی امید میں آگے بڑھوں وہی میرے اوپر

مصیبت بنکر ٹوٹ پڑے اور اس گناہ کی پاداش میں
زندگی اور موت دونوں ہی مجھے آگ میں جھلستی رہیں اگر
میں بیوہ ہونے کے بعد شادی کا قصد کروں۔

ہیملٹ :- اور اگر یہ عورت اپنے وعدوں کو توڑ دے۔؟

بادشاہ اداکار:- یہ تم نے بہت ہی بڑا عہد کیا ہے میری محبوبہ۔ اب تم مجھے تھوڑی دیر کے لئے یہاں چھوڑ دو۔ اب میں اس اجاڑ دن کو تھوڑی دیر سو کر گزارنا چاہتا ہوں۔

ملکہ اداکارہ :- آپ سو جائیے۔ آپ ایسی باتیں نہ سوچا کیجئے۔

ہیملٹ :- آپ کو یہ ڈرامہ کیسا معلوم ہو رہا ہے ملکہ عالیہ؟

ملکہ :- میں سوچتی ہوں یہ عورت بہت بڑھ چڑھ کر باتیں کر رہی ہے۔

ہیملٹ :- لیکن وہ اپنے الفاظ پر قائم رہے گی۔

بادشاہ :- تم نے اس ڈرامہ کو سُنا۔ اس میں کوئی جرم تو نہیں ہے؟

ہیملٹ :- نہیں۔ نہیں۔ سب کچھ ٹھیک ہے۔ زہر دینا بھی ٹھیک ہے۔ دنیا میں کوئی چیز جُرم نہیں ہے۔

بادشاہ :- اس ڈرامہ کا نام کیا ہے۔؟

ہیملٹ :- "چوہے دان" آپ کو پسند آیا؟ یہ ایک قتل کا واقعہ ہے جو کہ ویانا میں ہوا تھا۔ اس میں جاگیردار کا نام گونزیگو ہے اور بپٹسٹا اس کی بیوی ہے۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ ایک گناہ کی داستان ہے۔ لیکن اس سے کیا ہوتا ہے۔ عالی جاہ۔ ہمارا ضمیر پاکیزہ ہے تو اس پر

کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہم کو یہ سب واقعات دیکھنے چاہئیں۔

[ایک اداکار لیوسی اینیس کے لباس میں آتا ہے]

ہیملٹ :۔ یہ بادشاہ کا بھتیجا لیوسی اینس ہے۔

اوفیلیا :۔ آپ کو یہ سب بالکل یاد ہے شہزادے۔

ہیملٹ :۔ میں تمہارے اور تمہاری محبت کے درمیان ایک ترجمان کا کام کر سکتا تھا اور یہ بھی دیکھ سکتا تھا کہ کٹھ پتلیاں کس طرح ناچتی ہیں۔

اوفیلیا :۔ آپ الٹی سیدھی باتیں کر رہے ہیں۔

ہیملٹ :۔ تم نے اپنے شوہروں کے متعلق غلطی۔ شروع کردو خونی قاتل اور اسی طرح کے بھیانک چہرے بناؤ۔ آؤ تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو اس کو اپنے انتقام کی آگ سے جلا دو۔

اداکار :۔ میرے ہاتھوں کی طاقت کو میرے سیاہ ارادوں کی کامیابی میں پوری قدرت حاصل ہے۔ حالات میرے موافق ہیں۔ کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ زہر جو کہ میں نے جنگل کی جھاڑیوں سے اکٹھا کیا ہے اور جادوگرنیوں کے جادو سے اور بھی زہریلا بنا لیا ہے۔ فوراً ہی انسان کی زندگی پر اس کا اثر پہونچ جائیگا۔

[سونے والے کے کان میں زہر ڈال دیتا ہے]

ہیملٹ :۔ اے۔ اس نے زہر دے دیا۔ حکومت کے لالچ میں اندھا ہو گیا ہے۔ اس کا نام گونزیگو ہے۔ یہ اٹلی کا مشہور

ڈرامہ ہے۔ اب تم دیکھو گے کہ کس طرح گونزیگو کی بیوی سے اظہارِ محبّت کرتا ہے۔ اور اسے حاصل کر لیتا ہے۔

اوفیلیا :۔ بادشاہ اٹھ رہے ہیں۔

ہیملٹ :۔ اس اداکار کو دیکھ کر سہم گیا ہے۔

ملکہ :۔ کیا بات ہے میرے سرتاج؟

پولونیس :۔ بند کرو یہ سب کھیل۔

بادشاہ :۔ مجھ کو روشنی دکھاؤ۔ سب ختم کرو۔

سب ہی :۔ روشنی — روشنی — روشنی

(ہیملٹ اور ہوریشیو کے علاوہ سب چلے جاتے ہیں)

ہیملٹ :۔ جانے دو۔ اس کو زخمی ہرن کی طرح رونے دو اور میں ایک ہرن کے بچے کی طرح خوش رہوں گا۔ دنیا میں کوئی سوتا ہے تو کوئی جاگتا ہے۔ کیا تم ٹوپی میں لگے ہوئے پروں اور میرے جوتے پر بندھے ہوئے گلاب کے پھولوں کو دیکھ کر یہ نہیں سمجھتے کہ اگر قسمت نے میرا ساتھ چھوڑ دیا تو میں بھی اداکار بن جاؤں گا۔

ہوریشیو :۔ پچاس فیصدی

ہیملٹ :۔ لیکن میں سب کے لئے کہہ رہا ہوں کہ وہ بادشاہ جو محبت کا دیوتا تھا۔ اس سے حکومت چھین کر یہ کمینہ تخت و تاج کا مالک بن بیٹھا ہے۔

ہوریشیو :۔ اس کو آپ اور بھی کہہ سکتے ہیں۔

ہیملٹ :۔ ہوریشیو۔ میں ایک ہزار پونڈ کی شرط لگا کر کہتا ہوں

کہ روح کی کہی ہوئی بات سچ تھی۔ کیا ڈرامہ کے آخر میں
تم نے دیکھا تھا۔؟

ہوریشیو :- بہت اچھی طرح سرکار۔

ہیملٹ :- اور زہر دیتے وقت۔؟

ہوریشیو :- میں نے جب بھی خوب اچھی طرح دیکھا تھا۔

ہیملٹ :- آہ ہا۔ آؤ۔ گانا شروع کرو۔ گانے والوں کو بلاؤ۔ اگر
بادشاہ کو ڈرامہ پسند نہیں تو اُسے یہ بھی پسند نہیں
ہوگا۔ آؤ اب گانا شروع کیا جائے۔

[روزین کرنیٹس اور گلڈنسٹرن آتے ہیں]

گلڈنسٹرن :- میرے عزیز شہزادے۔ مجھے آپ سے اکیلے میں کچھ کہنا ہے۔

ہیملٹ :- پوری داستان کہہ ڈالو۔

گلڈرن :- بادشاہ حضور۔

ہیملٹ :- ہاں۔

گلڈرن :- وہ بری طرح بے چین ہو کر تنہا پڑے ہوئے ہیں۔

ہیملٹ :- کیوں جناب بہت پی گئے ہیں کیا؟

گلڈرن :- جی حضور۔ وہ ناراض معلوم ہوتے ہیں۔

ہیملٹ :- آپ اپنی عقل کا زیادہ ثبوت اس طرح دے سکتے ہیں
کہ ان کو کسی ڈاکٹر سے رجوع کرائیے۔ اور اگر میں نے
ان کا علاج شروع کیا تو اور بھی ناراض ہو جائیں گے۔

گلڈرن :- حضور! میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اس طرح کے بے ہنگم
جواب نہ دیجئے۔

ہیملٹ :۔ میں بے عقل ہونے سے بہت دور ہوں۔ کہو کیا کہنا چاہتے ہو۔؟

گلڈن :۔ ملکہ عالیہ۔ آپ کی والدہ نے بہت پریشان ہو کر مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔

ہیملٹ :۔ میں تمہارا استقبال کرتا ہوں۔

گلڈن :۔ آپ یہ انصاف نہیں کر رہے ہیں شہزادے۔ میں آپ سے پورا جواب چاہتا ہوں اور آپ کی والدہ جو حکم دینگی اسے پورا کروں گا۔ اگر ایسا نہیں ہوا تو معاف کیجئے گا۔ مجھے سیدھے مطلب پر آنا پڑیگا۔

ہیملٹ :۔ جناب میں نہیں کر سکتا ہوں۔

گلڈن :۔ کیا حضور؟

ہیملٹ :۔ تم کو کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ میں بیمار ہوں۔ لیکن جناب آپ جو حکم دیجئے گا میں کہوں گا۔ اور بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کہہ رہے ہیں کہ میری ماں نے آپ سے یہ کہا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ میری ماں .... تم کہتے ہو۔

روزین :۔ وہ کہتی ہیں کہ آپ کے برتاؤ نے انہیں پریشان کر رکھا ہے۔ اور وہ قدرت کے اس کھیل پر حیران ھیں۔

ہیملٹ :۔ ارے عجیب بیٹے۔ تم نے اپنی ماں کو اپنی حرکتوں سے پاگل بنا رکھا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی اور کوئی

کوئی بات میری ماں کے دماغ میں چکر لگا رہی ہو تو وہ بھی بتاؤ۔

روزین :- قبل اس کے کہ آپ آرام کرنے جائیں وہ آپ سے تخلیہ میں کچھ بات کرنا چاہتی ہیں۔

ہیملٹ :- ہم اس کی تعمیل کرینگے۔ اگر وہ اس بار بھی اپنی جگہ بدل کر میری ماں ہے تب بھی میں اس کا اتنا ہی حکم مانوں گا۔ کیا آپ کو ہمارے کسی باپ سے بھی کوئی کام ہے۔؟

روزین :- شہزادے۔ تم مجھے کبھی بہت عزیز رکھتے تھے۔

ہیملٹ :- میں اب بھی تمہیں اسی درجہ عزیز رکھتا ہوں۔ میں ان سب ہتھیاروں کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔

روزین :- عزیز شہزادے۔ پھر آپ کی برہمی کا کیا سبب ہے۔؟ آپ اپنے دوستوں سے اپنا رنج چھپا کر اپنی آزادی محدود کر رہے ہیں۔

ہیملٹ :- جناب! میں اپنی امیدوں سے پھر گیا ہوں۔

روزین :- پر کیوں؟ جبکہ بادشاہ نے خود آپ کو ڈین مارک کا ولی عہد بنانے کا اعلان کیا ہے۔

ہیملٹ :- جی ہاں۔ جب تک گھاس اُگتی ہے۔ گھوڑا ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ پرانا محاورہ ہے۔۔

[اداکار باجے والوں کے ساتھ آتے ہیں۔]

ہیملٹ :- اے باجا بجانے والو۔ مجھے بھی بجانے دو۔ کیوں دوست تم اپنے بھلے کے لئے کیوں مجھے، بادشاہ کے چنگل میں

پھنسا رہے ہو۔؟

گلڈن :۔ حضور میرا فرض مجھے مجبور کر رہا ہے ورنہ میں آپ سے بہت محبّت کرتا ہوں۔

ہیملٹ :۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کیا تم بانسری بجاؤ گے۔

گلڈن :۔ میں بجانا نہیں جانتا شہزادے۔

ہیملٹ :۔ میں تم سے التجا کرتا ہوں۔

گلڈن :۔ آپ یقین کیجئے مجھے نہیں آتا۔

ہیملٹ :۔ میں پھر تم سے درخواست کرتا ہوں۔

گلڈن :۔ میں نے اسے کبھی چھوا بھی نہیں حضور۔

ہیملٹ :۔ یہ جھوٹ بولنے کے برابر آسان ہے۔ اس کے سوراخوں پر انگلیاں رکھو اور منہ سے پھونکو۔ تم دیکھو گے کہ کتنی سریلی موسیقی نکلتی ہے۔ دیکھو یہ سوراخ ہیں۔

گلڈن :۔ لیکن میں اسے بالکل بجانا نہیں جانتا۔ اور نہ کوئی سُر ہی نکال سکتا ہوں۔

ہیملٹ :۔ کیوں؟ اب تم دیکھ رہے ہو کہ تم نے مجھے کس قابل بنا دیا ہے۔ تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔ تم سوراخ جاننے کی کوشش کر رہے ہو اور اس میں سے میرے دل کی تڑپ جاننا چاہتے ہو۔ اس میں سے ایک رنجیدہ الاپ نکالنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اس میں بہت سی موسیقی ہے بڑی حسین آواز اس چھوٹے سے باجے میں ہے۔ لیکن تم اسے بجا نہیں سکتے ہو۔ اور تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھکو اس بانسری

کی نسبت بجانا زیادہ آسان ہے؟ مجھکو بتاؤ کہ تم کونسا باجا ہو؟ تم مجھکو بجا نہیں سکتے چاہے تم کتنے ہی چالاک کیوں نہ ہو۔؟

[پولونیس آتا ہے]

گلڈن :۔ خدا تم کو عقل دے۔

پولونیس :۔ شہزادے۔ ملکہ عالیہ آپ سے ابھی کچھ بات کرنا چاہتی ہیں۔

ہیملٹ :۔ وہ دیکھئے۔ اس بادل کی شکل کیسی اونٹ جیسی بن گئی ہے۔

پولونیس :۔ سچ مچ یہ تو بالکل اونٹ جیسا لگ رہا ہے۔

ہیملٹ :۔ لیکن مجھے تو اب یہ نیولا لگ رہا ہے۔

پولونیس :۔ ہاں پیٹھ نیولے جیسی ہی لگ رہی ہے۔

ہیملٹ :۔ یا وھیل مچھلی کی طرح۔

پولونیس :۔ ہاں بہت کچھ وھیل ہی جیسا۔

ہیملٹ :۔ اچھا میں اپنی ماں کے پاس دھیرے دھیرے آرہا ہوں۔ (اپنے آپ سے) مجھے بیوقوف بنایا جارہا ہے۔ میں بھی آہستہ آہستہ پہونچوں گا۔

پولونیس :۔ میں یوں ہی کہدوں گا۔

ہیملٹ :۔ آہستہ آہستہ کہہ دینا آسان ہے۔

[پولونیس چلا جاتا ہے]

اچھا دوستو خدا حافظ۔

[ہیملٹ کو چھوڑکر سب چلے جاتے ہیں]

یہ رات کی نہایت ڈراؤنی ساعت ہے۔ گرجا گھر کی، زمین خاموش جہنّم کے مانند سانسیں لے رہی ہے۔ جہنم اپنی گرم سانس دنیا کی طرف پھینک رہا ہے۔ میرا دل چاہ رہا ہے کہ کسی کو قتل کر کے اس کا خون پی جاؤں۔ ایسا جال بچھا دوں کہ جس کو دیکھ کر روح لرز اٹھے۔ یہ روزِ روشن شق ہو جائے۔ صبر کرو۔ مجھ کو اپنی ماں کے پاس جانا ہے، میرے دل اپنی فطرت کو نہ کھو دینا اور نیرو کی طرح پریشان نہ ہونے لگنا۔ میری عقل پر ایسا پردہ نہ پڑے کہ میں اپنے فرض کو بھول جاؤں اور سنگدل بن جاؤں۔ میں الفاظ کی تلوار مارنا چاہتا ہوں۔ لیکن اسے چھونا نہیں چاہتا۔ میرے الفاظ ایسے ہوں کہ میں اپنے پر قابو رکھوں مگر میرا ہاتھ اس پر نہ اٹھے۔ میری روح کو اتنا بڑا حوصلہ عطا ہو۔

[چلا جاتا ہے]

تیسرا ایکٹ

تیسرا سین

شاہی محل کا ایک کمرہ

[بادشاہ، روزین، کرینٹس اور گلڈنسٹرن آتے ہیں]

بادشاہ :- میں اس کو (ہیملٹ کو) بالکل پسند نہیں کرتا۔ اس میں مجھے خدشہ نظر آتا ہے کہ اس کا پاگل پن بڑھ رہا ہے تم لوگ

تیار ہو جاؤ۔ اور ہم اس کو تمہارے ساتھ انگلستان بھیج دیں۔ ہم وہاں حکومت کے نام خط لکھ دیں گے۔ اسے ہم اپنے قریب رکھ کر اپنی زندگی سے نہیں کھیل سکتے۔

گلڈن :۔ ہم ضرور جائیں گے۔ آپ کا خیال بہت بلند ہے۔ عالیجاہ کی زندگی سے لاکھوں زندگیاں وابستہ ہیں۔

روزین :۔ اکیلا آدمی بھی اپنی زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔ اور آپ تو بادشاہ ہیں۔ آپ کی زندگی میں رعایا کی زندگی اور رعایا کی امیدیں ہیں۔ بادشاہ کی موت ایک بہت بڑے طوفان کی مانند ہے جو کہ سمندر میں بھنور پیدا کرتا ہے۔ اس پاس کے کنارے ٹوٹ جاتے ہیں۔ بادشاہ کی حیثیت ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر لگے ہوئے چکر سے بھی زیادہ اہم ہے کہ اس کے ساتھ وابستہ زندگیاں تباہ ہو سکتی ہیں۔ یہ بالکل حقیقت ہے عالیجاہ کہ بادشاہ کا رنج اور اس کی خوشی تمام رعایا کا رنج و خوشی ہے۔

بادشاہ :۔ تم تیاری کرو۔ اب ہم اس کو زیادہ پیر پھیلانے کا موقع نہیں دینگے اور اس خوف کا خاتمہ کر دینگے۔

روزین
گلڈن } ہم بہت جلدی تیاری کریں گے۔

[روزین اور گلڈن جاتے ہیں]

(پولونیس آتا ہے)

پولونیس :۔ عالیجاہ! وہ اپنی ماں کے پاس جا رہا ہے میں چاہتا

ہوں کہ پسِ پردہ ہو کر میں ان کی گفتگو سنوں۔ میں آپ کو
یقین دلاتا ہوں کہ ملکہ عالیہ ضرور اس کے پاگل پن کا راز معلوم
کرلیں گی۔ وہ اس کو اس حرکت سے باز آنے کی تنبیہہ کرینگی۔
آپ کا خیال درست ہے کہ کسی اور کو ان کی گفتگو سن لینی
چاہیئے۔ خدا نے ماں بیٹے کا ایسا ہی رشتہ بنایا ہے کہ بیٹا
ماں سے کوئی بات چھپا نہیں سکتا اور نہ کوئی فریب دے
سکتا ہے۔ میں جا رہا ہوں عالی جاہ! وہاں سے رخصت ہونے
سے پہلے کل باتیں آپ کے گوش گزار کر دوں گا۔

بادشاہ :۔ شکریہ! میری حکومت کے پیارے رکن۔

[پولونیس چلا جاتا ہے]

آہ! میں کتنے بڑے گناہ کا مرتکب ہوں۔ میری زہریلی سانس
فضا کو مسموم کر رہی ہے۔ میرے اوپر میرے اپنے بڑے بھائی
کا خون ہے۔ میں اپنے گناہ کے لئے تجھ سے رحم کی بھیک
مانگوں گا۔ لیکن میری روح کو گناہ کے سیاہ ہاتھوں نے
ہلاک کر دیا ہے۔ مجھکو سکون نہیں ملتا۔ میری حالت اس
گنہگار کی سی ہے جو خدا کے عذاب سے انتہائی خوف کھاتا
ہے۔ کوئی بھی کام ثابت قدمی سے نہیں کر سکتا۔ نہ میں پوری
طرح گناہ ہی کر سکتا ہوں۔ اور نہ اس پر شرمندہ ہی ہوں۔
ہائے میرے ہاتھ۔ میرے بھائی کے خون سے رنگے ہیں۔
اے میرے اللہ! کیا تیری رحمت اسے بہشت کے
پانی سے نہیں دھو سکتی؟ آخر تیرا رحم کس لئے ہے؟

ہم اپنا گناہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کاش ایسا ہوتا کہ اپنی روحانی قوت کے ذریعہ اس پر فتح پا سکتے۔ خدا سے مانگنے والی دعاؤں کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم آئندہ اس گناہ کی طرف پیش قدمی نہ کریں اور اگر پھر بھی غلطی ہو تو بخش دیئے جائیں۔ خدا کی رحمت میں بڑی قوت ہوتی ہے۔ وہی میری زندگی کی امید ہے، میری زندگی کا سہارا ہے۔ مجھے امید ہے کہ تو مجھے بخش کر عذاب سے بچا لے گا۔

لیکن اف وہ دُعا کونسی ہے۔ یہی کہ تو مجھے اس خون کے لئے بخش دے۔ لیکن میں نہیں بخشا جاؤں گا جنکی وجہ سے میں نے یہ جرم کیا۔ وہ ابھی تک مجھ سے متعلق ہیں۔ میرے سر پہ تاجِ شاہی ہے۔ میری ملکہ اور میری روح ہے۔ ہائے کیا یہ کسی صورت ممکن ہے کہ انسان گناہوں سے بچ نکلے اور وہی چین مل جائے۔ نہیں۔ دنیا میں انسان دولت کے بل پر انصاف کو خرید سکتا ہے۔ لیکن اے میرے خدا ایسا ممکن نہیں۔ وہاں کوئی انصاف کی سختی سے پناہ نہیں پا سکتا۔ ہم وہاں کسی بھی صورت اپنے گناہوں کے نتائج سے نہیں بچ سکتے۔ وہاں زندگی کا چھوٹے سے چھوٹا عمل سامنے آکر اپنے کو قبول کرا لیتا ہے۔ اب مجھے سکون نہیں مل سکتا۔ رحم کی بھیک نہ ملی تو کیا چارہ ہے۔؟

آہ! میری روح جتنا اونچی ہونا چاہتی ہے اتنا ہی پستی میں گرتی جا رہی ہے۔ میرے خدا میری مدد کر۔ اے میرے بے راہ رو قدم۔ جھک کر رحم کی بھیک مانگ لے۔ پتھر جیسے دل معصوم بچّے کی طرح دعا مانگ۔ اے فرشتو! میری مدد کرو کہ مجھے سکون ملے۔

[دُعا کے لئے جُھکتا ہے۔ ہیملٹ داخل ہوتا ہے]

ہیملٹ :۔ اب میں اس کو بہت آسانی سے ختم کر سکتا ہوں۔ اب یہ دعا مانگ رہا ہے۔ لیکن اگر میں اسے اس وقت مار ڈالوں تو یہ جنّت میں جائیگا اور میں اپنا بدلہ نہ لے سکوں گا۔ لیکن کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ اس گنہگار نے میرے باپ کا خون کیا اور میں اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا ہو کر اس خون کے بدلے اسے بہشت میں جانے دوں؟ نہیں۔ یہ جلّاد کی سی حرکت ہو گی بدلہ نہیں ہو گا۔ اس نے میرے باپ کی جان اس وقت لی تھی جب وہ سو رہے تھے۔ اور اپنے گناہوں کی معافی بھی نہ مانگ سکے۔ اور کون جانے اس کے عوض وہ کیسے عذاب میں گرفتار ہوں۔ تو ایسے میں اس کم بخت کو کیوں مارا جائے جبکہ یہ اپنے گناہوں کی معافی مانگ رہا ہے۔ اس وقت یہ شرمندہ ہو کر دوسری دنیا کے لئے بالکل تیار ہے۔ میری تلوار اوپر اٹھ اور اس کا خون ایسے وقت میں کر جب کہ شراب پیئے ہوئے غصّہ سے سوتا ہو۔ یا اپنے بستر پر دادِ عیش و عشرت دے رہا ہو۔ گالی بک رہا ہو۔ یا

جوا کھیل رہا ہو تاکہ مرنے کے بعد اس کو کبھی نجات نصیب نہ ہو۔ اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتا رہے۔ جو اس کا صحیح ٹھکانہ ہے۔ میری ماں انتظار کر رہی ہو گی میں تجھ کو ابھی اور کچھ دنوں تک یہ مرض جھیلنے کے لئے چھوڑ رہا ہوں۔

بادشاہ :۔ (اٹھتا ہے) میرے الفاظ اوپر جاتے ہیں۔ مگر خیالات پست ہوتے جا رہے ہیں۔ الفاظ بغیر خیالات کے بہشت کی طرف نہیں جا سکتے۔ اور خدا تک ان کی رسائی ناممکن ہے۔

تیسرا ایکٹ

چوتھا سین

ملکہ کا کمرہ

[ملکہ اور پولونیس داخل ہوتے ہیں]

پولونیس :۔ ملکۂ عالیہ! وہ (ہیملٹ) سیدھا اِدھر ہی آرہا ہے۔ آپ اس سے پوچھیئے کہ یہ کیا ہے۔ اس کو کہیئے کہ اسکی ناگفتہ حرکتیں بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ آپ نے ان کو بادشاہ کے عتاب سے بچایا ہے۔ میں خاموشی سے یہاں چھپا رہوں گا۔ میں التجا کرتا ہوں کہ آپ اس سے اچھی طرح باز پرس کیجئے گا۔

ہیملٹ :۔ (اندر آتا ہے) ماں! ماں!! ماں!!!

ملکہ :۔ اچھا تم جاؤ فکر نہ کرو۔ وہ شاید آرہا ہے۔ میں اس کی آواز سن رہی ہوں۔

[پولونیس پردے کے پیچھے جاتا ہے۔]

ہیملٹ :۔ کیوں ماں کیا بات ہے؟

ملکہ :۔ ہیملٹ! تم نے اپنی حرکتوں سے اپنے باپ کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔

ہیملٹ :۔ ماں! تم نے بھی میرے باپ کو سخت پریشان کر رکھا ہے

ملکہ :۔ اپنی زبان کو درست کر کے ٹھیک سے جواب دو۔

ہیملٹ :۔ تم بھی مجھ سے ٹھیک ٹھکانے سے باتیں کرو۔

ملکہ :۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہیملٹ؟

ہیملٹ :۔ اب کیا معاملہ ہے؟

ملکہ :۔ کیا تم مجھکو بھول گئے ہو؟

ہیملٹ :۔ نہیں۔ میں مقدس صلیب کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ تم ملکہ ہو۔ اپنے شوہر کے بھائی کی بیوی ہو۔ لیکن کاش تم ایسی نہ ہوتیں۔ تم میری ماں ہو۔

ملکہ :۔ اگر تم نہیں مانو گے تو میں تم کو اس کے حوالے کردوں گی جس کی بات تم بھلی طرح مانو گے۔

ہیملٹ :۔ اچھا بیٹھ جاؤ۔ اس وقت تک یہاں سے نہ اٹھنا جب تک اپنی صورت آئینہ میں نہ دیکھ لو۔ تم نے اپنا چہرہ دیکھا ہی کہاں ہے۔؟

ملکہ :- تم میرے ساتھ کیا کرو گے ؟ میرا خون کروگے -؟
دوڑو بچاؤ مجھے۔

پولونیس :- (پردے کے پیچھے سے) کیا ہوا ؟ مدد کرو ! بچاؤ۔

ہیملٹ :- (تلوار کھینچ کر) کون ہے ؟ ایک چوہا۔ تمہاری موت
آگئی ہے" تو دیکھیں کون تم کو بچاتا ہے۔

پولونیس :- (پیچھے سے) ہائے میں مر گیا۔ (گر کر مر جاتا ہے)

ملکہ :- ہائے یہ تو نے کیا کر دیا۔

ہیملٹ :- نہیں مجھے نہیں معلوم۔ کیا یہ بادشاہ ہے ؟

ملکہ :- اُف ! یہ کتنا سنگین خون ہے ؟

ہیملٹ :- کتنا سنگین خون ؟ بہت ہی بدترین ! لیکن میری نیک
ماں۔ یہ بادشاہ کو ہلاک کر کے اس کے بھائی سے
شادی کر لینے سے بھی بدتر ہے -؟

ملکہ :- بادشاہ کو ہلاک کر کے ؟

ہیملٹ :- جی ہاں - ملکۂ عالیہ۔ میں یہی عرض کر رہا ہوں۔

[پردہ اٹھتا ہے اور پولونیس کی لاش دکھائی پڑتی ہے]

بیچ میں دخل دینے والے بیوقوف رخصت ہو جاؤ۔
میں نے تم کو کیفر کردار تک پہونچا دیا۔ اب تجھے معلوم ہوا
کہ تو کتنے خطرناک کھیل میں مشغول تھا۔ اب معلوم ہوا کہ
دوسروں کے معاملہ میں پڑ کر عقلمندی دکھانا برا ہوتا ہے۔
اور تم چپ بیٹھی رہو۔ میں اپنی تلوار جیسے زہریلے الفاظ
تمہارے سینے میں اتارنا چاہتا ہوں۔ اگر تیرا دل اب

سچائی اور ایمان کو مانتا ہے تو سن لے کہ تیرے اندر سیاہ زہر اتنا سرائیت کر گیا ہے کہ تیری عقل پر پردہ پڑ چکا ہے۔

ملکہ :۔ میں نے کیا کیا ہے جو اتنے سخت سست الفاظ مجھے سنا رہا ہے۔

ہیملٹ :۔ ایسا ذلیل سا کام! اس قدر ذلیل کہ نسوانیت کا شرم سے سر جھک جائے اور تم اس کو خوبی سمجھتی ہو۔ تم نے معصوم محبّت کی پیشانی سے گلاب نوچ کر اس کی جگہ ایک چھالا بنا دیا ہے۔ تم نے ازدواجی عہد کو دھبّہ لگا دیا ہے۔ ایک ایسا کام جس نے تمہاری روح کو تمہارے ذلیل جسم میں قید کر رکھا ہے۔ تم انسان کے دین و ایمان کو محض لفاظی سمجھتی ہو۔ اس گناہ سے زمین و آسمان لرز اٹھتے ہیں۔ اور تم خود بھی اپنے کو بیمار محسوس کر رہی ہو۔

ملکہ :۔ میرے خدا! میں نے کونسا ایسا کام کیا جو تو میرے اوپر اتنی تیز آواز سے گرج رہا ہے اور اتنی بھیانک تمہید باندھ رہا ہے۔

ہیملٹ :۔ دیکھو۔ یہاں اس تصویر کو دیکھو۔ دونوں بھائیوں میں کون اچھا ہے۔ دیکھو اس کی کمان کی طرح خمدار ابروؤں میں کتنا وقار ہے۔ اس کا پھول جیسا چہرہ اور پارس کی طرح آنکھیں محبّت اور رحم سے بھری ہیں۔

خداؤں نے اپنی ہر صفت کا حسن اس کو عطا کیا ہے جیسے وہ مرکری پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہے اور بہشت کی نیکی اس کا بوسہ لے رہی ہے۔ خدا نے دنیا میں اُسے ایک مکمّل انسان بنا کر بھیجا تھا۔ یہ تمہارا شوہر تھا۔

اب اسے دیکھو جو تمہارا موجودہ شوہر ہے۔ ایک گھن لگے ہوئے دانے کی طرح یہ اپنے بھائی کے سامنے جھینپ رہا ہے۔ کیا تمہارے منہ پر آنکھیں ہیں؟ تم اس اونچے پہاڑ سے اتر کر پستی میں آ گئی ہو۔ واہ تم یہی آنکھیں رکھتی ہو۔ تم اس کو محبت نہیں کہہ سکتیں۔ کیا تمہاری عمر کی عورت کو بھی اپنے نفس کی آگ بجھانے کے لئے اس انتہا پر اتر آنا پڑتا ہے۔ روزِ جزاء کیا تمہارے اس فیصلے کے لئے تم سے سخت ترین باز پرس نہ ہو گی۔ تم کو خدا نے عقل دی ہے لیکن تب بھی تم اس سے کام نہ لے سکیں تم نے اپنی عقل کو پاگلوں کی طرح زائل کر دیا۔ اگر کسی میں بھی سمجھنے کی صلاحیت ہو تو وہ ان تصویروں کے فرق بتا سکتا ہے۔ مگر اس شیطان نے تمہاری آنکھوں پر پٹی باندھ کر تمہیں اپنی ہوس کے جال میں پھنسا لیا۔ تمہارا دل اگر جذبات سے خالی تھا تو آنکھوں سے دیکھ کر اچھے بُرے کو سمجھ لیتیں۔ یا کاش! تم آنکھوں کی روشنی کھو کر جذبات سے پرکھ سکتیں تو اتنی بڑی غلطی نہ کرتیں شرم کرو۔ مگر تم کو ذرا بھی اس کی پشیمانی نہیں ہے۔ دوزخ

کے دیوتا! اگر تو اس عورت کے خون میں اس عمر میں بھی گناہ و ہوس کو دیکھ سکتا ہے تو پھر نوجوانی میں اگر مرد اور عورت اخلاق سے گر کر اپنی زندگی کو گناہ کے راستے پر موڑ لیتے ہیں تو ان کا کیا قصور ہے۔ تو ان بے شرموں کو اپنی آگ میں جلا کر خاکستر کر دے۔

ملکہ :- ہیملٹ! اس سے زیادہ مت بولو۔ تم نے میری روح کو چھلنی کر دیا۔ میرے گنہگار دل کے سیاہ دھبے میری آنکھوں کے سامنے رکھ دیئے۔ اب مجھ سے زیادہ نہ بولو، یہ الفاظ خنجر کی طرح میرے کانوں میں اتر گئے ہیں بس زیادہ نہیں۔ پیارے ہیملٹ۔

ہیملٹ :- ایک قاتل اور خونی اور غلام جو کہ تمہارے شوہر کا بارہواں حصہ بھی نہیں۔ جو بادشاہوں کے لئے باعثِ ننگ ہے اور حکومت کے لئے باعثِ نفرت تم کیسے اس کے ساتھ زندگی گذار رہی ہو۔

ملکہ :- اب زیادہ نہیں۔

ہیملٹ :- یہ بادشاہ کے نام پر کلنگ ہے۔ جس نے اپنے بھائی کا تاج چرا کر اپنے سر پر رکھ لیا۔

(روح آتی ہے) بہشت کے فرشتو! مجھے اپنے بازوؤں کا سہارا دو۔

تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟

ملکہ :- افسوس یہ پاگل ہو گیا ہے۔

ہیملٹ :۔ کیا تم اپنے بیکار بیٹے کو تاکید کرنے آئی ہو۔ کہ میں نے اب تک تمہارے حکم کی تعمیل نہیں کی۔ مجھے جو کرنا تھا میں نے اس میں لاپرواہی کی۔ بولو مجھ سے کہو۔

روح :۔ ہاں میری بات مت بھولو۔ اور اس پر پورے طور سے عمل کرو۔ تمہاری ماں بے انتہا خوف زدہ ہو گئی ہے۔ دیکھو اب اس کی روح کو مزید صدمہ مت پہنچاؤ کہ تکلیف سے اس کا دل پھٹ جائے۔ اس سے ٹھیک طور سے باتیں کر ہیملٹ۔

ہیملٹ :۔ تم کو کیا ہوا ماں ؟

ملکہ :۔ تم کو کیا ہوا تھا کہ تم آسمان کی طرف دیکھ کر ہوا سے باتیں کر رہے تھے۔ تمہاری آنکھوں میں غصّے کی آگ بھڑک رہی تھی۔ جیسے کہ سوتے ہوئے سپاہی خطرہ کا بگل سن کر اٹھ جاتے ہیں۔ تمہارے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے جیسے کہ جوش میں بھر کر سپاہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میرے بچّے میرے بیٹے۔ تم اپنی بے چینی دور کرو۔ تم ادھر کیسے دیکھ رہے ہو۔؟

ہیملٹ :۔ ان کو... ان کو... تم دیکھو ان کا چہرہ کس طرح زرد پڑ گیا ہے۔ اور وہ کس بے بسی سے دیکھ رہے ہیں۔ یہ درد بھری داستان اور اداس چہرہ پتھر کو بھی رلا کر پاش پاش کر دینگے۔ مجھے اپنی آنکھوں سے مت دیکھو۔ تمہاری رحم کی بھیک مانگتی ہوئی آنکھیں میرا ارادہ

بدل دیں گی۔ اور میں تمہارے خون کا بدلہ لینے کے بجائے
رونے لگوں گا۔

ملکہ :۔ تم کس کی طرف دیکھ کر باتیں کر رہے ہو۔

ہیملٹ :۔ کیا تم کو کچھ نہیں دکھائی پڑتا۔

ملکہ :۔ بالکل نہیں۔ میں نے تمہاری آواز کے علاوہ کچھ نہیں
سنا۔

ہیملٹ :۔ کیوں۔ اِدھر دیکھو۔ دیکھو میرے باپ ہی کی طرح انہیں
کے لباس میں وہ وہاں جا رہا ہے۔ وہ دروازے پر
جا رہا ہے۔

ملکہ :۔ یہ محض تمہارے دماغ کی خرابی ہے۔ کہ ہوا میں انسانی
شکل دکھائی دیتی ہے۔ کیا اس میں کبھی کوئی چال ہے۔

ہیملٹ :۔ پاگل پن! میری نبض تمہاری ہی طرح ٹھیک چل رہی
ہے۔ میری باتیں پاگل پن کی بکواس نہیں ہیں۔ اگر تم کو
اس کا اعتبار نہیں تو میں اسے پھر دہرا سکتا ہوں ماں!
گنہگار روح کو اس دھوکے میں مت ڈالو کہ میں پاگل
ہوں۔ یہ ایک پردہ ہے جس پر تمہارے گناہوں کی
تصویر دکھائی پڑ رہی ہے۔ اپنے گناہوں کا اقرار کرو اور
اس سے توبہ کرو۔ تاکہ تم بخشی جا سکو۔ مجھکو میرے زہریلے
الفاظ کے لئے معاف کرنا۔ آج کل دنیا میں ہر نیکی کو
بدی سے معافی مانگنی پڑتی ہے۔ کیونکہ میں نے یہ چبھتی
ہوئی باتیں کر کے تمہیں گناہوں سے ہٹا کر نیکی کے راستے

پر لے جانے کا جرم کیا ہے۔

ملکہ :۔ ہیملیٹ! تم نے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

ہیملیٹ :۔ اپنے اندر کی غلاظت نکال دو اور پاکیزگی سے زندگی گزارو۔ شب بخیر۔ لیکن آج میرے چچا کے بستر پر مت جاؤ۔ اس طرح کی عادت ڈال لو اگرچہ یہ تم میں نہیں ہے۔ وہ شیطان تمہاری ساری عقل کو ہضم کئے لے رہا ہے۔ لیکن اب بھی نیک کام کر کے اپنی زندگی کو سنوارو۔ اس نے اپنی رذالت کا سایہ تمہارے اوپر ڈال رکھا ہے۔ آج سے اس سے پرہیز کرو اور پھر آئندہ تمہیں یہ آسان معلوم ہو گا۔ یا پھر اس بھوت کو قطعی نا اہل بنا دو۔ ایک بار پھر خدا حافظ۔ اور جب بھی تمہیں اپنے گناہوں کے لئے بخشش کی طلب ہو گی میں تمہارے لئے دعا کروں گا۔ اور اس امر کے لئے (پولونیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مجھے افسوس ہے۔ لیکن میں کیا کروں۔ اس کی سزا میرے ہی ہاتھوں لکھی تھی۔ میں اس کو چھپا دوں گا۔ اور سب کے سوالات کا صحیح جواب دوں گا کہ میں نے اس کا خون کیا ہے۔ اچھا خدا حافظ۔ میں رحم دل بننے کے لئے ظالم بن جاؤں گا۔ کیونکہ برائی شروع ہو کر اپنے پیچھے برائیاں چھوڑ جاتی ہے۔ ایک لفظ اور ملکہ عالیہ۔

ملکہ :۔ میں کیا کروں؟

ہیملیٹ :۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے تم سے کہا ہے۔ بادشاہ کو اسی طرح

بستر پر پڑے رہنے دو۔ مگر تم وہاں پہونچ جاؤ گی اور اپنے رخسار اس کو پیش کر دو گی۔ تم اس کو محبت کہتی ہو اور اس کو چومنے دیتی ہو۔ اس کی ناپاک انگلیاں تمہاری گردن کو چھوتی ہیں۔ کیا تمہاری یہ حرکتیں ذلیل نہیں ہیں۔ جن کو سوچ کر میں واقعی پاگل ہو جاتا ہوں لیکن تم اس سے یہ مت کہنا کہ میں بنا ہوا پاگل ہوں۔ تم جو دل چاہے کرنا مگر میرا راز مت بتانا۔ یہ میں اس سے کہہ رہا ہوں جو ملکہ ہے حسین، سنجیدہ اور عقلمند ہے پتہ نہیں تم سے یہ بات چھپائی جا سکے گی یا نہیں۔ تمہاری عقل تو ایسے ہی ہے جیسے ایک بندر چڑیوں سے بھری ہوئی ٹوکری لے کر مکان کی چھت پر چڑھ جائے اور اس کو کھول کر سب چڑیوں کو اڑا دے اور دوبارہ انہیں پکڑنے کی کوشش میں چھت سے گر کر ہلاک ہو جائے۔

ملکہ :۔ تم یقین رکھو۔ اگر یہ الفاظ میرے سانس بن جائیں گے اور ان سانسوں سے میری زندگی ہو گی، تو میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لوں گی مگر تمہاری کہی ہوئی باتیں کسی سے نہ کہوں گی۔

ہیملٹ :۔ تم کو معلوم ہے مجھے انگلستان بھیجا جا رہا ہے۔

ملکہ :۔ ہاں۔ اُف اوہ۔ میں بھول گئی تھی کہ کل کے لئے پروگرام بن چکا ہے۔

ہیملٹ :۔ حکم نامہ پر مہر لگ چکی ہے، اور میرے دو ساتھی

میرے ساتھ بھیجے جا رہے ہیں جن کو میں زہریلے سانپ جیسا سمجھتا ہوں وہ ان کے ذریعہ سازش کر کے مجھے راستہ میں ہی ختم کروا دے گا۔ خیر ہونے دو مجھے یقین ہے کہ گڑھا کھودنے والا خود اس میں گرے گا۔ حالانکہ یہ دشوار ہے میں اس کے مقابلہ میں دوسری سازش کروں گا۔ جو اس کی سازش کو جہنم میں ملا دیگی۔ وہ مجھے خطرناک سمجھ کر باہر بھیج رہا ہے۔ میں جاتا ہوں۔ اس لاش کو برابر والے کمرے میں ڈال دیتا ہوں، اب یہ درباری امیر کتنا خاموش ہے۔ اور پھر کسی دوسری احمقانہ سازش کرنے کو سوچ رہا ہے۔ آؤ میں تم کو آخری منزل کو پہنچائے دیتا ہوں۔ شب بخیر ماں۔

چوتھا

~~تیسرا~~ ایکٹ

پہلا سین

شاہی محل کا ایک کمرہ

[بادشاہ، ملکہ، روزین کرینٹس اور گلڈنسٹرن آتے ہیں]

بادشاہ :- تمہاری ان ٹھنڈی سانسوں کا کیا مطلب ہے۔؟ معلوم نہیں کونسا غم تمکو تحلیل کئے دے رہا ہے۔ ہم اس کو جاننا چاہتے ہیں۔ ہاں تمہارا بیٹا کہاں ہے؟

ملکہ :- آپ مجھے تھوڑی دیر کے لئے تنہا چھوڑ دیجئے۔

(روزین اور گلڈن جاتے ہیں)

آہ! میرے سرتاج آج کی رات میں نے کیا دیکھا ہے؟

بادشاہ :- کیا بات ہے گرٹروڈ۔ ہیملٹ کیسا ہے؟

ملکہ :- سمندر کے طوفان کی طرح اس کا جنون جاری ہے۔ ہوا کی طرح بڑھ رہا ہے۔ اور اسی جنون میں میرے کمرے کے پردے کے پیچھے کسی کی آہٹ سن کر ایک چوہا ایک چوہا کہتا ہوا تلوار نکال کر ٹوٹ پڑا اور غصے میں اس نے اس بوڑھے کا خاتمہ کر دیا جو پردہ کے پیچھے چھپا تھا۔

بادشاہ :- ارے میرے خدا! اگر ہم بھی وہاں موجود ہوتے تو وہ ہمارا بھی وہی حشر کرتا - اب تم ہی بتاؤ اس خون کا ذمہ دار کون ہے؟ ہر طرف تو یہی ہو گا کہ بادشاہ کو اس پر سخت نگرانی رکھنی تھی - لیکن ہم اس کی محبت میں صحیح غلط کو نظر انداز کر گئے - کوئی ہماری اس مناسب بات کا خیال نہ کریگا - بلکہ یہ کہے گا کہ ہم نے اسے یوں ہی نظر انداز کر رکھا ہے جیسے کوئی مہلک مرض میں گرفتار مریض اپنے مرض کو چھپاتا ہے. وہ گیا کہاں؟

ملکہ :- وہ اپنے مقتول کی لاش کو باہر پھینکنے گیا ہے - مگر جیسے خراب دھاتوں کے درمیان سونا رہتا ہے. ویسے ہی اس کے جنون کے ساتھ تھوڑی سی عقل بھی باقی ہے. وہ اپنے کیے پر پچھتاتا تھا اور رو بھی رہا تھا۔

بادشاہ :- آؤ گرٹرڈ - کل ہم صبح سورج نکلنے سے پہلے اس کو انگلستان روانہ کر دینگے - ما بدولت حتی الامکان اس خون کو چھپانے کی کوشش کرینگے - آؤ گلڈنسٹرن -

[گلڈنسٹرن اور روزین کرینٹس داخل ہوتے ہیں]

ہم کو تم دونوں دوستوں سے مزید مدد کی ضرورت ہے ہیملٹ نے جنون میں پولونیس کو مار ڈالا اور اپنی ماں کے کمرے سے کھینچ کر باہر لے گیا ہے. جاؤ اسے تلاش کرو اور نرمی سے اس سے بات کرو. اور لاش کو گرجا گھر پہنچا دو - مہربانی کر کے جلدی کرو -

چوتھا ایکٹ سین 2

[روزین اور گلڈن جاتے ہیں]

بادشاہ :- آؤ گرٹروڈ۔ ہم اپنے تمام دانشمند دوستوں کو بلا کر یہ واقعہ بیان کر دیں اور ان کو بتا دیں کہ وقت بے وقت کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟ اس سے ہم بدنامی سے بچ جائیں گے۔ یہ بدنامی توپ کی آواز کی طرح پر لگا کر اڑتے ہوئے اپنا زہر فضا میں پھیلا دیتی ہے۔ آؤ! یہاں آؤ!! میری روح اس وقت نہایت زخمی اور پریشان ہو رہی ہے۔

(چوتھا ایکٹ)

دوسرا سین

شاہی محل کا دوسرا کمرہ

[ہیملٹ داخل ہوتا ہے]

ہیملٹ :- چلو یہ ٹھکانے لگا۔

روزین، گلڈن :- (اندر سے) ہیملٹ۔ شہزادے ہیملٹ۔

ہیملٹ :- یہ کیسا شوروغل ہو رہا ہے۔ کوئی ہیملٹ کو پکار رہا ہے؟ اچھا یہ یہاں آرہے ہیں۔

[روزین کرینٹس اور گلڈنسٹرن آتے ہیں]

روزین :- تم نے لاش کو کیا کر دیا شہزادے؟

ہیملٹ :- اسی خاک میں پہونچا دیا جہاں سے وہ آیا تھا۔

روزین :- بتائیے ہم اس کی لاش کو گرجا گھر لے جانا چاہتے ہیں۔

ہیملٹ :- اس پر یقین مت کرو۔

روزین :- یقین کیسا ؟

ہیملٹ :- یہی کہ جو میں نے تم سے پوشیدہ رکھا ہے وہ میرا اپنا راز نہیں ہے۔ تم ایک بادشاہ کے بیٹے سے کچھ لے نہیں سکتے۔ تم محض پانی چوسنے والے کیڑے ہو۔

روزین :- آپ ہمیں پانی چوسنے والا کیڑا سمجھتے ہیں حضور

ہیملٹ :- تم بادشاہ کے دیئے ہوئے رتبہ اور دولت کو چوسنے کی قوت رکھتے ہو لیکن ایسے حکام بادشاہ کو اپنی وفاداری دکھلاتے ہیں بالکل ایسے ہی جیسے کہ ایک بندر منہ میں کھانا اکٹھا کر کے بعد کو چبا چبا کر کھاتا ہے، بادشاہ کو جب کوئی سراغ لگانا ہوتا ہے تو تمہیں اکٹھا کر لیتا ہے اور اس راز کو اگلوا لیتا ہے۔ اور پھر تمہیں کیڑا سمجھ کر پھینک دیتا ہے۔

روزین :- میں آپ کی بات نہیں سمجھ رہا ہوں شہزادے۔

ہیملٹ :- مجھے خوشی ہے کہ میری باتیں تم بیوقوفوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔

روزین :- شہزادے۔ آپ مہربانی کر کے ہم کو بتا دیجئے کہ لاش کہاں ہے۔ اور ہمارے ساتھ بادشاہ کے پاس چلیئے۔

ہیملٹ :- لاش بادشاہ کے پاس ہے۔ لیکن بادشاہ لاش کے

پاس نہیں ہے۔ بادشاہ ایک چیز ہے۔

گلڈن :- ایک چیز شہزادے۔

ہیملٹ :- کچھ نہیں کسی کام کی چیز نہیں۔ مجھے اس کے پاس لے چلو وہی چھپی ہوئی لومڑی ہے۔ اور اس کے پیچھے سب کچھ ہے۔

دوسرا ایکٹ

تیسرا اسین

شاہی محل کا ایک دوسرا کمرہ

[بادشاہ اراکین سلطنت کے ساتھ ہے۔]

بادشاہ :- میں نے اس کی لاش کی جستجو میں لوگ بھیجے ہیں۔ انسان پاگل پن میں کتنا خطرناک ہے۔ ہم اس کے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ عوام کے دل میں اس کا سکہ جما ہوا ہے اور عوام میں کسی فیصلہ کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ اگر ہم اسے سزا دیتے ہیں تو ہر ایک کی نظر اس کے قصور کو چھوڑ کر ہماری سزا پر نکتہ چینی کرنے لگے گی۔ ہم اس کو بہت جلد ہی باہر بھیجے دے رہے ہیں۔ تو بھی یہ کہا جائیگا کہ ہم نے کوئی سازش کی ہے۔ لیکن میں اب اس کا علاج بہت سختی سے کروں گا۔ ورنہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

[روزین کرنیٹس داخل ہوتا ہے]

بادشاہ :- کیا خبر ہے۔ اب کیا حال ہے؟

روزین :- ہم کو لاش کا کوئی پتہ نہیں لگا۔ عالی جاہ وہ ہمیں کچھ نہیں

بتلاتے ہیں۔

بادشاہ :۔ لیکن وہ کہاں ہے؟

روزین :۔ عالی جاہ وہ باہر سپاہیوں کے پاس کھڑے آپ
کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔

بادشاہ :۔ اسے ہمارے سامنے لاؤ

روزین :۔ سنو گلڈنسٹرن۔ ان کو عالی جاہ کے حضور میں پیش کرو۔

(ہیملیٹ گلڈنسٹرن کے ساتھ آتا ہے)

بادشاہ :۔ ہیملیٹ۔ پولونیس کہاں ہے؟

ہیملیٹ :۔ دعوت میں۔

بادشاہ :۔ کہاں دعوت میں؟

ہیملیٹ :۔ اس جگہ نہیں جہاں پر وہ کھائے بلکہ اُسے ہی
کھایا جائے گا۔ سیاسی کیڑے اُسے کھا چکے ہونگے۔
کیڑے ہی دنیا پر حکومت کرتے ہیں۔ اور ہم کیڑوں
کو جانور کھلا کر موٹا کرتے ہیں۔ لیکن جس وقت یہ اپنا
کام ختم کر چکے ہیں تو ایک فقیر سے بدتر ہو جاتے ہیں
یہی ان کا نتیجہ ہے کہ خود وہ کیڑوں کی خوراک
بن جاتے ہیں۔

بادشاہ :۔ افسوس۔ افسوس۔

ہیملٹ :۔ ایک آدمی کیچوے سے مچھلی پھنسا کر اپنے بادشاہ
کی خوراک کے لئے لاتا ہے۔ اور اس کیڑے کو
کھا جانے والی مچھلی کو کھا کر توانا ہو جاتا ہے۔

چوتھا ایکٹ سین ۳

بادشاہ :- اس سے تمہارا کیا مطلب ہے؟

ہیملٹ :- کچھ نہیں۔ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بادشاہ کس طرح فقیروں کی ٹولی سے ترقی کر کے تخت حاصل کرتا ہے۔

بادشاہ :- پولونیس کہاں ہے؟

ہیملٹ :- جنّت میں ہے۔ کہو تو وہاں اسے دیکھنے کو تمہیں بھی بھیج دوں۔
شاید تمہارے پاس کوئی سفیر اس کی خبر لانے والا نہیں ہے۔ لیکن شاید وہ تم کو اسی مہینہ میں مل جائے۔ جب تم سیڑھیوں پر چڑھ کر اوپر گئے تو فوراً پہچان لو گے۔

بادشاہ :- جاؤ۔ اس کو ڈھونڈ کر لاؤ۔ (کچھ درباریوں سے) یہ یہیں رہیں گے جب تک تم آؤ گے۔

(درباری چلے جاتے ہیں)

ہیملٹ۔ تمہاری اس حرکت کے لئے ہمیں تحفظی کارروائی عمل میں لانی ہوگی۔ ہم کو اس بات کا بڑا صدمہ ہے جو تم نے کیا ہے۔ ہم تم کو کسی دوسری جگہ بھیج دیں گے۔ تم جلدی تیاری کرو۔ جہاز تیار ہے۔ ہوا موافق ہے۔ اور انگلستان جانے کو سب کچھ تیار ہے۔

ہیملٹ :- انگلستان کے لئے؟

بادشاہ :- ہاں ہیملٹ۔

ہیملٹ :- اچھا۔

چوتھا ایکٹ سین ۳

بادشاہ :- اس طرح تم کو ہمارا مقصد معلوم ہو جائے گا۔
ہیملٹ :- اس میں ایک خاص سازش بھی دکھائی پڑتی ہے۔ لیکن چلو انگلستان کے لئے۔ خدا حافظ پیاری ماں۔
بادشاہ :- اور اپنے پیارے باپ کو ہیملٹ؟
ہیملٹ :- میری ماں۔ باپ اور ماں ایک آدمی اور بیوی ہیں۔ آدمی اور بیوی ایک گوشت پوست نہیں ہیں۔ اس لئے میری صرف ماں ہیں۔ چلو انگلستان کے لئے۔ (چلا جاتا ہے)
بادشاہ :- اس کا پیچھا کرو۔ بہت جلدی اس کو روانہ کردو۔ اس میں دیر نہیں ہونا چاہیئے۔ میں آج ہی رات اسے روانہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہر چیز سر بمہر ہے۔ جاؤ تم سب بہت جلدی تیاری کرو۔

(روزین اور گلڈ لسٹرن جاتے ہیں)

بادشاہ :- اور انگلستان تجھ میں بڑی قوت ہے کہ میرا غم لیکر مجھ میں عقل دے دے۔ تمہارے پاس سرخ تلواروں کی قطار موجود ہے۔ لیکن تب بھی تم آزادی سے ڈین مارک کی تلواروں کے نیچے ہمارا خراج ادا کرتے رہے ہو۔ تم ٹھنڈے ہو کر نہیں بیٹھتے۔ تم نے ہماری بھلائی کے لئے سب کچھ مہیا کیا خطوط سے اس کا یقین دلایا کہ تم ہیملٹ کو موت کے گھاٹ اتار دو گے۔ انگلستان اس کو کر گذر

یہ میرے خون میں زہر بن کر گھلا ہوا ہے۔ تو ہی مجھے شفا دے سکتا ہے۔ جب تک ایسا نہ ہوا تب تک میری خوشی واپس نہیں مل سکتی۔

چوتھا ایکٹ

چوتھا سین

ڈین مارک کا ایک میدان

[فارٹن براس، ایک کپتان اور سپاہی مارچ کرتے ہوئے داخل ہوتے ہیں]

فارٹن براس:۔ جاؤ کپتان۔ میری جانب سے ڈین مارک کے بادشاہ کو سلام کرو اور ان سے عرض کرو کہ فارٹن براس آپ کی اجازت سے اپنی فوج آپ کے حدودِ سلطنت سے گزارنا چاہتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں کہاں رہوں گا۔ اور عالی جناب مجھے طلب کریں تو میں ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ ان کو اس بات سے آگاہ کر دینا۔

کپتان:۔ میں ایسا ہی کروں گا حضور

فارٹن براس:۔ جاؤ۔ سہولت سے جانا۔

[فارٹن براس اور سپاہی چلے جاتے ہیں]

[ہیملٹ، روزین کرنٹس، گلڈنسٹرن اور دوسرے لوگ آتے ہیں]

ہیملٹ:۔ جناب۔ کیا میں معلوم کر سکتا ہوں کہ یہ کس کی فوجیں ہیں؟

کپتان :- یہ ناروے کی فوج ہے جناب۔
ہیملٹ :- میں جاننا چاہتا ہوں کہ ان کا مقصد کیا ہے؟
کپتان :- پولینڈ کے کچھ حصّوں پر حملہ کیا جائیگا۔
ہیملٹ :- کیوں جناب یہ کس کی قیادت میں ہیں؟
کپتان :- یہ بوڑھے بادشاہ کے بھتیجے فارٹن براس کی قیادت میں ہیں۔
ہیملٹ :- یہ پولینڈ کے تھوڑے حصّہ پر حملہ کریں گے یا پورے ملک پر۔؟
کپتان :- اصل میں تو سوال یہاں پر ہماری عزت اور وقار کا ہے۔ ہم پولینڈ کے صرف اس حصّہ پر حملہ کرینگے جس کا نفع پانچ ڈیوکٹ سے زیادہ نہیں ہے۔ صرف اپنی بات رکھنا ہے۔ ہمیں پورے ملک پر حملہ نہیں کرنا ہے۔ عزت اور آن کی بات میں نفع نقصان کون دیکھتا ہے۔؟
ہیملٹ :- ناروے صرف پولینڈ سے خراج وصول کرنا چاہتا ہے۔
کپتان :- ہاں وہ بھی اپنی جگہ تیار ہے۔
ہیملٹ :- اس پانچ ڈیوکٹ کے لئے دو ہزار جانیں ضائع ہوں گی اور تب بھی یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ انسان دولت کی طمع میں چڑھا ہوا ہے اسی سبب سے تو انسان کے درمیان گناہ بڑھ رہا ہے۔ جو زہر

پھیلا کر انسان کو موت کے گھاٹ اتار رہا ہے۔ میں ان معلومات کے لئے جناب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کپتان :- خدا آپ پر برکتیں نازل کرے جناب۔

روزین :- کیا آپ ہمارے ساتھ چل سکتے ہیں شہزادے۔

ہیملٹ :- میں سیدھے آپ کے پاس ہی آؤں گا۔ آپ تھوڑی دیر کو جا سکتے ہیں۔

[ہیملٹ کے علاوہ سب چلے جاتے ہیں]

اس گزرتے ہوئے لمحہ کا ایک ایک وقفہ میری آتشِ انتقام کو بھڑکا رہا ہے۔ لعنت ہے مجھ پر کہ میری زندگی محض خورد و خواب تک محدود ہو کر رہ گئی ہے ایسا انسان صرف ایک جانور ہے۔ جب خدا نے اس کو پیدا کیا، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت عطا کی، اس نے کبھی یہ نہ سوچا ہوگا کہ یہ احمق اپنی عقل کا ذرہ برابر بھی استعمال نہ کریگا۔ انسان کی طاقت، حیوانیت کی عقل میں زندہ رہے گی۔ مجھ میں طاقت ہے اور مکمل ذرائع ہونے کے باوجود میں اپنا جذبۂ انتقام سرد نہ کر سکا۔ اس لئے کہ میں اپنی تمام عقل حیوان کی عقل کو نذر کر چکا ہوں یا میں اس کے انجام کو سوچ کر خوف کھاتا ہوں۔ میں بزدل ہوں کیونکہ ایسا انجام سوچنا تین حصہ بزدلی اور ایک حصہ عقلمندی ہے۔ کیا کروں۔ تمام واقعات میرے

پیش نظر ہیں اور میرے اندر سلگ رہے ہیں۔ اور مجھے انتقام لینے پر مشتعل کر رہے ہیں۔ میرے کام کو عمل میں لانے کے لئے پوری فوج میرے پاس ہے، دیکھو وہ نوجوانوں کی فوج بن کر سپاہیوں کے چہرے پر مسکراہٹ اور دشمن سے مقابلے کا حوصلہ ہے۔ لیکن انجام کو سوچ کر کوئی اپنے جوہر مردانہ کو پشیمان نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے سامنے انجام کا خیال کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ یہ حسین شہزادہ اپنی چھوٹی سی بات کی آن پر اپنی دولت، زندگی اور جان کی بازی لگائے ہوئے ہے۔ انسان اپنی عزت کے معاملہ میں سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ میری ان کے درمیان کیا ہستی ہے۔ میرے باپ کے قاتل نے میری ماں کی عزت برباد کی۔ اور میں اب بھی سوچ رہا ہوں۔ جبکہ میرا ضمیر اس کا بدلہ لینے کو بے چین ہے۔ میں ایک جانور کے مانند ان بیس ہزار انسانوں کو موت کی طرف جاتے دیکھ رہا ہوں۔ جو محض شہرت کی خاطر جان دینے جا رہے ہیں۔ اپنا بستر چھوڑ کر اپنی قبر کی طرف گامزن ہیں۔ ہاں اب میں بھی بدلہ لوں گا۔ میرے خیالات خونی ہو گئے ہیں۔ اور نہیں تو میں آج سے اپنے کو بالکل فرومایہ سمجھ لوں گا۔

[چلا جاتا ہے]

پانچواں سین

[السی نور کے قلعہ کا ایک کمرہ]

(ملکہ، ہوریشیو، اور ایک معزز شخص کا آنا)

ملکہ :- میں اس سے نہیں بات کروں گی۔

معزز شخص :- اپنے باپ کی موت سے وہ پاگل ہوگئی ہے۔ اس کی حالت قابلِ رحم ہے۔

ملکہ :- وہ کیا چاہتی ہے؟

معزز شخص :- وہ اپنے باپ کا نام رٹ رہی ہے۔ کہتی ہے کہ اسے نامعلوم کتنی باتیں الٹی سیدھی سنائی پڑ رہی ہیں۔ جو اس کے دل کو پاش پاش کر رہی ہے جو کچھ بھی کہتی ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ سننے والے اس کے ٹکڑے ٹکڑے باتوں کو جوڑ کر مطلب نکالتے ہیں کچھ لوگ اس کے چہرے کے اثرات کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی راز ہے۔ اور کسی حادثۂ جانکاہ نے اس لڑکی کو پاگل بنا دیا کہ کبھی اپنا سینہ پیٹنے لگتی ہے کہیں غصہ میں ہاتھ پیر پٹکنے لگتی ہے۔

ہوریشیو :- تب تو اس کی حالت میں لوگوں کو شبہ ہوگا اور اس طرح کے شبہے خطرے سے خالی نہیں ہیں۔ لوگ اس کے پیچھے سازشیں خیال کریں گے۔

ملکہ :- اچھا تو اس کو اندر آنے دو۔ (ہوریشیو جاتا ہے۔)

میری مریض روح کو یہ گناہ کا پیش خیمہ نظر آتا ہے انسان گناہ کر کے اپنے کو شبہات میں ڈال دیتا ہے اور پھر اس سے بچنا چاہتا ہے مگر کوئی بھی فن اسے بچا نہیں سکتا اور یہی خوف اس کا خاتمہ کر دیتا ہے۔

(ہوریشیو اوفیلیا کے ساتھ پھر داخل ہوتا ہے)

اوفیلیا :۔ ڈین مارک کا عظیم بادشاہ کہاں ہے؟

ملکہ :۔ اوفیلیا تم کیسی ہو؟

اوفیلیا :۔ (گاتی ہے) میں تم سے کیوں کر حقیقی محبّت کو بیان کر سکتی ہوں۔ میں نے اس سخت ترین زندگی میں بھی تجھکو یاد کیا ہے۔

ملکہ :۔ افسوس! حسین لڑکی تمہارے اس گانے کا مطلب کیا ہے؟

اوفیلیا :۔ آپ کہتی ہیں کہ آپ نے نہیں سمجھا، تو سنیئے (گاتی ہے) وہ مر گیا محترمہ۔ وہ مر گیا۔ اس کے سر پر ہری گھاس اُگ آئی ہے اور ایڑیاں ٹھہر اگئی ہیں۔

ملکہ :۔ لیکن۔ لیکن اوفیلیا۔

اوفیلیا :۔ میں آپ سے التجا کرتی ہوں۔ سنیئے (پھر گاتی ہے) اور ان کے کپڑے پہاڑی برف کی طرح سفید ہیں۔

(بادشاہ آتا ہے)

ملکہ :۔ افسوس! اسے دیکھئے میرے سرتاج۔

اوفیلیا :۔ (گاتی ہے) سچّی محبّت کرنے والوں کی قبر پر پھولوں کی

بارش ہوتی ہے۔ محبّت حسین پھول بن کر برس پڑتی ہے۔

بادشاہ :۔ تمہیں کیا ہوا۔ حسین لڑکی!

اوفیلیا :۔ خدا نے تم کو اعلیٰ بنایا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُلّو ایک بھٹیارے کی لڑکی تھی۔ حضور ہم جانتے ہیں کہ ہم کیا ہو سکتے ہیں۔ خدا تمہارے ساتھ دسترخوان پر رہے۔

بادشاہ :۔ اس کو اپنے باپ کی موت کا صدمہ ہے۔

اوفیلیا :۔ میں آپ سے التجا کرتی ہوں۔ اس کے متعلق کچھ نہ کہیئے اور جب کوئی اس کا مطلب پوچھے تو آپ یہ کہہ دیجئے گا (گاتی ہے) کل سینٹ وانسٹائن کے دن میں ایک لڑکی صبح کے وقت آپ کی کھڑکی پر آکچی وانسٹائن بننے کو کھڑی تھی۔

بادشاہ :۔ اس کی یہ حالت کب سے ہے؟

اوفیلیا :۔ مجھے امید ہے کہ سب ٹھیک سے ہو جائیگا۔ ہم صبر کریں گے۔ ہمارا انتخاب رونے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ جبکہ ہم یہ سوچتے ہیں ٹھنڈی مٹی میں لیٹے ہیں۔ میرا بھائی یہ جانتا ہوگا۔ آپ کے مشورہ کے لئے شکریہ۔ لاؤ میری گاڑی لاؤ۔ شب بخیر۔ خواتین شب بخیر۔ حسین معظمات شب بخیر۔ (چلی جاتی ہے)

بادشاہ :۔ اس کے ساتھ جاؤ۔ اس پر سخت نگرانی رکھو۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں۔

(ہوریشیو چلا جاتا ہے)

اُف! یہ بڑے صدمہ کا زہر ہے۔ اسے اپنے باپ کی موت کا بڑا صدمہ ہے۔ اے گرٹروڈ۔ گرٹروڈ مصیبت کبھی اکیلے نہیں آتی۔ بلکہ ایک لشکر کی مانند نازل ہوتی ہے۔ پہلے اس کا باپ مرا دوسرے تمہارا بیٹا گیا۔ اس کا جلدی چلا جانا رعایا میں ہنگامہ مچانے کو ہے۔ بیچارے پولونیس کی موت کے بعد ہم نے اسے بہت جلدی دفن کرا دیا۔ بیچاری اوفیلیا پاگل ہوگئی ہے۔ اس کا دل و دماغ سب ماؤف ہوگیا ہے۔ دوسری بات اور پریشان کن یہ ہے کہ اس کا بھائی پوشیدہ طریقہ سے فرانس سے آگیا ہے۔ اور اپنے باپ کی پُراسرار موت کا پتہ لگا رہا ہے۔ وہ نہ جانے کیا منصوبہ باندھ رہا ہوگا۔ لوگ اس کے کان اور بھی زہریلی باتوں سے بھریں گے۔ میری پیاری گرٹروڈ یہ ساری باتیں مجھے چھلنی کئے دے رہی ہیں۔ اور میں زندہ درگور ہو گیا ہوں۔

[اندر سے شور ہوتا ہے]

ملکہ :- ارے یہ شور کیسا ہے؟

بادشاہ :- میرے محافظ کہاں ہیں ان کا پہرہ دروازہ پر لگا دو

[ایک معزز شخص داخل ہوتا ہے] کیا معاملہ ہے؟

معزز شخص :- عالی جاہ! اپنے کو اس طوفان سے بچائیے۔ سمندر سے زیادہ خوفناک تیاری کر کے نوجوان لائرٹس ایک جنگی

دستہ لئے ہوئے آرہا ہے وہ آپ کے تمام حکاموں کو
شکست دے چکا ہے۔ لوگوں نے بغاوت کردی ہے۔
عالی جاہ! ایسا ہنگامہ ہے جیسے دنیا کا نظم ونسق دوبارہ
قائم ہوگا۔ وہ نئے قوانین جاری کر رہا ہے لوگ چلاّ رہے
ہیں کہ لائرٹس ہمارا بادشاہ ہے۔ ٹوپیاں اچھال رہے
ہیں، تالیاں بجا رہے ہیں اور فلک شگاف نعرے لگا رہے
ہیں کہ لائرٹس بادشاہ ہوگا۔ لائرٹس۔

ملکہ :۔ اوہ۔ ڈین مارک کے کتّو! تم کتنی جلدی غلط باتیں کرنے
لگتے ہو۔؟

بادشاہ :۔ دروازہ ٹوٹ گیا۔ [آواز اندر آتی ہے]

(لائرٹس مسلح داخل ہوتا ہے۔ ڈینس اس کے ساتھ ہے)

لائرٹس :۔ کہاں ہے بادشاہ! تم سب کیا باہر کھڑے رہو گے؟

ڈینس :۔ نہیں۔ آپ ہمیں اندر آنے دیجئے۔

لائرٹس :۔ آپ لوگ رخصت ہو جائیے۔

ڈینس :۔ ہم ایسا ہی کرینگے۔

[سب دروازے کے باہر چلے جاتے ہیں]

لائرٹس :۔ میں سمجھتا ہوں آپ دروازہ پر رہیں۔ اے ذلیل بادشاہ
میرے باپ کو مجھے واپس کر۔

ملکہ :۔ خاموش رہو۔ لائرٹس۔

لائرٹس :۔ اس کا خون میری آگ بھڑکا رہا ہے۔ میرے باپ کی
روح مجھے پکار رہی ہے۔ میری ماں کے ابروؤں پر اس کی

وجہ سے بل آگیا ہے۔

بادشاہ :- کیا وجہ ہے کہ لائرٹس تم نے آندھی طوفان کی طرح بغاوت کھڑی کر دی ہے۔ گرٹروڈ۔ اس کو کہنے دو۔ ہمارے آدمیوں کو نہیں ڈرنا چاہیئے۔ بادشاہ پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ اور سب کچھ اسی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ مجھ سے کہو لائرٹس۔ تم کیوں ایسے نافہم ہو رہے ہو۔ اس کو جانے دو گرٹروڈ۔ کہو کیا کہتے ہو۔

لائرٹس :- میرا باپ کہاں ہے؟

بادشاہ :- مر گیا۔

ملکہ :- لیکن اس نے نہیں مارا۔

بادشاہ :- اس کو سب کچھ پوچھ لینے دو۔

لائرٹس :- وہ کیسے مر گئے۔ مجھ سے فریب مت کرو۔ وفاداری جائے جہنم میں۔ چاہے میرا ہر عقیدہ اسی آگ میں جلے مگر مجھے پرواہ نہیں ہے۔ چاہے میرے دین و دنیا دونوں ہی برباد ہوں۔ جو کچھ ہو ہونے دو۔ میں اپنے باپ کے خون کا بھیانک انتقام لوں گا۔

بادشاہ :- کس نے تم کو روکا ہے۔

لائرٹس :- دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو مجھے اپنے ارادے سے باز رکھے۔ میرے پاس پورے ذرائع ہیں اور میں اچھی طرح انتقام لوں گا۔

بادشاہ :- اچھے لائرٹس۔ اگر تم واقعی جاننا چاہتے ہو کہ تمہارے

پیارے باپ کی موت کا کیا سبب ہے۔ تم اپنے انتقام
کی آگ میں دوست و دشمن دونوں کو جھونکنا چاہتے ہو۔
تو بہتر ہے تم ٹھیک ٹھیک پتہ لگا لو۔

لائرٹس :۔ صرف ان کے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔

بادشاہ :۔ تو تم ان کو جانتے ہو۔

لائرٹس :۔ ان کے دوستوں کو تو میں بہت عزیز رکھتا ہوں اور ان
کے لئے میں اپنا خون تک دے سکتا ہوں۔

بادشاہ :۔ کیوں؟ اب تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔ سعادت مند
بچے اور شریف آدمی اسی طرح کہتے ہیں۔ میرا ہاتھ تمہارے
باپ کی موت میں نہیں ہے۔ اور مجھے اس کا دلی صدمہ
ہے۔ اب تم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کا فیصلہ کر سکتے ہو۔

ڈینس :۔ (اندر آکر) اس کو آنے دو

لائرٹس :۔ اب کیا ہے۔ یہ کیسا شور ہے؟

[اوفیلیا پھر آتی ہے]

آہ۔ میری تپش، میرا دماغ جلا کر راکھ کر دے۔ میرے
آنسو میری عقل کو ضائع کر رہے ہیں۔ کاش میری آنکھیں
یہ سب نہ دیکھتیں اور پھوٹ گئی ہوتیں۔ خدا کی قسم مجھ
سے تیرا پاگل پن نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ میں قسم کھا کر کہتا
ہوں کہ اس کا انتقام لوں گا۔ میری بہن! میری اوفیلیا۔
آہ۔ تم اس شباب میں ایسی دیوانی ہو گئیں جس طرح
پریشانیوں میں گھبرا کر ضعیف دماغ ماؤف ہو جاتا ہے۔

ایکٹ ۴ سین ۵

قدرت اور محبت کے کھیل عجیب ہیں۔ آدھی زندگی تو پیار کے بچھڑنے سے ذائل ہو جاتی ہے۔

اوفیلیا :- ہائے ان کو قبر میں برہنہ ہی لٹا دیا اور میں ان کی قبر پر آنسو بہا کر یہی کہتی رہی۔ خدا حافظ! پنچھی۔

لائرٹس :- تو اپنے ہوش و حواس میں رہ کر شاید اتنا انتقام پر نہ ابھارتی جتنا کہ تیرا پاگل پن دیکھ کر میرے اندر آگ بھڑک رہی ہے۔

اوفیلیا :- تم بیٹھ کر گاؤ۔ بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ جاؤ۔ میرے ساتھ یہ گانا گایا جائے تو کتنا اچھا ہو۔ اوہو۔ وہ کتنا نمک حرام ملازم تھا جو اپنے مالک کی بیٹی کو لے اڑا۔

لائرٹس :- اس کی باتیں تو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتیں۔

اوفیلیا :- دیکھو یہ گلاب کی پتیاں ہیں جو یادگار کے لئے ہوتی ہیں۔ میں التجا کرتی ہوں کہ مجھے یاد رکھنے کے لئے یہ پتیاں لے لو۔

لائرٹس :- یہ سب پاگل پن کی علامت ہے۔ خیالات اور یادداشت کا الجھاؤ ہے۔

اوفیلیا :- یہ تمہارے لئے فینل کا پھول ہے۔ اور تمہارے ہے۔ جو خوشامدی کی علامت ہے۔ ویسے یہ اتوار کے دن خوبصورتی کا پودا بن جاتا ہے۔ تم مختلف طریقے سے مکاری دکھاتے ہو۔ تمہارے لئے کچھ ڈیزی اور بنفشے کے پھول ہیں۔ مگر وہ تو میرے

باپ کی موت کے وقت مرجھا گئے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کا انجام بڑے سکون سے ہوا۔ (گاتی ہے)
میری تمام خوشیاں پیاری رومن کے لئے ہیں۔

لائرٹس :- آہ! مجھے کتنا صدمہ ہو رہا ہے۔ یہ بیچاری قابلِ رحم ہے۔

اوفیلیا :- (گاتی ہے) اور کیا وہ پھر نہیں آئے گا۔ وہ پھر نہیں آئیگا؟ نہیں نہیں وہ مر گیا ہے۔ اس کی داڑھی برف کی طرح سفید تھی۔ وہ رخصت ہو گیا۔ چلا گیا اور ہم کو رونے کو چھوڑ گیا۔ خدا اس کی روح پر رحم کرے۔ اور تمام عیسائی روحوں پر رحم کرے۔ اے خدا میں تجھ سے دعا کرتی ہوں۔ تو اس پر رحم کر۔

لائرٹس :- پروردگار تو یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے

بادشاہ :- میں بھی تمہارے غم میں شریک ہوں۔ حالانکہ تم کو اس کا یقین نہ ہو گا۔ جاؤ۔ اپنے دوستوں سے پوچھو۔ میرا اس کام میں کتنا ہاتھ ہے۔ اگر سب یہ کہہ دیں کہ میں نے ان کا خون کیا ہے تو میں اپنی تمام حکومت سے دست بردار ہونے کو تیار ہوں۔ میرا تاج و تخت، میری زندگی اور میری تمام عزیز چیزیں تم لے سکتے ہو۔ تم اپنے اطمینان کے لئے لے سکتے ہو۔ لیکن اگر میرا ہاتھ نہ ہوا تو میں سبب بتا کر تمام شکوک دور کر دوں گا۔

لائرٹس :- چلئے ٹھیک ہے۔ لیکن یہ اچانک موت اور فوراً دفن کر دینا۔ اور نہ قبر کا نشان رہنا نہ ان کی موت کی

رسومات کی ٹھیک سے ادائیگی کرنا اس کے لئے میری آواز چیخ چیخ کر زمین اور آسمان سے اس کا سبب پوچھے گی۔

بادشاہ :۔ تم ضرور ایسا کرو۔ لیکن جب واقعہ تم کو معلوم ہو جائیگا تو مجرم کی گردن کلہاڑی کے نیچے ہوگی۔ میں تم سے اپنے ساتھ چلنے کی درخواست کرتا ہوں۔

[سب چلے جاتے ہیں]

چھٹا سین

شاہی محل کا دوسرا کمرہ

[ہوریشیو اور ایک خادم آتے ہیں]

ہوریشیو :۔ وہ کون لوگ ہیں جو مجھ سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔

خادم :۔ وہ ملاح ہیں سرکار۔ وہ آپ کا کوئی خط لائے ہیں۔

ہوریشیو :۔ ان کو اندر آنے دو۔ (خادم چلا جاتا ہے) میں سمجھتا ہوں کہ معزز ہیملٹ کے علاوہ اور کس کا خط دنیا کے کسی کونے سے میرے پاس آسکتا ہے۔

[ملاح آتے ہیں]

پہلا ملاح :۔ خدا حضور کو سلامت رکھے۔

ہوریشیو :۔ وہ تم سب کو بھی خوش رکھے۔

پہلا ملّاح :۔ یہ سب اس کی مرضی پر ہے۔ آپ کے لئے یہ خط ہے۔
یہ ہم کو انگلستان جانے والے سفیر نے دیا ہے۔ میں
جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کا ہی نام ہورلیشیو ہے؟

ہورلیشیو :۔ (پڑھتا ہے)

'ہورلیشیو'

جب تم اس خط کو پڑھ لینا تو ان لوگوں کو بادشاہ کے پاس پہنچا دینا۔ ان کو اُسے ایک خط دینا ہے۔ ہمارے دو ہی دن کے سفر کے بعد سمندری ڈاکوؤں نے حملہ کر دیا۔ وہ لوگ پوری طرح مُسلح تھے۔ بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھ کر ہم نے ان سے مقابلہ کی ٹھان لی۔ اتنے ہی میں دونوں جہاز ایک دوسرے کے قریب آ گئے تو میں ان کے جہاز میں چلا گیا اور ان کا قیدی بن گیا۔ انہوں نے ہم سے ہمدردی کا سلوک کیا۔ لیکن یہ تو تم جانتے ہو کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا ہے۔ وہ مجھ سے اس کا کچھ معاوضہ چاہتے ہیں۔ بادشاہ کو میرا یہ بھیجا ہوا خط دے دینا۔ تم میرے پاس اتنی جلدی آؤ کہ جیسے تم موت کے خوف سے پناہ مانگ رہے ہو۔ میں تم سے بہت راز داری کی باتیں کر کے تم کو خاموش رہنے کی تاکید کروں گا۔ یہ لوگ تم کو میرے پاس تک پہنچا دیں گے۔ روزین کرینٹس اور گلڈ نسٹرن ابھی انگلستان کے راستے ہی میں ہیں۔ مجھے ان کے بارے میں بھی تم کو بتانا ہے۔ اچھا

ایکٹ ۴ سین 7

خدا حافظ۔

تمہارا مخلص اور شکر گذار

ہیملٹ

آؤ ساتھیو! ہم تم کو وہاں پہونچادیں جہاں تم کو یہ خط دینا ہے۔ اس کے بعد تم مجھے وہاں لے چلنا جس سے تم یہ خط لائے ہو۔

چوتھا ایکٹ

ساتواں سین

شاہی محل کا ایک دوسرا کمرہ

[بادشاہ اور لائرٹس آتے ہیں]

بادشاہ :- اب میں نے کل باتیں تم کو بتادی ہیں۔ اب ہم چاہتے ہیں کہ ہم کو تم سچا دوست اور ہمدرد سمجھو۔ اور غور سے سنو۔ جس شخص نے تمہارے باپ کی جان لی ہے۔ وہی میری جان کا بھی دشمن ہو رہا ہے۔

لائرٹس :- یہ تو سمجھ گیا۔ لیکن آپ اس جُرم کی سنگین سزا کیوں نہیں دیتے۔ اس میں آپ کی بھی حفاظت کا مسئلہ درپیش ہے۔ آپ عقلمند ہوتے ہوئے بھی اس معاملہ کو ٹال رہے ہیں۔

بادشاہ :- اس میں دو خاص باتیں ہیں۔ شاید تمہارے نزدیک

اس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ لیکن بہر حال وہ کوئی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کی ماں ملکہ اس کو بہت چاہتی ہے اور جہاں تک میرا تعلق ہے ملکہ میری زندگی اور روح ہے۔ چاہے دنیا کی ساری نعمتیں میرے لئے مہیّا کر دی جائیں مگر ملکہ کے بغیر میری زندگی محال ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ رعایا میں ہر دلعزیز ہے۔ ہم اسے کوئی بھی سزا دے کر پریشانی میں گھر سکتے ہیں۔ اسی عقیدت کی وجہ سے اس کے پاؤں کی زنجیریں زیورات میں بدلی جا سکتی ہیں۔ اور رعایا کی طرف سے آئے ہوئے تیر دل کا مقابلہ آسان نہیں ہے۔ ہم اس کی سزا تجویز کریں اور عوام ایک طوفان برپا کر دیں۔ تم ہی بتاؤ ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

لائرٹس :۔ تو اس لئے مجھ کو اپنے پیارے باپ کو کھونا پڑا اور میری بہن پاگل ہو گئی۔ آہ میری بہن جو ایک حسین مجسمہ تھی۔ میں کیا کروں۔ میرے اندر انتقام کی آگ زمانے کی روش نہیں بُجھا سکتی۔ اور مَیں اپنے باپ کے خون کا بدلہ لوں گا۔

بادشاہ :۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ ہم اس بے عزتی کو چُپ چاپ نہیں برداشت کریں گے۔ ہم تم کو بتائیں گے کہ ہمارا آئندہ منصوبہ کیا ہے۔ میں تمہارے باپ کو بہت چاہتا تھا۔ اور پھر یہ ہماری ذاتی عزت کا سوال ہے

ہم خود کسی صورت خاموش رہنے والے نہیں ہیں۔
(ایک قاصد آتا ہے) کہو اب کیا خبر ہے۔

قاصد :۔ ہیملیٹ نے یہ خط بھیجا ہے حضور۔ یہ عالی جناب کا ہے اور یہ ملکہ عالیہ کا ہے۔

بادشاہ :۔ ہیملیٹ نے بھیجا ہے۔ کون ان کو لایا ہے۔؟

قاصد :۔ عالی جاہ! یہ ملاح لائے ہیں۔ میں نے ان کو نہیں دیکھا۔ مجھکو یہ کلاڈیو سے ملے ہیں۔ اس نے ان سے لیکر یہاں پہونچایا ہے۔

بادشاہ :۔ لائرٹس! سنو تم اس کو۔ (قاصد سے) تم جا سکتے ہو۔
(پڑھتا ہے)

عالی مرتبت

مَیں اکیلا ہی آپ کی سلطنت میں آگیا ہُوں۔ کل مَیں آپ کی ذاتِ شاہی کے حضور میں حاضر ہونا چاہتا ہُوں۔ اور پہلے آپ سے معافی کا خواستگار ہو کر اپنی اچانک آمد کی اطلاع دوں گا۔

ہیملٹ

اس کے کیا معنی ہیں؟ کیا اس کے سب ساتھی واپس آگئے۔ یا پھر یہ خط ہی دھوکا ہے؟

لائرٹس :۔ کیا آپ تحریر پہچانتے ہیں۔؟

بادشاہ :۔ لکھا ہوا تو یہ ہیملٹ کا ہی معلوم ہوتا ہے۔ یہ لکھ رہا ہے میں اکیلا ہی آیا ہوں۔ تم اس کے متعلق مجھے کچھ

رائے دو۔

لاٹرٹس :- میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے۔ لیکن اس کو آنے دیجئے۔ میرا دل عجیب رفتار سے حرکت کرتا رہا ہے میں اس کی حرکتوں کا منہ توڑ جواب دوں گا۔

بادشاہ :- اگر ایسا ہی ہوا لاٹرٹس ــ لیکن ایسا ہو ہی کیسے سکتا ہے۔ خیر جیسے بھی ہو۔ تو کیا اس وقت تم میرے کہنے پر عمل کرو گے۔؟

لاٹرٹس :- لیکن حضور آپ میرے فیصلۂ انتقام کو رد کر کے مجھے کسی قسم کے سمجھوتہ پر مت مجبور کریں۔

بادشاہ :- نہیں۔ ہم تمہارے صبر و سکون کے لئے سب کچھ کریں گے۔ اگر وہ کل اپنے سفر سے واپس آجائیگا تو ہم اس سے تمہارا شمشیر زنی میں مقابلہ کرائیں گے تاکہ وہ اپنی موت سے کسی صورت نہ بچ سکے۔ اس کی موت کے لئے کوئی مجرم بھی نہ سمجھا جائیگا۔ اور اس کی ماں بھی اس کو اتفاقی حادثہ سمجھ کر صبر کرلے گی۔

لاٹرٹس :- عالی جاہ! میں حکم کی تعمیل کروں گا۔ مگر مجھے خوشی اس بات میں ہوگی کہ میں اپنا انتقام لینے کو اپنے ہاتھوں سے اس کے خون کرنے کا موقع حاصل کرسکوں۔

بادشاہ :- بالکل درست ہے۔ تم جب سے یہاں سے گئے ہو تمہاری ایک صفت کی تو لوگ بہت تعریف کرتے ہیں۔ وہ خود بھی تمہاری اس صفت کی بڑی تعریف کرتا تھا۔

چوتھا ایکٹ ساتواں سین

چاہے اندر ہی اندر حسد رکھتا ہو۔ حالانکہ ہم کو یہ بات
پسند نہیں ہے۔ لیکن بہر حال وہ تعریف کرتا تھا۔

لائرٹس :- وہ کیا چیز ہے عالی جاہ۔

بادشاہ :- وہی جو نوجوانوں کے لئے ان کے رنگین بھڑکیلے ملبوسات کی طرح ضروری ہے یا بوڑھوں کے لئے سفید کپڑوں کی جتنی ضرورت ہے، اتنی ہی ضروری ہیں ۔۔ دو مہینے ہوئے ایک شخص نارمنڈی سے یہاں آیا تھا۔ میں نے فرانسیسیوں کو اتنا کمال درجہ کا شہسوار نہیں دیکھا ہے لیکن اس بہادر انسان میں تو جیسے جادو بھرا ہوا تھا۔ وہ ایسا گھوڑا دوڑاتا تھا کہ جیسے اس کی پیٹھ پر چپک کر رہ گیا ہو۔ گھوڑے کی پیٹھ پر ہی وہ بڑے کرتب دکھاتا تھا۔ کہ ہماری عقل بھی اس تک نہ پہنچ سکے سب کی عقل اس کے کرتبوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے۔

لائرٹس :- کیا وہ کوئی نارمن تھا؟

بادشاہ :- ہاں ۔۔ نارمن۔

لائرٹس :- اس کا نام لےمانڈ ہوگا۔

بادشاہ :- ہاں وہی۔

لائرٹس :- ہاں۔ میں اس کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ اپنی قوم کا تابندہ ستارہ ہے۔

بادشاہ :- وہ تمہاری اس خوبی کی تعریف کر رہا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ شمشیر زنی میں کوئی اس سے زیادہ ماہر شخص نہیں ہے۔

وہ تو یہ کہہ رہا تھا کہ اس کے ملک کے تمام بہادر اس کے مقابلے میں ایسے ہیں کہ سمجھ لو انہیں تلوار پکڑنا بھی نہیں آتا۔ اور تم سے مقابلہ کر کے اپنی حفاظت کرنا تو دور کی بات ہے۔ خود ہیملٹ نے بھی اس کی کل باتیں سنی تھیں۔ اسی وقت سے وہ جلا مر رہا تھا اور ہر وقت تمہارے آنے کے انتظار میں رہتا تھا کہ مقابلہ کر کے تمہیں مغلوب کرے۔ اب اسی سے . . .

لائرٹس :۔ اب اسی سے کیا مطلب عالی جاہ!

بادشاہ :۔ لائرٹس۔ ہم یہ معلوم کرنا چاہ رہے ہیں کہ واقعی تم کو اپنے باپ سے محبت تھی۔ یا محض غم کی تصویر کشی کر رہے ہو اور بغیر قلب کا جسم رکھتے ہو۔

لائرٹس :۔ آپ یہ کیوں پوچھ رہے ہیں۔؟

بادشاہ :۔ نہیں۔ میں سوچ رہا ہوں تم اپنے باپ کو نہیں چاہتے تھے۔ بلکہ یہ حالات کے ساتھ محبت ہے۔ بدلتے ہوئے حالات سے پیار کم اور زیادہ ہوتا رہتا ہے۔ وقت کی آگ کے شعلے محبت کو بھی فنا کر دیتے ہیں۔ کوئی چیز کبھی یکساں نہیں رہتی یہاں تک کہ خوبیاں بھی ایک مدت معینہ پر ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بدلتے ہوئے وقت کے ساتھ ہم کو کسی امر کا زیادہ انتظار نہ کرنا چاہیئے۔ کسی کام کے خیال کے ساتھ اسے نامعلوم کتنے وجوہات ارادوں کی تکمیل میں خلل انداز ہوتے ہیں۔ اور اس دولت کے

ضائع ہونے کے بعد ہم سر پکڑ کر رو تے ہیں۔ ہیملٹ اب جلدی ہی تمہارے سامنے آرہا ہے اب تم یہ ثابت کردو گے کہ تم الفاظ ہی بیان کرنا نہیں جانتے۔ بلکہ اپنے باپ کے بیٹے ہو۔

لاٹرٹس :۔ چاہے وہ گرجا ہی میں کیوں نہ ملے۔ میں اس کی گردن اڑادوں گا۔

بادشاہ :۔ تم کو اپنے انتقام کے لئے کسی جگہ کی کیا ضرورت ہے۔ چاہے وہ کوئی عام جگہ ہو یا خدا کا گھر ہو۔ لیکن اچھے لاٹرٹس! تم تب تک اپنے مکان کے اندر ہی رہو جب تک یہ کام ہو نہ جائے۔ ہیملٹ کو آتے ہی تمہاری واپسی کا علم ہو جائے گا۔ ہم اپنے آدمیوں سے کہہ دینگے کہ تمہاری خوب تعریف کریں۔ خوب ہی تعریف۔ جتنی کہ وہ فرانسیسی شخص کر گیا ہے۔ اس سے ایسی شہرت ہو جائیگی کہ وہ خود تم سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ تو تم اپنے لئے ایک تیز دھار کی تلوار لے لینا۔ اور اس کو ایک کند تلوار دے دی جائیگی۔ اور تم اس کا سر آسانی سے اُڑا سکتے ہو۔ اور وہ خود تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔

لاٹرٹس :۔ میں یہی کروں گا۔ اپنی تلوار کی نوک میں زہر میں بجھا لوں گا۔ میں ایک ایسا زہر لایا ہوں کہ اگر وہ انسان کے خون میں کسی صورت داخل ہو جائے تو اس کو مرنے سے کوئی بھی دوا بچا نہیں سکتی۔ اس زہر لگی ہوئی نوک

کو جہاں اس کے جسم میں لگایا وہ فوراً ہی ختم ہوگا۔ اور اس طرح میں اس کو ختم کر کے بدلہ لوں گا۔

بادشاہ :۔ ہم کو اس کے بارے میں مزید سوچنے دو۔ ہو سکتا ہے کہ ہم کسی غلطی کی وجہ سے ناکام رہیں۔ تو ہمارے پاس دوسرا منصوبہ موجود رہے کہ وہ اس سے بچ کر نکل نہ سکے۔ اب ہم کو یہ سوچنا ہے۔ ذرا ہم اس پر غور کر لیں۔ اچھا جب تم اپنے کام میں مشغول ہو کر بہت تھک جاؤ گے تو شراب طلب کرو گے۔ ہم تم دونوں کے لئے پیالہ میں شراب رکھ دینگے۔ ہیملیٹ کے پیالے میں زہر ہوگا۔ اگر وہ کسی صورت تمہارے وار سے بچ نکلا تو یہ زہر اس کو دُنیا سے رخصت کر دیگا۔ اور تمہارا بدلہ ہو جائے گا۔

[ملکہ آتی ہے]

کیا بات ہے میری پیاری ملکہ؟

ملکہ :۔ ایک پر ایک مصیبت چلی آرہی ہے۔ تمہاری بہن ڈوب گئی ہے۔ لائرٹس۔

لائرٹس :۔ ڈوب گئی؟ ارے کہاں؟

ملکہ :۔ ایک درخت آبشار کے اوپر اس طرح جھکا ہوا ہے کہ اس کے پتوں کا عکس پانی میں نظر آتا ہے۔ وہ مختلف قسم کے پھولوں کا ایک ہار لیکر آئی تھی اور درخت کی ٹہنی پر لٹکانے کے لئے وہ اس پیڑ پر چڑھ گئی۔ جیسے ہی

اس نے ہار لٹکانا چاہا تپلی سی شاخ اس کے بوجھ سے ٹوٹ کر پانی میں گر گئی۔ تھوڑی دیر پانی کی سطح پر آنکھیں پھاڑے لمبی لمبی سانسیں لیتی رہی۔ مگر جب کپڑے بھیگ کر بھاری ہو گئے تو بیچاری پانی کی تہہ میں چلی گئی۔

لائرٹس :- ہائے وہ ڈوب ہی گئی۔

ملکہ :- وہ ڈوب گئی۔ ڈوب گئی۔

لائرٹس :- غریب اوفیلیا۔ ہائے تو کتنا پانی پی گئی۔ ہائے اب میں صرف تیرے لئے آنسو بہاؤں گا۔ یہ تو فطری ہے کہ میں آنسوؤں کو نہیں روک سکتا۔ تیرے لئے میں غم کی انتہا تک کو روؤں گا۔ اچھا رخصت عالی جاہ! میرے الفاظ میں آگ بھڑک رہی ہے۔ اس پر آنسو وہی کام کر رہے ہیں جو تیل جلتی ہوئی آگ پر کام کرتا ہے۔

بادشاہ :- ہمیں بھی چلنا چاہیئے گرٹروڈ۔ ہمیں اس کو اور بھی سمجھانا ہے۔ اس کی آگ مزید بھڑکنے کا اندیشہ ہے۔ چلو اب ہم کو چلنا چاہیئے۔

پانچواں ایکٹ

پہلا سین

ایک گرجا کا میدان

[دو مسخرے اپنے ہاتھوں میں کدالیں اور بیلچے لئے ہوئے آتے ہیں]

پہلا مسخرہ :- کیا اس کو عیسائی مذہب کے مطابق دفن کیا جائیگا۔ جبکہ اس نے خودکشی کی ہے۔

دوسرا مسخرہ :- ہاں۔ اس کو ایسا ہی کیا جائیگا۔ اور اس کی قبر بھی بنائی جائیگی کیونکہ یہ بادشاہوں کا معاملہ ہے۔ اور وہ اسے مذہبی رسوم کے ساتھ دفن کرائے گا۔

پہلا :- یہ تو اس وقت ہو سکتا تھا جبکہ اس نے اپنی حفاظت کے لئے اپنے کو غرق کر دیا ہوتا۔

دوسرا :- ایسا کیونکر ہو سکتا تھا۔

پہلا :- ایسا ہو سکتا ہے۔ اچھا یہ بات مانو۔ اگر میں اپنے آپ سے ڈوب جاؤں اور یہاں پر پانی ہے تو میرا یہ کام ارادی ہوگا۔ اور کسی بھی کام کو کرنے کے لئے تین باتیں ہونی چاہئیں

پانچواں ایکٹ پہلا سین

خود وہ کام جس کو کرنا ہے اور اُسے کرنے کا طریقہ۔ وہ جان بُوجھ کر ڈوبی ہے۔

دوسرا :- لیکن تمہارے خیال میں یہ کیسی بات ہے؟

پہلا :- مجھے کہنے دو۔ یہاں پر پانی ہے۔ اور یہاں وہ آدمی کھڑا ہے۔ اچھا۔ اگر وہ آدمی اس پانی کے پاس جا کر اس میں ڈوب جائے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ کیا وہ وہاں جا... اب اس کو دیکھو کہ پانی خود اس کو آ کر وہاں تک ڈبوئے تب تو وہ خود نہیں ڈوبا۔ ایسے آدمی پر خودکشی کا الزام نہیں لگ سکتا۔

دوسرا :- لیکن یہ قانون ہے۔

پہلا :- میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔ یہ بادشاہ کا اپنا بنایا ہوا قانون ہے۔

دوسرا :- کیا تم اس کو سچ سمجھتے ہو۔ اگر یہ ایک بڑے خاندان کی عورت نہ ہوتی تو کبھی یہ مذہبی طریقے سے نہ دفن کی جاتی۔

پہلا :- بس اب تم نے بات کہی ہے۔ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بڑے لوگوں کو پھانسی لگانے میں۔ پانی میں ڈوبنے میں سبھی طرح کی آزادی ہے۔ چلو ہم اپنا کام کریں۔ اس دنیا میں مالیوں اور قبریں کھودنے والوں کا ایسا کام ہے جو بابا آدم کے وقت سے چلا آ رہا ہے۔

دوسرا :- کیا وہ کوئی شریف آدمی تھا؟

پہلا :- ہاں وہ سب سے پہلے پیدا ہوا تھا اور اس کے جسم پر ہتھیار بندھے تھے۔

دوسرا :- کیوں کیا اس کے پاس اور کچھ نہیں تھا؟

پہلا :- کیا تم عیسائی نہیں ہو۔ تمہارا انجیل پر یقین نہیں ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ آدمی مٹی کھودا کرتے تھے۔ کیا کسی ہتھیار کے بغیر مٹی کھودی جاتی تھی۔ اب میں تم سے دوسرا سوال کروں گا۔ اگر تم اس کا جواب نہ دے سکے تو اپنے کو بیوقوف مان لینا۔

دوسرا :- بکے جاؤ۔!

پہلا :- وہ کون ہے جو جہاز اور بڑھئی سے بھی زیادہ مضبوط چیزیں بناتا ہے؟

دوسرا :- جیل بنانے والا بہت مضبوط چیزیں بناتا ہے۔ کیوں کہ قید خانے میں ہزاروں کرایہ دار رہتے ہیں۔

پہلا :- میں تمہاری عقلمندی کی تعریف کرتا ہوں۔ قید خانہ تو بہت مضبوط بنتا ہے۔ لیکن یہ بن کیسے جاتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بنتا ہے جو بُرائی کرتے ہیں اور اپنے بُرے کاموں کے لئے قید میں جاتے ہیں۔ وہ گرجا گھر سے بھی مضبوط بنایا جاتا ہے۔ تو تمہارے خیال میں قید خانہ سب سے مضبوط ہوتا ہے۔ اچھا چلو اپنا کام کرو۔

دوسرا :- ایک معمار جہاز بنانے والا ایک بڑھئی سے زیادہ مضبوط چیزیں بناتا ہے۔

پہلا :- ہاں مجھے اس کا جواب دو۔

دوسرا :- مقدس مریم کی قسم - اب میں اسے بتا ہی دوں گا۔

پہلا :- بتاؤ -!

دوسرا :- نہیں ۔ نہیں ۔ مجھے نہیں معلوم ۔

(ہیملیٹ اور ہوریشیو کچھ فاصلے پر آتے ہیں)

پہلا :- اپنے گدھے سے دماغ پر زیادہ زور مت دو ۔ اب تم سے اگر کچھ اور پوچھا گیا تو تم پٹتے ہی رہ جاؤ گے اور یہی جواب دو گے کہ ایک قبر کھودنے والا سب سے زیادہ مضبوط چیزیں بناتا ہے کیونکہ اس کی بنائی ہوئی قبریں قیامت کے دن تک قائم رہتی ہیں ۔ اچھا جاؤ میرے لئے شراب کا پیالہ لے آؤ ۔

(دوسرا مسخرہ چلا جاتا ہے اور پہلا قبر کھودتے ہوئے گا رہا ہے)

" نوجوانی میں جب میں محبت کرتا تھا تو میں نے اس کو بڑا حسین تصور کیا تھا ۔ سابقہ پڑنے پر وقت نے اتنا پریشان کیا کہ میں اپنے محبوب سے مل نہ سکا ۔ "

ہیملٹ :- اس شخص کو اپنے کام کے متعلق کوئی فکر نہیں ہے ۔ کہ جو اس طرح قبر بناتے ہوئے گا رہا ہے ۔

ہوریشیو :- روز یہی کرتے کرتے وہ ان باتوں کا عادی ہو گیا ہے ۔

ہیملیٹ :- تم ٹھیک کہتے ہو ۔ دنیا میں کسی کام کو کبھی کبھی کرنے والا اتنا سخت دل نہیں ہوتا ۔

پہلا مسخرہ :- (گاتا ہے) وقت اپنے خاموش پیروں سے گذر گیا ۔ اور اس نے مجھے اپنے چنگل میں سختی سے پکڑ لیا اور اپنی زمین کی

طرف مجھے لے گیا۔ کاش یہ سب میں نے کیوں نہ کیا ہوتا۔ (ایک کھوپڑی اٹھا کر پھینکتا ہے)

ہیملٹ :۔ اس کھوپڑی میں کبھی زبان تھی۔ اور کسی وقت وہ بڑے حسین گانے گایا کرتا ہوگا۔ یہ کین کی کھوپڑی ہے۔ جس نے خون کیا تھا۔ یا پھر یہ کسی سیاسی شخص کی کھوپڑی ہوسکتی ہے۔ جو اس گدھے کے ہاتھوں پہنچ گئی ہے۔ کمبخت خدا کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

ہوریشیو :۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ سرکار۔

ہیملٹ :۔ ہوسکتا ہے کہ یہ کسی درباری کا سر ہو جو کہ بادشاہ کے قدموں پر جھکا ہوا ہر وقت جی حضور کی رٹ لگائے رہتا ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ کسی امیر کا سر ہو۔ جو دوسرے امیر کے گھوڑے کی تعریف کر رہا ہو۔ اور پھر تعریف کر کے اسے مانگ لیا ہو۔

ہوریشیو :۔ ٹھیک ہے شہزادے۔

ہیملٹ :۔ ہاں! ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ کسی عورت کا چہرہ ہو۔ جس کے گوشت پوست کو کیڑے کھا گئے ہوں۔۔ یہ عجیب انقلاب ہے۔ تم اس کی ہڈیوں کو دیکھ رہے ہو۔ کہ اب ان کی کوئی قیمت نہیں۔ اور اِدھر اُدھر پھینکا جا رہا ہے۔ میرا دل یہ سوچ کر کڑھ رہا ہے۔

پہلا مسخرہ :۔ (گاتا ہے) ایک کباڑی کی کھڑک اب ان کو منتشر کر رہی ہے۔ مٹی کے پتلے ہیں۔ کچھ دنوں کے لئے دنیا میں بطور

مہمان کے آئے تھے۔

(دوسری کھوپڑی پھینکتا ہے)

ہیملٹ :- یہ دوسری ہے۔ شاید یہ کسی وکیل کی کھوپڑی ہے۔ دیکھو وہ کس طرح چپ چاپ ہے۔ اس کی جرح، بحث، مقدمے موکل، اور سب چالبازیاں ختم ہو گئیں۔ دیکھو وہ کم بخت کدال سے اس پر مار رہا ہے۔ اب آخر اس کے اوپر زدو کوب کا مقدمہ کیوں دائر نہیں کرتا۔ ہاں۔ اس نے اپنی زندگی میں کتنی زمینیں خریدی ہوں گی۔ کتنی دولت جمع کی ہوگی۔ کتنا روپیہ بٹورا ہوگا۔ لیکن سب کچھ چھوڑ کر مٹھی بھر خاک میں مل گیا۔ اس کے بنائے ہوئے جعلی دستاویز، اس کی خریدی ہوئی زمینیں اور بٹوری ہوئی دولت سب قبر کے باہر رہ گئے۔ اور وہ خود اپنے ساتھ اپنے خاکی جسم کے علاوہ کچھ بھی نہ لے جا سکا۔ افسوس!

ہوریشیو :- اس سے زیادہ کیا لے جا سکتا تھا شہزادے۔

ہیملٹ :- کاغذ تو شاید بھیڑ کی کھال کا بنتا ہے۔

ہوریشیو :- ہاں حضور۔ بچھڑے کی کھال کا بنتا ہے۔

ہیملٹ :- یہ سب بھی بھیڑیں اور بچھڑے ہیں۔ جنہیں اپنی زندگی پر اتنا اعتماد ہے۔ میں اس آدمی سے بات کروں گا۔ اے۔ سنو۔ یہ کس کی قبر ہے۔

پہلا مسخرہ :- میری حضور (گاتا ہے)

ایک مٹھی بھر خاک جو یہاں بطور مہمان آتی ہے پھر خاک میں

مل جائیگی۔

ہیملٹ :۔ چونکہ تم اس وقت اس میں لیٹے ہوئے ہو۔ اس لئے ممکن ہے کہ تمہاری قبر ہو۔

پہلا مسخرہ :۔ جناب آپ اس کے باہر ہیں۔ تب بھی یہ آپ کی نہیں ہے۔ اور میں اس کے اندر لیٹا ہوں اس لئے میری ہے۔

ہیملٹ :۔ جھوٹ مت بولو۔ یہ تمہاری قبر ہے۔ قبر مردوں کے لئے ہوتی ہے۔ شاید ابھی کچھ دیر ہے۔ اسی لئے تم یہاں لیٹ گئے ہو۔

پہلا مسخرہ :۔ یہ بالکل جھوٹ ہے سرکار۔ یہ پھر میرے پاس سے آپ کے پاس چلی جائیگی۔

ہیملٹ :۔ تم کس کے لئے یہ قبر کھود رہے ہو۔

پہلا مسخرہ :۔ کسی مرد کے لئے نہیں جناب۔

ہیملٹ :۔ تب کسی عورت کے لئے

پہلا مسخرہ :۔ کسی کے لئے بھی نہیں۔

ہیملٹ :۔ اس میں کس کو دفن ہونا ہے؟

پہلا مسخرہ :۔ ایک عورت تھی۔ بے چاری۔ روح کو سکون ملے۔ مر گئی ہے۔

ہیملٹ :۔ کتنا بدمعاش آدمی ہے۔ اب ہم بھی اس سے ایسی ہی باتیں کریں گے کیوں ہوریشیو۔ میں تین سال سے دیکھ رہا ہوں کہ ایسا زمانہ آگیا ہے کہ گنوار بھی اب شاہی درباری ہوتے جا رہے ہیں اور ان کے برابر ہو کر چلنے لگے ہیں۔ تم کب سے قبر کھودنے کا کام کر رہے ہو۔؟

پہلا مسخرہ :۔ اس دن سے جب کہ ہمارے مرحوم بادشاہ ہیملٹ
نے فارٹن براس کو ہرایا تھا۔

ہیملٹ :۔ اس کو کتنے دن ہوئے؟

پہلا مسخرہ :۔ آپ کو نہیں معلوم۔ ہر بیوقوف اس کو جانتا ہے۔ یہ اس
دن کا قصّہ ہے جبکہ ہمارا نوجوان شہزادہ ہیملٹ پیدا
ہوا تھا۔ وہ اب پاگل ہو گیا ہے۔ اور انگلستان بھیج دیا
گیا ہے۔

ہیملٹ :۔ تم کو قسم ہے یہ بتاؤ کہ وہ انگلستان کیوں بھیجا گیا۔

پہلا مسخرہ :۔ کیوں۔ اس لئے کہ وہ پاگل تھا۔ اسے پھر وہاں عقل
مل جائیگی۔ اور اگر عقل نہ ملی تو بھی وہ وہیں رہیگا۔ کوئی
فکر کی بات نہیں ہے۔

ہیملٹ :۔ کیوں۔؟

پہلا مسخرہ :۔ اس لئے کہ یہ وہاں کے لئے کوئی عجیب بات نہیں ہے۔
وہاں اس کے جیسے بہت سے پاگل رہتے ہیں۔

ہیملٹ :۔ وہ پاگل کیسے ہو گیا۔؟

پہلا مسخرہ :۔ اس کے بارے میں لوگ عجیب باتیں کہتے ہیں۔

ہیملٹ :۔ کیا عجیب باتیں۔؟

پہلا مسخرہ :۔ یقین کیجئے۔ اس کی عقل بالکل ختم ہو گئی ہے۔

ہیملٹ :۔ اس کی وجہ کیا تھی؟

پہلا مسخرہ :۔ وجہ؟ ڈین مارک میں بچّہ سے لیکر جوان ہوتے ہوتے
تیس سال سے قبریں کھود رہا ہوں۔

ہیملٹ :- ایک آدمی کی لاش کو مٹی میں مل جانے میں کتنا وقت لگتا ہے۔؟

پہلا مسخرہ :- میں سوچتا ہوں۔ اگر اس کا جسم مرنے سے پہلے سڑ نہ گیا ہو تو آٹھ نو سال لگتے ہیں۔ اور ایک چمڑا بنانے والا نو سال لیتا ہے۔

ہیملٹ :- کیوں؟ وہ دوسروں سے زیادہ دن کیوں لیتا ہے؟

پہلا مسخرہ :- اپنے پیشہ کی وجہ سے اس کا جسم اتنا سخت ہو جاتا ہے کہ پانی کا اثر نہیں ہوتا۔ اور آپ جانتے ہیں کہ پانی سے ہی مردہ جسم سڑ جاتا ہے۔ یہاں دیکھئے یہ ایک کھوپڑی ہے۔ یہ کھوپڑی یہاں تئیس ۲۳ سال سے زمین پر پڑی ہے۔

ہیملٹ :- یہ کس کی کھوپڑی ہے۔؟

پہلا مسخرہ :- ایک پاگل آدمی کی۔ آپ کیا سوچتے ہیں؟

ہیملٹ :- نہیں مجھے نہیں معلوم۔

پہلا مسخرہ :- یہ اسی پاگل بدمعاش کی کھوپڑی ہے۔ جس نے ایک بار بینش (شراب) کا پیالہ میرے سر پر دے مارا تھا۔ یہ وہی کھوپڑی ہے۔ یہ اسی یورک کی کھوپڑی ہے جو شاہی مسخرہ تھا۔

ہیملٹ :- مجھے دیکھنے دو۔ (کھوپڑی ہاتھ میں لیتا ہے) افسوس بیچارے یورک۔

ہوریشیو میں اسے جانتا تھا یہ بڑا ہی مسخرہ اور حاضر جواب تھا۔ اس نے ہزاروں بار مجھے اپنی پیٹھ پر چڑھا کر گھمایا

تھا۔ اب یہاں کیسی شکل بنائے پڑا سوچ رہا ہے۔ میرا دل کانپ رہا ہے۔ تمہارے وہ ہونٹ کہاں ہیں۔؟ تمہاری ہنسی کہاں ہے؟ تمہارے گانے کہاں ہیں؟ تمہارا گوشت پوست کیا ہوا؟ تمہاری مسخرہ پن کی باتیں کیا ہوئیں جن کو میز پر بیٹھے ہوئے لوگ سن کر کھلکھلا اٹھتے تھے۔ اور اب تم خود اپنے اوپر ہنس رہے ہو۔ تمہاری ہنسی مٹ چکی ہے۔ اب تم اس عورت کے کمرے کی طرف جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ وہ اپنے چہرہ پر چاہے چمکتا ہوا ایک انچ کا لیمپ چڑھالے مگر اس کا یہی حال ہوگا۔ اور اس کی چمک دمک کا بھی یوں ہی مذاق اڑا لیا جائے گا۔ ہوریشیو۔ میں تم سے ایک بات کی التجا کرتا ہوں۔

ہوریشیو :۔ وہ کیا بات ہے حضور؟

ہیملٹ :۔ کیا موت کے بعد قبر کے اندر سکندر کی بھی یہی حالت ہوگئی ہوگی۔؟

ہوریشیو :۔ بالکل ایسے ہی۔

ہیملٹ :۔ کیا اس میں سے بھی ایسے ہی بدبو آتی ہوگی۔ (کھوپڑی کو نیچے رکھ دیتا ہے)

ہوریشیو :۔ بالکل ایسے ہی شہزادے۔

ہیملٹ :۔ ہوریشیو۔ پھر ہمارے مرنے کے بعد کیا حالت ہوگی؟ تم سکندر کی مقدس خاک کے بارے میں کیوں ایسا سوچ

رہے ہو۔ کیا اس کی خاک بھی کسی پانی کی نالی کو روک رہی ہو گی۔؟

ہوریشیو :۔ ان باتوں کے متعلق سوچنے میں اور بے چینی بڑھتی جائیگی۔

ہیملٹ :۔ کسی بات کا بھی اعتبار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ یہی سوچنا پڑتا ہے کہ سکندر مرا ہوگا۔ اسے دفن کر دیا گیا ہوگا۔ اور اس کی مٹی خاک میں مل گئی ہو گی۔ اور مٹی بن گئی ہو گی۔ اس مٹی سے ہم گارا بناتے ہیں۔ اور گارا ہی کیوں؟ ہم تو نالیاں تک روکنے میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ روم کا شہنشاہ سیزر بھی شان کے ساتھ حکومت کرتا تھا۔ مگر وہ بھی مٹی میں مل گیا۔ شاید دیوار کے سوراخ میں ہوا کو روکنے کے لئے استعمال کی گئی ہے۔ لیکن، ہٹو۔ ہٹو۔ ایک طرف ہو جاؤ۔ بادشاہ آرہا ہے۔

(درباری آتے ہیں اور اوفیلیا کے جنازے کے جلوس میں لائرٹس اور دوسرے لوگ روتے ہوئے آتے ہیں۔ بادشاہ، ملکہ اور ان کے دوسرے خدام ساتھ ہیں۔)

ہیملٹ :۔ درباری یہ سب کس کے ساتھ آرہے ہیں۔ لیکن اس جنازے کے ساتھ کوئی مذہبی رسوم نہیں ادا کئے جا رہے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ مرنے والے نے خودکشی کی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کوئی عالی خاندان کا فرد مرا ہے۔ آؤ ہوریشیو چھپ کر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔

(ہوریشیو کے ساتھ چھپ جاتا ہے۔)

لاٹرٹس :- اب کونسی رسم رہ گئی ہے۔

ہیملٹ :- ارے یہ تو لاٹرٹس ہے۔ دیکھو یہ بہت بہادر جوان ہے۔!

پادری :- جہاں تک مذہب کی رو سے اختیار تھا ہم نے آتنا کر دیا۔ ہمیں ابتک اس کی موت کے بارے میں شک ہے۔ یہ شاہی حکم تھا ورنہ اس کو بغیر کسی رسم کے قبر میں لٹا دیا جاتا۔ اور قیامت تک روح کو بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا۔ اس کی روح کے لئے کوئی دعا نہیں مانگنی چاہیئے۔ بلکہ اس کو سنگسار کرنا چاہیئے۔ حالانکہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ کنواری لڑکی کی طرح اس پر پھول برسائے جا رہے ہیں۔ اور عزت اور توقیر کے ساتھ اس کے جنازے کو قبرستان لایا جا رہا ہے۔!

لاٹرٹس :- تو اب کوئی رسم باقی نہیں ؟

پادری :- اب کچھ نہیں کیا جائیگا۔ ہم اس کی روح کے سکون کے لئے کوئی گانا نہیں گائیں گے۔

لاٹرٹس :- تو اب ہم اس کو قبر میں لٹاتے ہیں۔ اس کے حسین جسم کی خاک سے بنفشے کے پھول کھلیں گے۔ مکار پادری میں تجھ سے کہتا ہوں کہ میری بہن کو نیک فرشتوں کے پاس جگہ ملے گی اور تم جہنم میں جھلستے رہو گے۔

ہیملٹ :- کیا ؟ حسین اوفیلیا۔

ملکہ :- خدا حافظ حسین لڑکی۔ (پھول بکھیرتی ہے) میں نے

سوچا تھا کہ تو میرے ہیملٹ کی بیوی بنے گی۔ ان پھولوں سے میں تیرے سہاگ کی سیج سجاتی۔ پیاری بچی۔ اب میں اسے تیری قبر پر ڈال رہی ہوں۔

لائرٹس :۔ خدا کرے اس پر دس گنا مصیبت آجائے جو تیری موت کا سبب بنا ہے۔ جس کی وجہ سے تو پاگل ہو گئی۔ وہ کبھی دنیا میں خوش نہ رہے۔ ٹھہر جاؤ۔ میں ایک بار پھر اس کو گلے لگا لوں (قبر میں کود پڑتا ہے) اب ہم دونوں پر اتنی مٹی ڈالو کہ پیلین اور اولمپین پہاڑ کی چوٹیوں کے برابر اونچی ہو جائے۔

ہیملٹ :۔ (بڑھتا ہے) یہ کس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ یہ کون ہے جس کے غم کو سنکر ستارے بھی تڑپ اٹھتے ہیں۔ وہ رک کر اس مصیبت اور رنج کو دیکھ رہے ہیں۔ میں ڈین مارک کا ہیملٹ ہوں۔ (قبر میں کود پڑتا ہے)

لائرٹس :۔ تجھے قضا کا بھوت نگل جائے۔ (اس سے چمٹ جاتا ہے۔)

ہیملٹ :۔ اسے چھوڑ دو مجھ کو۔ میری گردن پر سے انگلیاں ہٹاؤ۔ میں تند مزاج نہیں ہوں۔ لیکن غصے کے وقت بڑا خطرناک ہو جاتا ہوں۔ ہٹاؤ اپنا ہاتھ۔

بادشاہ :۔ ان کو الگ کرو۔ ملکہ۔

ملکہ :۔ ہیملٹ۔ ہیملٹ۔

سب لوگ :۔ اے بھلے آدمیو!

ہوریشیو :- جانے دیجئے شہزادے ۔ خاموش ہو جائیے ۔

(شاہی خدام انہیں الگ کرتے ہیں) اور وہ قبر کے باہر آتے ہیں ۔

ہیملٹ :- میں کیوں بلا وجہ اس سے لڑتا ۔ مگر اس کی بد تمیزی سے میں ہمیشہ لڑتا رہوں گا ۔

ملکہ :- کیا بات ہے میرے بیٹے ۔

ہیملٹ :- میں اوفیلیا سے محبّت کرتا تھا ۔ چالیس ہزار بھائیوں کی محبّت کا وزن میری محبّت سے کم ہے ۔ تم اس کے لئے کیا کرو گے ۔

بادشاہ :- لائرٹس ۔ یہ پاگل ہے ۔

ملکہ :- خدا کے لئے اس کو جانے دو ۔

ہیملٹ :- تم مجھے دکھا سکتے ہو کہ تمہارے کتنے زخم ہیں ۔ تم اس کے لئے روؤ گے ، لڑو گے خاتمہ کرو گے یا اپنے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو گے ۔ بیٹھ کر شراب پیو گے ، مگرمچھ کا گوشت کھاؤ گے اور دیکھو میں کیا کروں گا تم اس کے ساتھ قبر میں دفن ہو سکتے ہو تو فوراً ہو جاؤ ۔ میں ایسا کر سکتا ہوں ۔ اگر تم پہاڑوں پر اس کا نام لیکر پکار سکتے ہو تو ہم کروڑوں ایکڑ زمین کی مٹی اکٹھا کر کے جلتے ہوئے سورج تک پہونچا سکتے ہیں ۔ اوسا پہاڑ بھی ایک چھچھورے کی طرح چھوٹا سا لگنے لگے گا ۔ نہیں ، تم صرف منہ دیکھنا جانتے ہو ۔

ملکہ :- یہ اس کا پاگل پن ہے ۔ جب یہ پاگل پن کا کام کرتا ہے

تب یوں ہی پاگل پن دکھاتا ہے۔ اور اتر جانے کے بعد آرام سے ایسا چپ چاپ بیٹھ جاتا ہے۔ جیسے فاختہ انڈا دینے کے بعد چپ چاپ بیٹھ جاتی ہے۔

ہیملٹ :۔ اب آپ بتایئے جناب۔ یہ آپ کا میرے اوپر جھپٹنا کیا تھا۔؟ میں تمہیں بہت چاہتا تھا۔ لیکن ہرکولیس کے ایسا بہادر بھی کتا بلی کے بھونکنے کو نہیں روک سکتا تھا۔ تو تم کیا انسان کی عادت بدلنے چلے تھے۔

(چلا جاتا ہے)

بادشاہ :۔ اچھے ہوریشیو! میں تم سے التجا کرتا ہوں۔ تم اس کی نگرانی کرو۔

(ہوریشیو چلا جاتا ہے)

(لاائرٹس سے) تم اپنے صبر کو قابو میں رکھو۔ ہم آج رات کی بات پر غور کریں گے۔ پیاری گرٹروڈ۔! اپنے بیٹے کی نگرانی کرو۔ اس قبر کو ہم یادگار بنائیں گے۔ اور ایک گھنٹہ خاموش رہنے کے بعد ہم اپنا منصوبہ پورا کرنے کے لئے قدم آگے بڑھائیں گے۔

[سب چلے جاتے ہیں]

(پانچواں ایکٹ)

دوسرا سین

شاہی محل کا ایک بڑا کمرہ

[ہیملٹ اور ہوریشیو آتے ہیں]

ہیملٹ :۔ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد تم نے اسے دیکھا تھا۔ کیا تمکو وہ حالات یاد ہیں۔

ہوریشیو :۔ مجھے یاد ہیں حضور۔

ہیملٹ :۔ دوست میرے دل میں ایک ہلچل مچی ہوئی تھی۔ جس سے کہ مجھے نیند نہیں آئی۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں ایک باغی سے بھی بدتر ہوں۔ اس باغی سے بھی بدتر جسے زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی بے چینی بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اور اس سے ایسی کامیابی ہوتی ہے جتنی کہ شاید ہم سنجیدگی سے کام کر کے حاصل کر سکتے تھے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں نے خود اپنی زندگی کو ایسا نہیں بنالیا بلکہ کوئی دوسری طاقت ہمیں یہ کرنا سکھا رہی ہے۔ اور سب کچھ اسکی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

ہوریشیو :۔ ایسا بہت ممکن ہے۔

ہیملٹ :۔ ایک رات میں اپنے کمرے میں لیٹا ہوا تھا۔ اندھیرے میں اپنا سمندری گاؤن میں نے چاروں طرف لپیٹ لیا۔ میں ان کے جیب کی تلاشی لینا چاہتا تھا۔ یہ سب کر کے میں اپنے کمرے میں چلا گیا۔ میں نے اس وقت اپنے کُل اخلاق

کو تج دیا تھا جب میں نے خط کھولا تو معلوم ہے تمہیں ہوریشیو؟ مجھے اس بادشاہ بدمعاش کی کل سازش معلوم ہو گئی۔ انگلستان کے بادشاہ کو ایک حکم نامہ بھیجا جا رہا تھا کہ بہت سی وجوہات کی بنا پر میرا ڈین مارک میں رہنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اور کوئی خطرہ پیدا ہو سکتا ہے جو کہ انگلستان کو بھی نقصان پہنچائے۔ اس لئے اس خط کو پڑھتے ہی فوراً ہیملٹ کا سر اڑا دیا جائے۔ ایک منٹ بھی انتظار کی ضرورت نہیں۔

ہوریشیو:۔ کیا یہ ممکن ہے؟

ہیملٹ:۔ اگر تم کو یقین نہ ہو تو اس خط کو پڑھ لو۔

ہوریشیو:۔ مجھے آپ پر یقین ہے۔

ہیملٹ:۔ جب میں نے دیکھا کہ میں سازش کے جال میں گھرا ہوا ہوں تو کچھ کرنے سے پہلے میرے دماغ میں ایک ترکیب آ گئی۔ میں نے بیٹھ کر لکھنا شروع کر دیا۔ اور بڑا ہی خوش خط لکھا گو کہ پہلے میں ایسا سوچا کرتا تھا کہ خوش خط لکھنا کاتبوں اور نقل نویسوں کی حیثیت ہوتی ہے جو بیچارے اجرت کی خاطر ایسا کرتے ہیں۔ خوش خط نویسی نے بڑا کام کیا۔ تمہیں معلوم ہے میں نے اس میں کیا لکھا تھا۔

ہوریشیو:۔ ہاں میرے اچھے شہزادے۔

ہیملٹ:۔ بادشاہ کی طرف سے دوستی اور اتحاد کا پیغام کہ انگلستان اس کا وفادار خراج گزار ہے۔ ان کے درمیان ہمیشہ دوستی

اور محبت ہے۔ اور اسی طرح کی بہت سی اچھی اچھی باتیں لکھیں اور آخر میں یہ لکھ دیا کہ خط لے جانے والے کا سر بغیر ایک لفظ کہے سنے دھڑ سے الگ کر دیا جائے۔

ہوریشیو :۔ آپ نے اس پر مہر کیسے لگائی۔؟

اس میں بھی خدا نے میری مدد کی۔ میرے بٹوے میں میرے باپ کی انگوٹھی تھی جو کہ ڈین مارک کے مہر کے لئے بنی تھی خط کو ٹھیک سے موڑ کر اس پر وہی مہر لگا دی اور خط کو احتیاط سے وہیں رکھ دیا۔ جہاں سے پہلا خط اٹھایا تھا۔ دوسرے دن ہماری سمندری لڑائی ہوئی۔ اس کے بعد تم جانتے ہی ہو کیا ہوا۔؟

ہوریشیو :۔ تو گلڈن سٹرن اور روزین کرینٹس مارے گئے ہونگے۔

ہیملٹ :۔ اچھا ہے۔ میرے قلب پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ یہ سازش انہیں کی بنائی ہوئی تھی۔ سب کچھ جانتے ہوئے اپنی مرضی سے وہ اس خط کو لیجا رہے تھے۔ جب کوئی دو دشمنوں کی تلواروں کے بیچ آتا ہے تو اس کا یہی انجام ہوتا ہے۔

ہوریشیو :۔ اف! یہ کیسا بادشاہ ہے؟

ہیملٹ :۔ کہو اب تم میرے بارے میں کیا سوچتے ہو۔ جس نے میرے شہنشاہ باپ کو مارا۔ ماں کو چھین لیا۔ شاہی تخت اور میرے درمیان آکر مجھ سے تخت چھین لیا۔ اس کمبخت کی ذلالت کا کوئی حساب نہیں ہو سکتا ہے۔ ابھی مجھ کو چین نہیں ملا ہے۔ میں اس کے ہاتھ کٹوا دوں گا۔ اور اس کی

ہر برائی کا نتیجہ دکھلاؤں گا۔

ہوریشیو :- اب یہ ان کو جلدی ہی معلوم ہو جائے گا کہ انگلستان میں ان کی سازش کا کیا نتیجہ ہوگا۔

ہیملٹ :- ہاں یہ بہت جلدی معلوم ہو جائیگا کہ اس میں میرا ہاتھ ہے۔ انسان کی زندگی تو صرف ایک لمحہ میں تباہ ہو سکتی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے ہوریشیو کہ میں نے لائرٹس سے برا سلوک کیا۔ میں اپنے کو بالکل بھول گیا تھا اور اس کے غم کو بالکل بھول بیٹھا تھا۔ میں اس کو بڑے سے بڑا منصب دوں گا۔ لیکن مجھ اس کے غم کا اظہار برداشت نہیں ہوا اور اتنا غصہ آگیا۔

ہوریشیو :- خاموش ہو جائیے کوئی یہاں آرہا ہے۔

(اوسرک آتا ہے)

اوسرک :- میں آپ کا ڈین مارک کی واپسی پر خیر مقدم کرتا ہوں۔ عالیجاہ شہزادے۔

ہیملٹ :- میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جناب

(ہوریشیو سے)

ہوریشیو کیا تم پانی کی اس مکھی کو جانتے ہو۔؟

ہوریشیو :- نہیں حضور۔

ہیملٹ :- تب تو تم بڑے خوش قسمت ہو۔ کیونکہ اس کا جاننا بھی گناہ ہے۔ اس کے پاس بہت سی زمین اور جائداد ہے۔ اور جس جانور کے پاس بہت سی دولت ہو وہ

بادشاہ کا منظورِ نظر ہو جاتا ہے۔ یہ کوّا ہے۔ چلّاتا پھرتا ہے۔ اور دھول اور گرد لگائے گھومتا ہے۔

اوسرک :۔ عالیجاہ کے پاس اگر وقت ہو تو میں حضور شہنشاہ کا پیغام دینا چاہتا ہوں۔

ہیملٹ :۔ میں ضرور سنوں گا۔ پہلے آپ اپنی ٹوپی کو ٹھیک جگہ رکھئے۔ سر اسی کے لئے ہوتا ہے۔

اوسرک :۔ اس کے لئے حضور کا بہت بہت شکریہ۔ اس وقت گرمی بہت پڑ رہی ہے۔

ہیملٹ :۔ آپ یقین کیجے اس وقت بڑی ٹھنڈک ہے کیونکہ ہوا شمال کی جانب سے چل رہی ہے۔

اوسرک :۔ ہاں تھوڑی بہت سردی بھی ضرور ہے حضور۔

ہیملٹ :۔ لیکن میرے خیال میں گرمی پڑ رہی ہے۔

اوسرک :۔ بہت زیادہ حضور۔ اتنی گرمی پڑ رہی ہے کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔ حضور شہزادے بادشاہ سلامت نے فرمایا ہے کہ انھوں نے آپ پر پورا یقین رکھتے ہوئے ایک بہت بڑی ذمہ داری لے لی ہے اور وہ یہ ہے ۔۔۔

ہیملٹ :۔ میں نے آپ سے کیا کہا تھا۔ یاد کیجئے۔ (ہیملٹ اُسے ٹوپی پہننے کا اشارہ کرتا ہے)

اوسرک :۔ نہیں حضور۔ میں نے اپنے آرام کے لئے ٹوپی سر سے اتاری ہے۔ لائرٹس دربار میں آگیا ہے۔ عالی جاہ اور یقین کیجئے وہ ایک نہایت ہی شریف انسان ہے۔ اس میں بہت سی

خوبیاں ہیں جو سماج میں ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ عام لوگوں کے درمیان ایک اہم شخصیت رکھتا ہے۔ اور آپ اس سے مل کر اسے ایک نیک انسان پائینگے

ہیملٹ :۔ آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں جناب مجھے معلوم ہے کہ اس میں اتنی خوبیاں ہیں کہ ان کا شمار کرتے ہوئے عقل چکرا جائیگی۔ اور یہ بھی ہے کہ اس کے اوصاف کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ کتنا ہی عظیم انسان کیوں نہ ہو۔ وہ انتہائی نیک آدمی ہے۔ اس کے برابر سمجھنا صرف اسکے سایہ کی ہمسری ہو سکتی ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔!

اوسرک :۔ عالی جاہ بجا فرما رہے ہیں۔

ہیملٹ :۔ لیکن اس وقت اس کا ذکر چھیڑنے کا مطلب کیا ہے۔ ہمارے جیسے گرے ہوئے لوگوں کے درمیان اس کی کوئی بات نہیں ہونی چاہیئے۔

اوسرک :۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں حضور۔

ہوریشیو :۔ دوسرے کی زبان میں سنکر بھی آپ نہیں سمجھ سکے۔ کیوں جناب، کیا آپ واقعی نہیں سمجھے۔؟

ہیملٹ :۔ اس کی مدح سرائی کی اس وقت کیا ضرورت ہے۔

اوسرک :۔ لائرٹس کی؟

ہوریشیو :۔ ان کے الفاظ کا خزانہ خالی ہو چکا ہے اور ان کے سنہرے الفاظ خرچ ہو چکے ہیں۔

پانچواں ایکٹ دوسرا سین

ہیملٹ :- ان کے جناب؟

اوسرک :- آپ شاید سمجھ گئے ہوں گے۔

ہیملٹ :- بہتر ہے کہ آپ ایسا سمجھے ہوں۔ لیکن یقین ہے۔ آخر آپ کو کہنا کیا ہے۔؟

اوسرک :- آپ لائرٹس کی خوبیوں سے واقف ہیں۔

ہیملٹ :- میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ جانتا ہوں کہ انسان جب اپنا مقابلہ کسی دوسرے سے کرتا ہے تو اسے اپنے ہی میں زیادہ خوبیاں نظر آتی ہیں۔ اور اپنی ہی خوبیوں سے دوسروں کو جان سکتا ہے۔

اوسرک :- میرا مطلب ہے حضور وہ فنونِ جنگ میں یکتا ہے۔ اس نے بہت بڑی شہرت حاصل کر لی ہے۔

ہیملٹ :- اس کے کون سے فنون ہیں؟

اوسرک :- خنجر اور تلوار

ہیملٹ :- وہ صرف دو ہی ہتھیار جانتا ہے۔ چلو مان لیتے ہیں۔ اور آگے کہو۔

اوسرک :- بادشاہ نے چھ باربری گھوڑے کو مقابلہ پر لگا دیا ہے۔ اور اس کے مقابلہ پر اس نے چھ فرانسیسی تلواروں اور خنجروں کا مقابلہ کیا ہے۔ ان میں تین فیتے بہت خوبصورت ہیں۔ اور ان پر بڑا نازک کام بنا ہوا ہے۔ ان کے رنگ بالکل تلواروں کے دستے کے رنگ سے مل جاتے ہیں۔

ہیملٹ :۔ فیتوں سے تمہارا کیا مطلب ہے۔؟

ہوریشیو :۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہیں ہر ایک بات کے لئے الگ الگ تشریح کرنا پڑے گی۔

اوسرک :۔ فیتہ اسے کہتے ہیں جس میں تلوار لٹکائی جاتی ہے۔

ہیملٹ :۔ تو بہتر یہ ہوتا کہ تم توپوں کا ذکر کرتے۔ کیونکہ ان فیتوں سے ہم توپیں بھی لے جا سکتے ہیں۔ لیکن چھ باربری گھوڑے اور ان کے مقابلے میں چھ فرانسیسی تلواریں اور ان کے درمیان فیتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈین مارک اور فرانس والوں کے درمیان شرط لگ گئی ہے۔ لیکن یہ مقابلہ کیوں ہو رہا ہے۔؟

اوسرک :۔ بادشاہ نے بارہ واروں کی شرط لگائی ہے۔ آپ کے اور ان کے درمیان اور بادشاہ کو یقین ہے کہ وہ بارہ میں سے تین وار سے زیادہ آپ پر نہیں کر سکتا۔ اور آپ اس پر نو وار کر کے اپنی فتحیابی کا جھنڈا بلند کرینگے۔ بادشاہ جلد ہی یہ مقابلہ کرانا چاہتے ہیں۔ اور آپ کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں۔

ہیملٹ :۔ اگر میں جواب میں انکار کر دوں تب؟

اوسرک :۔ جواب سے میرا مطلب یہ ہے کہ کیا آپ مقابلے کے لئے تیار ہیں۔

ہیملٹ :۔ اچھا۔ ابھی تو میں اس کمرے میں گھومنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ بادشاہ کی مرضی ہے تو ان سے کہو کہ تلواریں ٹھیک کرائیں۔

اگر بادشاہ کی یہی خواہش ہے اور وہ شخص بھی تیار ہے تو میں فتح حاصل کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ لیکن اگر شکست ہوئی تو بدنامی کے ساتھ ساتھ جسم پر زخم بھی ہونگے۔

اوسرک :۔ کیا میں ایسے ہی جاکر کہدوں؟

ہیملٹ :۔ اس میں جناب آپ اپنی طرف سے کچھ گرہ نہ لگا دیجئے گا۔

اوسرک :۔ میں حضور کا وفادار خادم ہوں۔

ہیملٹ :۔ میں بھی آپ کا خادم ہوں (اوسرک چلا جاتا ہے) یہ بھی خود اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہے۔ اور ٹھیک ہی ہے اس کی تعریف اور کرہی کون سکتا ہے۔

ہوریشیو :۔ بارے خوشی کے بھاگتا ہوا سارا حال سنانے جا رہا ہے۔

ہیملٹ :۔ یہ پیدائشی بیوقوف ہے۔ اسے دودھ کے ساتھ بیوقوفی پلائی گئی ہے۔ یہ انسان ہونے کے بہ نسبت شاہی کارکن زیادہ بہتر ہے۔ جو محض فضول باتیں کرکے اپنی بیوقوفی دکھاتا رہتا ہے ان درباریوں کے ساتھ ذرا سی سختی کرکے کل راز حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(ایک امیر داخل ہوتا ہے)

امیر :۔ شہزادے۔ عالیجاہ نے اوسرک کے ذریعہ آپ کو کچھ پیغام دیا تھا۔ اس نے جاکر یہ کہا کہ آپ بڑے کمرے میں ملیں گے۔ انہوں نے آپ سے دریافت کیا ہے کہ آپ

لاٹرٹس کے مقابلے کے لئے ابھی تیار ہیں یا کچھ مہلت چاہیئے۔؟

ہیملٹ :۔ اگر بادشاہ کی ایسی ہی مرضی ہے تو میں ابھی تیار ہوں۔ لیکن اگر میں نے اپنی صحت درست محسوس نہ کی تو میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔

امیر :۔ شہنشاہ، ملکۂ عالیہ اور سبھی لوگ آ رہے ہیں۔

ہیملٹ :۔ وہ تو ٹھیک وقت پر آتے ہیں۔

امیر :۔ ملکۂ عالیہ کی خواہش ہے کہ آپ مقابلہ سے قبل لاٹرٹس سے اچھا سلوک کریں۔

ہیملٹ :۔ انہوں نے اچھا ہی کیا کہ ہدایت کر دی۔

ہوریشیو :۔ آپ مقابلہ ہار جائینگے شہزادے۔

ہیملٹ :۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ جب تک وہ فرانس میں رہا ہے میں نے مستقل مشق کی ہے۔ میں مقابلہ جیت لوں گا۔ لیکن تم کو نہیں معلوم کہ میرا دل کتنا افسردہ ہے۔ بہر حال اس سے کوئی مطلب نہیں۔

ہوریشیو :۔ نہیں حضور۔

ہیملٹ :۔ یہ بیوقوفی ہے۔ اس طرح کے بہانے عورتوں کو ہی زیب دیتے ہیں۔

ہوریشیو :۔ لیکن اگر آپ کی طبیعت اس وقت موزوں نہیں تو مقابلہ ملتوی کر دیجئے۔ میں کہہ دوں گا کہ آپ کا مزاجِ گرامی ٹھیک نہیں ہے۔

ہیملٹ :- میں ان بدشگونیوں کا قائل نہیں ہوں۔ اور آخری وقت تک اسے فضول ہی سمجھتا رہوں گا۔ موت کا ایک دن معین ہے نہ وہ اپنے وقت سے ایک لمحہ قبل آسکتی ہے اور نہ بعد۔ تیاری ہو چکتی ہے لیکن انسان کو خبر نہیں ہوتی کہ اسے کب اس دنیا سے جانا ہے۔ پھر اس کے لئے رنج کیا۔؟

[بادشاہ، ملکہ، لائرٹس، امراء، اوسرک، اور خدام شراب کی صراحیوں کے ساتھ آتے ہیں۔]

بادشاہ :- آؤ ہیملٹ! اس کے ساتھ ہاتھ ملاؤ۔ (بادشاہ ہیملٹ کا ہاتھ لائرٹس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔)

ہیملٹ :- مجھے معاف کرو دوست۔ میں نے تمہارے ساتھ بڑی غلطی کی۔ لیکن ایک شریف انسان سمجھ کر تم سے معافی مانگ رہا ہوں۔ یہ تمام حاضرین جانتے ہیں اور تم نے بھی سنا ہے کہ مجھ کو کس طریقے سے سزا مل رہی ہے۔ میں نے جو کچھ کیا اس سے تمہاری عزت اور وقار کو دھکا پہونچا ہے۔ لیکن میں اپنے کئے کا اقبال کرتا ہوں۔ مگر یہ سب میرے پاگل پن کی حالت میں ہوا ہے۔ کیا اس سے پہلے ہیملٹ نے لائرٹس کو کبھی کوئی تکلیف دی تھی۔ ہیملٹ نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔ لیکن ہیملٹ اپنے آپ کو کھو چکا ہے۔ اور اس کھوئے ہیملٹ نے لائرٹس کو صدمہ پہونچایا ہے۔ اس وقت اس کے اندر ہیملٹ نہیں موجود تھا۔ ہیملٹ بھول جاتا ہے کہ اس نے کیا کیا تھا؟

ہیملٹ کی دیوانگی، ہیملٹ کا سب سے بڑا دشمن ہے۔
میں ان تمام حضرات کے سامنے اپنی غلطی کی معافی کا خواستگار ہوں۔ اگر تم کو میری ذات سے کوئی صدمہ پہنچا ہے تو یہ سمجھ لینا کہ تمہارے بھائی نے تمہارے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔

لائرٹس :۔ جہاں تک میرے جذبات کا تعلق ہے میں مطمئن ہوں۔ لیکن میرے انتقام کی آگ اس وقت تک ٹھنڈی نہیں ہو سکتی جب تک یہ تمام بیٹھے ہوئے بزرگ مجھے اس بات کا یقین دلائیں کہ میرا کھویا ہوا وقار واپس مل سکتا ہے۔ تب میں تمہارے ساتھ سمجھوتہ کر لوں گا۔ تمہاری اس محبت کی قدر میں محبت سے کرتا ہوں۔

ہیملٹ :۔ میں اسے مان لیتا ہوں۔ اور اب یہ دو بھائیوں کے درمیان ہونے والا دوستانہ مقابلہ ہے۔ چلو تیار ہو جاؤ — !

لائرٹس :۔ مجھے بھی تلوار اٹھا لینے دو۔

ہیملٹ :۔ میں تم سے بہت کمزور ہوں لائرٹس۔ اور تمہارے جیسے ماہر فن کے مقابلہ میں بالکل اناڑی ہوں۔ تمہارا اور میرا مقابلہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے اندھیری رات میں ستارے کی چمک اور زمین۔

لائرٹس :۔ آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں شہزادے۔

ہیملٹ :۔ نہیں — میں اس ہاتھ کی قسم کھاتا ہوں۔

بادشاہ :- اوسرک۔ ان کو تلواریں دے دو۔ بیٹا ہیملٹ۔ تم ہماری شرط جانتے ہو۔

ہیملٹ :- بہت اچھی طرح عالی جاہ۔ آپ نے بہت کمزور شرط لگائی ہے۔

بادشاہ :- مجھے ذرا بھی فکر نہیں۔ کیونکہ میں تم دونوں کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ ہاں اسے ذرا زیادہ مہارت ہے اسے سوچ رہا ہوں۔

لائرٹس :- یہ بہت بھاری ہے مجھے دوسری تلوار دے دو۔

ہیملٹ :- یہ مجھے پسند ہے۔ ان تلواروں کی لمبائی کیا برابر نہیں ہے۔

(مقابلہ پر دونوں آجاتے ہیں)

اوسرک :- جی ہاں شہزادے۔

بادشاہ :- میز پر شراب کے پیالے رکھ دو۔ اگر ہیملٹ پہلا اور دوسرا وار جیت لے گا۔ اور تیسرا وار بھی کر دے گا تو توپچیوں کو توپ داغنے کا حکم دے دو۔ مابدولت ہیملٹ کا جامِ صحت پئیں گے۔ اور پیالے میں ہم ایسا ہیرا ڈال دینگے کہ ڈین مارک کے بادشاہوں کی چار پشت نے بھی اپنے تاج میں نہ استعمال کیا ہوگا۔ مجھے پیالے دے دو۔ اور نقارہ بجانے والوں سے کہہ دو کہ حکم دیتے ہی کام شروع ہو جائے اور باجا بجتے ہی ایسی توپیں داغی جائیں کہ ان کی آواز سے زمین اور آسمان دہل جائیں۔

اب بادشاہ ہیملٹ کا جامِ صحت پیتا ہے۔ آؤ شروع کرو اور منصف حضرات اپنی آنکھیں اِدھر رکھیں۔

ہیملٹ :۔ آیئے جناب۔

لائرٹس :۔ آیئے شہزادے۔

(دونوں لڑنا شروع کر دیتے ہیں)

ہیملٹ :۔ ایک۔

لائرٹس :۔ نہیں۔

ہیملٹ :۔ فیصلہ۔

اوسرک :۔ ایک وار۔ ایک بہت شاندار وار

لائرٹس :۔ اچھا پھر شروع کرو۔

بادشاہ :۔ ٹھہرو۔ مجھے شراب دو۔ ہیملٹ تمہارے پیالے میں یہ موتی ڈالا جاتا ہے۔ اور ہم تمہارا جامِ صحت پیتے ہیں۔

(باجا بجتا ہے اور توپ داغی جاتی ہے)

یہ پیالہ ہیملٹ کو دے دو۔

ہیملٹ :۔ پہلے میں یہ مقابلہ کروں گا۔ اور اس کو جب تک کے لئے ادھر رکھ دیا جائے۔ آؤ۔ (وہ پھر مقابلہ کرتے ہیں) دوسرا وار۔ کہو اب کیا کہتے ہو۔

لائرٹس :۔ میں جانتا ہوں۔

بادشاہ :۔ ہمارا بیٹا ضرور جیتے گا۔

ملکہ :۔ بیچارہ تھک کر ہانپ رہا ہے۔ یہاں آؤ ہیملٹ

میرا رومال لیکر اپنی پیشانی پوچھ لو۔ ملکہ تمہارا جام صحت پی رہی ہے۔ ہیملٹ۔

ہیملٹ :۔ میری پیاری ماں۔

بادشاہ :۔ گرٹروڈ۔ اس کو مت پیو۔

ملکہ :۔ میں ضرور پیئوں گی عالی جاہ۔ معاف کیجئے گا۔

بادشاہ :۔ (خود سے) اس پیالے میں زہر تھا۔ لیکن اب تو بہت دیر ہو چکی ہے۔

ہیملٹ :۔ میں اس کو ابھی نہیں پیئوں گا ماں! ابھی تھوڑی دیر بعد پیوں گا۔

ملکہ :۔ آؤ میں تمہارے چہرے سے پسینہ خشک کر دوں۔

لائرٹس :۔ عالی جاہ! اب میں اس پر وار کروں گا۔

بادشاہ :۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے۔ ہمیں اس کی فتح کی پوری امید ہے۔

لائرٹس :۔ (خود سے) میرا دل کانپ رہا ہے۔

ہیملٹ :۔ آؤ۔ لائرٹس۔ تیسرا مقابلہ بھی ہو جائے۔ مگر تم تو تماشہ کر رہے ہو۔ ذرا اپنی پوری مہارت دکھاؤ۔ مجھے تو اب تک یہی محسوس ہو رہا ہے کہ تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔

لائرٹس :۔ آپ یہ فرما رہے ہیں تو پھر آئیے۔

(پھر مقابلے پر آجاتے ہیں)

اوسرک :۔ ابھی تک کوئی وار نہیں ہوا۔

لائرٹس :۔ اب سنبھالو اس کو۔

(لاٹرٹس ہیملٹ کو زخمی کر دیتا ہے۔ دونوں لڑتے ہیں تلواریں بدل جاتی ہیں ہیملٹ لاٹرٹس کو زخمی کر دیتا ہے)

بادشاہ :- ان کو الگ کر دو یہ بیہوش ہو گئے ہیں۔

ہیملٹ :- نہیں پھر سے چلو (ملکہ گر پڑتی ہے)

اوسرک :- ارے اِدھر ملکہ کو دیکھو۔

ہوریشیو :- یہ دونوں ہی خون میں نہا گئے۔ آپ کو کیا ہوا شہزادے۔

اوسرک :- تم کو کیا ہوا لاٹرٹس۔؟

لاٹرٹس :- میں اپنے جال میں خود ہی پھنس گیا اوسرک۔ اپنے کو پھنسانے میں میں نے جنگلی چڑیا کی طرح بیوقوفی کی اور میں اپنے زہر سے خود مارا گیا۔

ہیملٹ :- ملکہ کو کیا ہوا۔

بادشاہ :- وہ تمہارا خون دیکھ کر بے ہوش ہو گئی ہے۔

ملکہ :- نہیں۔ نہیں۔ شراب ..... شراب اے میرے پیارے ہیملٹ، شراب۔ شراب میں مجھکو زہر دیا گیا۔

ہیملٹ :- یہ کمینہ پن تمام دروازوں کو بند کر دو اور اس کمبخت کا پتہ لگاؤ۔

لاٹرٹس :- وہ یہیں ہے ہیملٹ ـــ اب تم بھی زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہو گے۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں بچا نہیں سکتی۔ اور تھوڑی دیر میں تم بھی ختم ہو جاؤ گے۔ یہ زہر سے بجھی ہوئی تلوار تمہارے ہاتھ میں ہے۔ میں خود اپنی سازش کا شکار ہو گیا۔ لو۔ اب میں بھی گرا جا رہا

ہوں۔ اور پھر کبھی نہ اٹھ سکوں گا۔ تمہاری ماں کو زہر دیا گیا۔ میں اب زیادہ نہیں بول سکتا۔ لیکن یہ سب کچھ بادشاہ کی سازش ہے۔ اور وہی مجرم ہے۔

ہیملٹ :- اس تلوار کی زہریلی نوک کا ابھی کام اور باقی ہے۔

سب لوگ :- بغاوت بغاوت۔ (ہیملٹ بادشاہ کے جسم میں تلوار بھونک دیتا ہے)

بادشاہ :- ارے مجھ کو بچاؤ۔ دوستو۔ مجھے ابھی تھوڑا سا ہی زخم لگا ہے۔

ہیملٹ :- تم یہیں موجود تھے، خبیث، خونی، ڈین مارک کے ذلیل انسان۔ اب تم اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ لو اپنا انعام لو۔ اور میری ماں کے ساتھ ساتھ جاؤ۔

(بادشاہ مر جاتا ہے)

لائرٹس :- اس کے ساتھ مناسب سلوک ہوا۔ اس نے خود ہی شراب میں زہر دیا تھا۔ پیارے ہیملٹ مجھ کو معاف کر دو۔ میری اور میرے باپ کی موت کی ذمہ داری تم پر نہیں ہے۔ اور نہ تمہاری موت کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

(لائرٹس مر جاتا ہے)

ہیملٹ :- خدا اس کو معاف کرے۔ میں بھی اب جا رہا ہوں۔ میں مر رہا ہوں ہوریشیو۔ اے قابلِ رحم اب رخصت ..... میری کہانی سننے والو۔ میں دیکھ رہا ہوں... کہ تمہارا چہرہ زرد ہو گیا ہے۔ اور تم کانپ رہے ہو—

لیکن میرا ابھی وقت آگیا ہے۔ موت کے سیاہ ہاتھ مجھے سختی
سے گرفتار کرنے کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ میں تم سے کیا کہنا
چاہتا تھا۔ لیکن کہہ نہیں سکتا۔ ہوریشیو میں مر جاؤں گا۔ تم
زندہ رہو گے۔ اور میری کہانی سب کو سنا دینا کہ لوگ میری طرف
سے نا مطمئن نہ رہیں۔

ہوریشیو :۔ اس پر یقین مت کیجئے۔ میں رومن ہونے سے زیادہ ڈین مارک
کا ہوں۔ ابھی اس میں تھوڑی زہر ملی شراب باقی ہے۔

ہیملٹ :۔ تم ایک بہادر انسان ہو۔ یہ پیالہ مجھ کو دے دو۔ اور میں
قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی اسے پیوں گا۔ میرے اچھے
ہوریشو! اگر تم بھی دنیا سے اٹھ گئے تو میرے دامن پر
آئے ہوئے دھبوں کو کون مٹائے گا۔ تمہارے پاس
ایک مضبوط قلب ہے۔ اور اگر مجھ سے محبت ہو تو اپنے دل
سے مرنے کا خیال نکال دو۔ اور دنیا کو میری کہانی سنا دینا۔

(دور پر شور ہوتا ہے اور توپ دغتی ہے) یہ کیسا شور ہے؟

اوسرک :۔ نوجوان فارٹن براس پولینڈ کو فتح کر کے آرہا ہے۔ اور
انگلستان کے سفیروں کو سلامی دلوا رہا ہے۔

ہیملٹ :۔ میں ختم ہو رہا ہوں۔ ہوریشیو۔ میرے خون میں پھیلتا
ہوا زہر اتنی مہلت نہیں دے گا کہ میں انگلستان
کی کوئی خبر سن سکوں۔ لیکن میں مستقبل کے بارے میں

یہ کہہ سکتا ہوں کہ یہاں کا بادشاہ فارٹن براس ہوگا۔ اس سے کہہ دینا کہ مرتے وقت میں نے یہ پیغام دیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ سب حادثات بھی بتا دینا۔ اب میں کچھ نہیں بول سکتا۔

(مرجاتا ہے)

ہوریشیو:- ایک بہت بڑا انسان اس دنیا سے اُٹھ گیا۔ خدا حافظ! پیارے شہزادے فرشتے تمہارے سکون کے لئے نغمے گائیں گے۔ لیکن یہ نقاروں کی آواز کیوں بڑھتی چلی آرہی ہے۔

(فارٹن براس آتا ہے۔ اس کے ساتھ برطانوی سفیر اور دوسرے لوگ آتے ہیں۔)

فارٹن براس:- یہ کیسا منظر ہے؟ کہاں ہے وہ منظر جس کے متعلق میں نے ابھی سُنا ہے۔

ہوریشیو:- کیا آپ وہ نظارہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر خوف اور حسرت کا منظر آپ دیکھنا چاہتے ہوں تو دیکھئے یہ سب کچھ دیکھ لیجئے۔

فارٹن براس:- اتنی لاشوں کا ڈھیر۔ اتنی مغرور موت۔ معلوم ہوتا ہے موت نے ان کے ساتھ بڑی بے رحمی کی ہے۔ اور ایک ہی وار میں ان سب کو اپنے بازوؤں میں کھینچ لیا ہے۔

پہلا سفیر:- کتنا بھیانک نظارہ ہے۔ ہم جن کانوں کو یہ پیغام سنانے

آئے تھے۔ وہ پہلے ہی سو چکے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ روزین کرینٹس اور گلڈنسٹرن ختم کر دیئے گئے۔ مگر اب کون اس کا شکریہ ادا کریگا۔

ہوریشیو :- اگر وہ زندہ بھی ہوتا تو شکریہ ادا کرنے کے قابل نہ تھا۔ کیونکہ اس نے ان کی موت کا حکم نہیں دیا تھا۔ لیکن آپ ٹھیک وقت پر پولینڈ اور انگلستان سے یہاں آگئے۔ لاشوں کو کسی اونچے مقام پر رکھنے کا حکم دیجئے۔ اور میں دنیا کو اس حادثہ کی خبر سناؤں گا۔ اور آپ بھی اس گنہگار خونی اور غیر فطری کام کرنے والے بادشاہ کی کہانی سنیئے گا۔ اور آپ کو اس میں اس غلط قتل کی بھی خبر ملے گی کہ روزین کرینٹس اور گلڈنسٹرن کیسے اپنی ہی سازش کا شکار بن بیٹھے۔ آپ کو اس خون کی بھی سازش کا حال معلوم ہو گا۔ یہ سب خبریں میں آپ کو بالکل صحیح صحیح دوں گا۔

فارٹن براس :- تو پھر ہمیں اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ لوگوں کو بلوایا جائے۔ اور جو کچھ بھی مجھے آج میری قسمت نے بخشا ہے اور یہ حکومت دی ہے مجھے اس کا صدمہ ہے۔ آج یہ تخت میرے حوالے کیا جا رہا ہے۔ اس میں تھوڑا بہت میرا حق ضرور ہے جو مجھ سے چھینا گیا تھا۔

ہوریشیو :- اس کا سبب میں آپ سے بتاؤں گا۔ میں دلوں پر حکمرانی کرنے والے شہزادے کی سب باتوں سے آپ کو آگاہ کروں گا۔ ہم کو اب ان کاموں میں جلدی کرنی چاہیئے کہ لوگوں کے دماغ سکون پا سکیں۔ ورنہ ممکن ہے کہ ان کا جوش بڑھ جائے اور مزید مصیبتیں آ پڑیں۔

فارٹن براس :- چار کپتان۔ ہملیٹ کی لاش کو اسٹیج پر رکھ دو۔ اس کا جنازہ ایک بہادر سپاہی کی لاش کی طرح باعزت اٹھایا جائیگا۔ اس کے اندر ایک شہنشاہ کے پورے اوصاف موجود تھے۔ اس کی لاش کے سامنے شاہی فوج کا مارچ ہوگا۔ اور نعرے لگائے جائیں گے۔ دوسری لاشوں کو بھی اٹھاؤ۔ یہ تو ایک میدانِ جنگ کا سا منظر ہے۔ اور کتنی بھیانک فضا ہے۔ سپاہیوں کو حکم دو کہ وہ لاشوں کے احترام میں توپوں کی سلامی دیں۔

[[illegible] سامنے فوجی مارچ ہوتا ہے۔ لاشیں اٹھا لے جائی جاتی ہیں۔ اور توپوں کی سلامی دی جاتی ہے۔]

تمام شد